یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

بآبیاری گدپور باغستان آفرینش و گل بندی گلبند گلستان دانش و بینش رسالہ لاجواب
عشق احمدی کا خزینہ اوصاف محمدی کا گنجینہ بلکہ نجاتِ قاری و سامع کا سفینہ الموسوم

بہار مدینہ

مع

باغ مدینہ

ف گلچین گلزار نعت سرور کائنات عندلیب حدیقۂ مدحت طرازی مخزن موجودات عاشق
وب یزدان حاجی حکیم عاشق حسین خانصاحب آغائی ابو العلائی المتخلص ہاتف زاد عشقہ

مطبع ابو العلائی حیدرآباد دکن

التماس

"مخفی نہ رہے" کہ یہہ کتاب "باغ مدینہ مع بہار مدینہ۔ نعتیہ دیوان مصنفہ جناب حکیم حاجی عاشق حسین خانصاحب متخلص بہ ہاتف آغائی ابو العلائی کا بصرف زر کثیر تیار کیا گیا ہے۔ مالکان مطابع و تاجران کتب دیار و امصار و جملہ شائقین سے۔

گزارش ہے کہ کتاب ہذا کا حق طبع مصنف صاحب موصوف الصدر کو ہے کوئی صاحب بلا اجازت مصنف صاحب موصوف کی کتاب ہذا کو طبع نہ کریں۔ جسقدر کتب کی ضرورت ہو محمد شمس الدین صاحب تاجر کتب بازار پتھر گٹی حیدر آباد دکن سے طلب فرمالیں۔

علاوہ اس کتاب کے اور جن کتب کی ضرورت ہو طلب فرمائی فوراً تعمیل ہوگی بذریعہ نقد ارسال کرنیکے۔ یا وی پی روانہ ہوگی۔

شائقین فرمائش کو لازم ہے کہ؛

عالیجناب۔

اپنا نام گرامی۔ اور مقام خوشخط صاف حروف میں لکھا کریں، ورنہ تعمی

محمد واحد خان جمعدار

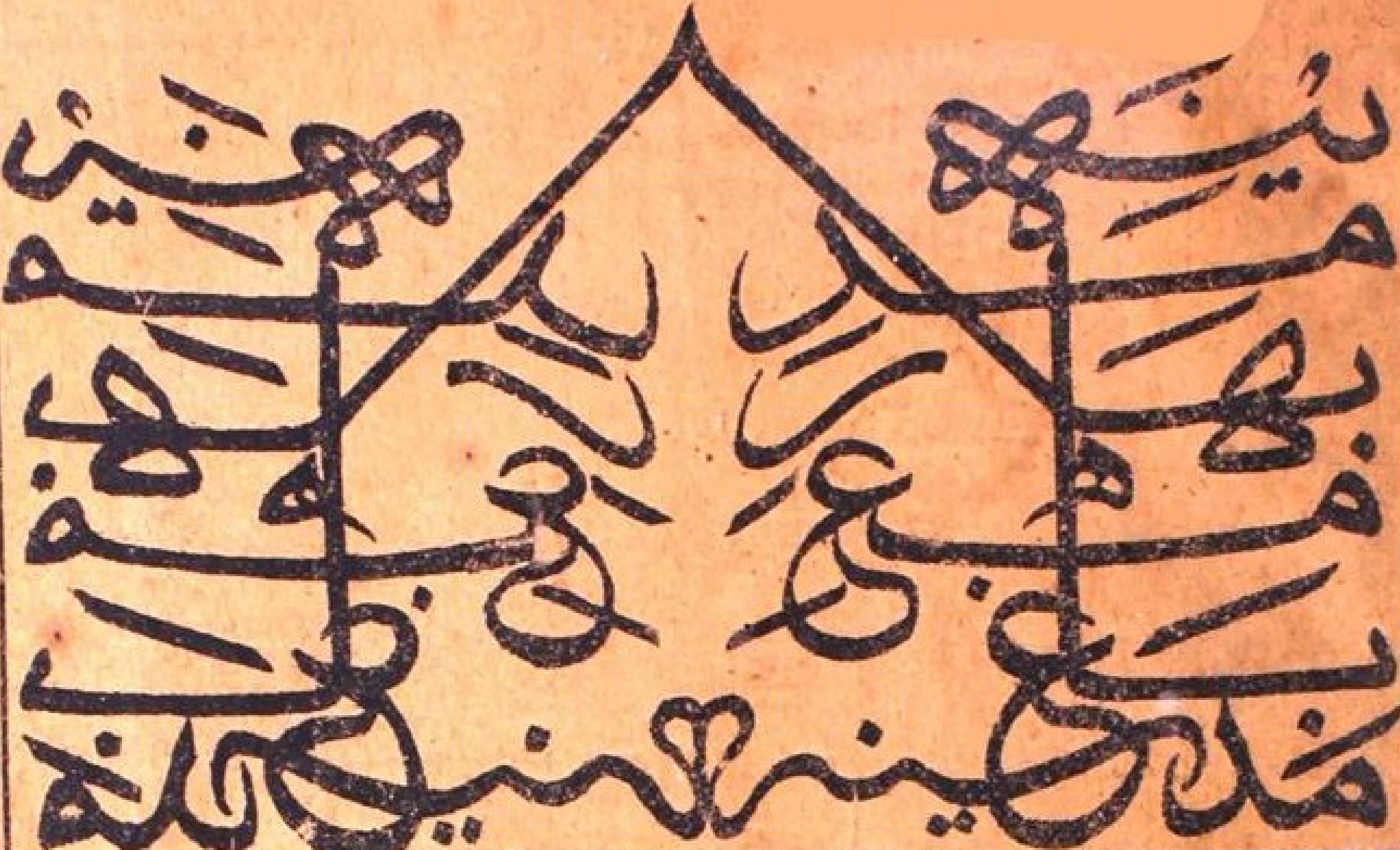

۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۹

روے احمدؐ میں احد جلوۂ جانا نہ ہوا
آپ ہی شمع بنا آپ ہی پروانہ ہوا

دل میں بطحی کی ہوا سینے میں کعبہ کی ہوس
یہ نبیؐ خانہ بنا اور وہ خدا خانہ ہوا

ٹ گیا میم تو پھر مل گیا احمد سے احد
رات معراج کی تھی بیچ میں پردا نہ ہوا

دل کو دزانت ہے والفجر سے واللیل سے کام
شیفتہ رخ کا ہوا زلف کا دیوانہ ہوا

مر چکے عشق صفائے رخ احمد میں جو ہم
قبر میں اپنا کفن تنگ کہیں میلا نہ ہوا

مست پھرتا ہوں مدینے ہی کی گلیوں میں مدام
عشق کی مے سے لبالب مرا پیمانہ ہوا

یا نبی آپ کے شیدا کی عجب حالت ہے
مر مٹا ہستیٔ موہوم سے بیگانہ ہوا

سینہ و دل میں محبت کی تجلی دیکھی
یا نبی آپ سے روشن مرا کاشانہ ہوا

۲

بے طلب آپ نے ہاتف کو دیا ہے سب کچھ
جب ہوا آپ کا الطافِ کریمانہ ہوا

جا کے بطحی میں درِ شاہِ عرب دیکھ لیا
دید روضے کی ہوئی جلوۂ رب دیکھ لیا

جمع ہیں ذاتِ پُرانوار سے سامانِ ظہور
تم کو ایجادِ دو عالم کا سبب دیکھ لیا

کھینچتا ہے کوئی اب دل کو مدینے کی طرف
گرد ہم خوب پھرے خانۂ رب دیکھ لیا

آ کے بطحٰی سے ہنساتی ہے نسیم سحری
ہم نے اتنا اثر گریۂ شب دیکھ لیا

آپ گم ہو کے جو موجود اوسے پاتا ہے
تجھکو کامل دل دشوار طلب دیکھ لیا

بخت یاور ہے تو موجود ہے سامانِ سفر
وہ چلے ہند سے وہ ملکِ عرب دیکھ لیا

جبہہ سائی درِ دولت ہیں ملایک ہر دم
اِس جگہ خم سرِ تسلیم و ادب دیکھ لیا

آپ کے یاد میں جینے کا مزا ملتا ہے
آپ کو زندگیِ دل کا سبب دیکھ لیا

ہر طرح کعبۂ مقصد نظر آیا **ہاتف**
جا کے بطحٰی میں درِ شاہِ عرب دیکھ لیا

محمدؐ ملے تو خدا مل گیا
تمنا ملی مدعا مل گیا

گناہوں سے خوف قیامت نہیں
مجھے آپ کا آسرا مل گیا

رہیں گے نہ ہم مشکلوں میں اسیر
محمدؐ سا مشکل کشا مل گیا

شہ دیں کو بھیجوں خطِ بندگی
اگر قاصدی کو ہما مل گیا

رہے جبہہ سا در کے روح الامیں
غلامی کا اونکے مزا مل گیا

چلا ساتھ اوس کے کعبہ سے دل
مدینے کا جو قافلہ مل گیا

کنارے سے امت کی کشتی لگی
محمدؐ سا جو ناخدا مل گیا

کیا عشق نے رہنمائی کا کام
مجھے دل سے اونکا پتا مل گیا

مدینے کو **ہاتف** چلا لیکے دل
محمدؐ ملے تو خدا مل گیا

محفلِ وحدت میں جب جلوا نبیؐ کا ہوا
جوش پہ دریا ہوا کُن کا تقاضا ہوا

پا گئے آدم ظہور شور تھا نزدیک و دور
دیکھ کے احمدؐ کا نور سجدہ کو پہ سجدا ہوا

ب احد کی وہ ذات ہو گئی احمد کیساتھ
اک جو تھی مطلب کی بات میم کا پردا ہوا
ری جیسی دید ہے اوس کیلئے عید ہے
زندۂ جاوید ہے جو ترا شیدا ہوا
من عرف نفسہ آنے لگی رب کی بو
آئینہ تھا روبرو اپنا نظارا ہوا
و وہ انّی انا پاتا ہوں ہو کر فنا
بندے سے مولا بنا قطرہ سے دریا ہوا
تیا نہ ایدل مچل پڑتی نہیں تجھکو کل
چل تو مدینے کو چل کیوں ہے تڑپتا ہوا
لیکے چلا نامہ بر ایک میرا دل اودہر
نام کسی کا ہوا کام کسی کا ہوا

پھر وہ پوچھیں اگر ہند میں ہاتف ہے کون
ہے یہ غلام آپکے گھر کا خریدا ہوا

کوئی دنیا میں محمد سا نہ ثانی آیا
سب کا سرتاج یہی گنج معانی آیا
تہنیت بخش تھی میلاد رسول عربی
شور تھا عالم ایجا [illegible] آیا
آ مرے پاس مبارک شب معراج تجھے
جبرئیل آئے یہ [illegible]
دیکھکر تشنہ لبی بھیجدیا آب حیات
بجھ گئی پیاس مدینے سے جو پانی آیا
شہر بطحی سے جو آتا ہے فدا ہوتا ہوں
کوئی جاناں سے جو آیا میرا جانی آیا
حشر میں دل کی ضیا دیکھکے کہتے ہیں مجھے
داغ عشق نبوی لیکے نشانی آیا
نے جسم میں ہا چل پھر کے کیا اپنا مقام
روشنی گھر میں ہوئی مال امانی آیا

دیکھکر کہتے ہیں ہاتف کو مدینے والے
[illegible] سرکار میں با درد نہانی آیا

صطفی معراج میں دولہا بنا
کام امت کا بہت اچھا بنا
حشر میں بخشے گئے سب امتی
خوب اس بازار میں سودا بنا
ہو گیا دو نو جہاں میں سرفراز
جو ترا بندہ ہوا مولا بنا
اس لئے ہے نور خدا نور نبی
دل میرا کعبہ بنا بطحی بنا

جلوا فزا ہو گیا ہر رنگ میں
ذکر ہے اوس کا فرشتوں میں مدام
مصطفیٰ کے دیکھنے کے واسطے
اپنی ہستی کی نہیں رکھتا خبر

وہ کہیں مجنوں بنا لیلیٰ بنا
جو رسول اللہ کا شیدا بنا
خوب روشن دیدۂ بینا بنا
عشقِ احمدؐ میں جو متوالا بنا

مر کے **ہاتف** ہو گیا بطحیٰ کی خاک
عشق کا بگڑا ہوا اچھا بنا

بیمثل خدا نے ہے بنایا
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک
نبیوں کا نبی ہے سب کا سرتاج
آدم کو نجات تم نے بخشی
مخفی تھا جمالِ کُنْتُ کَنْزًا
احمدؐ میں چھپا ہے میم معراج
ہے جس کیلئے تیری خدائی
رحمت نے دکھایا اپنا دامن

کب ہے مرے مصطفیٰ کو سایا
آیا تیری شان میں ہے آیا
کس نے تیرے مرتبہ کو پایا
طوفان سے نوح کو بچایا
بے پردہ نظر میں سب کے آیا
خود آپ اپنا [illegible] آیا
مل جائے وہی مجھے خدایا
جب گرمیٔ حشر نے ڈرایا

ہاتف سے کہو مدینے والو
چل تجھکو حضور نے بلایا

ذرا حبیبِ خدا دیکھنا خبر لینا
کرو جو حل مری مشکل تو کچھ نہیں مشکل
ہوس میں دید کے رہتا ہے دل بیمار بے چین
نبھا نبھا ہے ستم روز پھیر گردونکا
بہت ہے حشر کا ڈر گناہگاروں کو

دل آپ پر ہے فدا دیکھنا خبر لینا
جہاں کے عقدہ کشا دیکھنا خبر لینا
غریب کو بھی ذرا دیکھنا خبر لینا
چلے ہی تیغ جفا دیکھنا خبر لینا
شفیعِ روزِ جزا دیکھنا خبر لینا

R2

کھڑا [illegible] ہے ہیں پھیلا کے اپنی دونو ہاتھ
طبیب [illegible] دلِ زار تم ہو یا شہِ دیں

حضور ادھر بھی ذرا دیکھنا خبر لینا
یہی ہے میری دوا دیکھنا خبر لینا

نہیں کسی کا سہارا نہیں ہے ہاتف کو
ذرا حبیبِ خدا دیکھنا خبر لینا

ہو میری آرزو یا مصطفیٰ
میں کروں کیا جستجو یا مصطفیٰ

ں میں اپنی کو کھو بیٹھا ہوں عین
ڈھونڈتا ہوں چارسو یا مصطفیٰ

درِ والا پہ رہنے دو مجھے
کیا پھروں میں کو بکو یا مصطفیٰ

تم بچا لینا عذابِ حشر سے
میری رکھنا آبرو یا مصطفیٰ

بے دوا ہے دردِ پنہاں الغیاث
زخمِ دل ہے بے رفو یا مصطفیٰ

زلف کی صورت پریشاں حال ہے
دل ہمارا مو بمو یا مصطفیٰ

رنگ تیرا ہے چمن میں ہر طرف
ہے گلوں میں تیری بو یا مصطفیٰ

بے کسوں کا حال پوشیدہ نہیں
اب تمھارے روبرو یا مصطفیٰ

عشق میں آنکھوں سے پردہ اٹھ گیا
ہے نظر میں تو ہی تو یا مصطفیٰ

دل سے ہاتف کے صدا آئی یہی
تم ہو میری آرزو یا مصطفیٰ

مدینے میں مصطفیٰ سے تو بیکسوں کا سلام کہنا
نہیں ہے کوئی بجز تمہارے ہمارا اتنا پیام کہن
روے روشن وہ زلف مشکیں جو دیکھ لیں ہم تو پائیں تسکیں
بہت ہے بے چین جانِ غمگیں نبی سے یہ صبح و شام کہن
ملے تو بس ہے ہماری قاصد یہی ہوس ہے
رہیں گے بیٹھے ہوئے یہ مشتاق پیش باب السلام کہنا

ضرور یثرب کے جانے والو مجھے اوہر چل کے بیچ ڈالو
وہیں کے رہنے کی آرزو ہے وہیں کا مجھکو غلام کہنا
جگہ مدینے میں وہ عطا ہو تمھارے روضہ کا سامنا ہو
قبول فدوی کی التجا ہو صبا یہ میرا پیام کہنا
تمام عالم میں ہے اوجالا جو حسن ہے سب سے ہے نرالا
رخ منور کو مصطفیٰ کے ضرور ماہِ تمام کہنا
رسائی موسے کو طور تک تھی یہاں نبی کی وہ منزلت ہے
پہونچ گئے عرش و لامکاں تک پر اس کو ادنیٰ مقام کہنا
میں پا فتادہ ہوں یا محمد سنبھال لیجے سنبھال لیجے
سوا تمھارے کسے پکارے تمھارا ہندی غلام کہ
صبا جتانا تو حسرت دل تڑپ رہا ہوں برنگ بسمل
اگر وہ پوچھیں کہ کون ہے یہ غریب **ہاتف** کا نام کہنا

ظہور عالم کو ہیں سب جلوا ہے حضرت کا
تماشا ذات اقدس نے دکھایا اپنی قدرت کا
ہیں ہے خوف دل کو گرمی روز قیامت کا
ہیگا سر پہ سایہ دامن ختم رسالت کا
قلم سے شاخ طوبیٰ کی لکھونگا وصف حضرت کا
سیاہی کی روانی میں ہو پانی نہر جنت کا
جمال حق نما سے ماہ تاباں کو کہاں نسبت
دل یوسف بھی پروانہ ہے شمع روئے حضرت کا
پس مُردن یہ مصرع نصب کرنا سنگ تربت پر
بھروسہ ہے بھروسہ ہے محمد کی شفاعت کا
را ما کاتبیں لکھ لکھ کے اوس کو یاد کرتے ہیں
اگر باندھا کوئی مضموں رسول حق کی مدحت کا

ں مد

خدا کا نام ہے نام نبی سمجھو اگر **ہاتف**
حقیقت میں احد ہی میم احمد میں ہے مدحت کا

مصطفیٰ جس کا مسیحا ہو گیا
دم میں وہ بیمار اچھا ہو گیا

عشق دل کو مصطفی کا ہو گیا
ایک قطرہ تھا کہ دریا ہو گیا
آپ کا کہلا چکا جو اُمتی
فضل اوس پر کبریا کا ہو گیا
آپڑے ہیں آپ کی دہلیز پر
دردمندوں کو سہارا ہو گیا
آپ کو جس نے پکارا یا رسول
کام جو اُلٹا تھا سیدھا ہو گیا
بعد مردن جب کیا یاروں نے دفن
رخ میرا سوئے مدینہ ہو گیا
یا محمد جب خودی جاتی رہی
مجھکو خود میرا تماشا ہو گیا
جس نے دیکھا مصطفی کو خواب میں
اس کا جنت پر اجارا ہو گیا

یا نبی ناقف کو دولت مل گئی
آپ کے در تک گذارا ہو گیا

دیجئے اختر سے کیا تشبیہ خال مصطفی
بن گیا ہے نقطہ رحیم جمال مصطفی
یوں اُٹھے گا حشر میں محو جمال مصطفی
لب پہ نام مصطفی دل میں خیال مصطفی
نخل طوبی کے مری تربت کو تخم چاہئے
ہوں ازل سے محو قد بیمثال مصطفی
غیر ذات مصطفی دل کی لگی کیوں کر بجھے
مشتعل ہے آتش شوق وصال مصطفی
انتقال مصطفی روز قیامت رانمود
شد جہاں تاریک در چشم بلال مصطفی
روتے روتے سو رہوں تقدیر جاگ اُٹھی کہیں
خواب میں دیکھوں رخ بدر کمال مصطفی
مصطفی کو جس نے پایا ذات حق کو پا لیا
ہے وصال کبریا عین وصال مصطفی

ایک ایک امید میری مصطفی بر لائیں گے
ناقف پُر درد ہے شیدائے آل مصطفے

ہے مدینے میں پیمبر کی زیارت کا مزا
خوب ہے آپ کے دیدار کی دولت کا مزا
دیکھ لو روئے محمد کی جھلک ہر شے میں
ہر گھڑی عالم کثرت میں ہے وحدت کا مزا
جلوہ حضرت بیچوں ہے نبی کی صورت
مل گیا حسن دل آرا میں حقیقت کا مزا

خوش نبی ہو گئے اللہ نے جنت بخشی
یہ اطاعت کا مزا ہے وہ عبادت کا مزا
کر چکا آپ مدینہ کی صفت کو موزوں
میرے ہر شعر میں موجود ہے شربت کا مزا
یا نبی پھیل گئی ظاہر و باطن کی ضیا
یہ شریعت کا مزا ہے وہ طریقت کا مزا
سامنے آؤ گے بے پردہ تمھیں دیکھینگے
ہو گیا اب تو قیامت میں قیامت کا مزا
باغ رضواں میں طبیعت میری جمنے کی نہیں
مل گیا کوچہ محبوب میں جنت کا مزا

یا نبی پھر کہیں **ہاتف** کی جبیں روشن ہو
پھر میسر ہو سجود در دولت کا مزا

بیٹھے ہیں یہاں دل ہے مدینہ میں ہمارا
کافی ہے غریبوں کو محمدؐ کا سہارا
چمکا جو زمانے میں نبوت کا ستارا
ہر آنکھ لگی کرنے خدائی کا نظارا
ہے گیسوئے شبرنگ کی خوشبو سے جہاں مست
فرمائی کہا لیکے کریں عنبر سارا
اک بھیجدوں کعبہ کو تو اک جانب یثرب
مشتاق کا دل ہے غم دوری سے دوپارا
خنجر کا شہید ایک ہے اک بستۂ زنجیر
گھایل کوئی ابرو کا کوئی زلف کا مارا
دولت سے نہ حشمت سے نہ شاہی سے غرض ہے
جب آپ ملے ہم نے کیا سب سے کنارا
اک آن میں دو ٹکڑے ہوا چاند فلک پر
کافی تھا فقط آپ کی اونگلی کا اشارا
شاہا درِ دولت کی تمنا میں ہوں بے چین
بلواؤ مجھے شہر مدینے میں دوبارا

ہاتف در محبوب پہ سر اپنا جھکا دو
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

اللہ کو جو عشق رخ مصطفیٰ ہوا
کن سے ظہور جلوۂ ارض و سما ہوا
پھرتی نہیں ہے مہر سلیماں نگاہ میں
دل کے نگیں پہ نام نبی ہے کھدا ہوا
ہر دم وہی ہے منزل مقصد کے سامنے
احرام دل اگر ہے ہمیشہ بندھا ہوا
آب و ہوا یہاں کی موافق نہیں مجھے
بطحی کے خاک سے ہے مرا دل بنا ہوا

رضوان سلام ہے تیرے دار السلام کو
باب السلام سے ہے میرا دل لگا ہوا
دل میں جھلک ہے نور حبیب کریم کی
ہے آفتاب میری بغل میں چھپا ہوا
مکہ سے ریل آتے ہی بطحی کو دیکھئے
چلئے بہت قریب کا اب راستا ہوا
دل میرے ساتھ ساتھ ہے میں دل کی ساتھ ہوں
بطحی کو لے چلا ہے کوئی کھینچتا ہوا

ہاتف جو تھی ازل کی تمنا مجھے ملی
ہیں خاکِ راہِ کوچہ خیر الوریٰ ہوا

عشق احمد سے جو پر نور ہے سینہ آہا
سامنے ہے میرے آنکھوں کے مدینہ آہا
آپ محشر میں جو مختار شفاعت ٹھہرے
لگ گیا گھاٹ پہ امت کا سفینہ آہا
نام کندہ ہے رسول عربی کا اس پر
خوب روشن ہے میرے دل کا نگینہ آہا
جب قدم اسپہ رکھا آپ نے معراج کی رات
اور پر نور ہوا عرش کا زینہ آہا
وصل محبوب میسر ہے اگر بعد وصال
سہل ہے پھر تیرے ملنے کا قرینہ آہا
یا نبی خوب ہے یہ عطر گل و عنبر سے
آپ کے چہرۂ رنگیں کا پسینہ آہا
آپ کے عشق کی پیدا ہے تجلی اس میں
طور سینا ہے حقیقت میں یہ سینہ آہا

باغ جنت کی ہوس دل کو نہیں ہے **ہاتف**
آپ دیکھ آئیں ہیں صحرائے مدینہ آہا

کیا بتاؤں میں حقیقت میں کہ کیا ہے مصطفیٰ
دیکھ لو آئینۂ ذات خدا ہے مصطفیٰ
ہے یہی ایجاد اول اور ظہور آخری
ابتدا ہی مصطفیٰ اور انتہا ہے مصطفیٰ
فخر عالم سرور دیں جامع ہر جزو کل
رہنمائے خلق و تاج انبیا ہے مصطفیٰ
نور روئے پاک نے روشن کیا ہے سب کا دل
کیا چراغ بزم ارباب صفا ہے مصطفیٰ
کس قدر امت کو آزادی جہنم سے ملی
شافع روز قیامت ہو چکا ہے مصطفیٰ
میرا حامی میرا والی دو جہاں میں کون ہے
مصطفیٰ ہے مصطفیٰ ہے مصطفیٰ ہے مصطفیٰ

آپ ہی کی نور سے دارین نے پایا وجود
سر سے لیکر پاؤں تک نور خدا ہے مصطفیٰ

ہاتف مسکیں مدینے تک پہونچ جائے کہیں
بے نوائی میں تمھارا آسرا ہے مصطفیٰ

وہ دل کش ہے نقشا میرے مصطفیٰ کا
خدا بھی ہے شیدا میرے مصطفیٰ کا

جو ہے مصطفیٰ مصطفیٰ بولتا ہے
ہر اک جا ہے چرچا میرے مصطفیٰ کا

خدا بیں اگر آنکھ رکھتا ہے اے دل
تو آ دیکھ جلوا میرے مصطفیٰ کا

بنیگے زلیخا جو دیکھیں گے یوسف
وہ پر نور چہرا میرے مصطفیٰ کا

قسم کھا کے کہتا ہوں خلد بریں کی
کہ جنت ہے کوچا میرے مصطفیٰ کا

خدا بھی درود آپ پر بھیجتا ہے
وہ اعلیٰ ہے رتبہ میرے مصطفیٰ کا

ذرا آنکھ سے دیکھکر دل سے پوچھو
کچھ ایسا ہے روضا میرے مصطفیٰ کا

نبیوں میں افضل رسولوں میں اکرم
یہ رتبہ ہے کس کا میرے مصطفیٰ کا

زمیں سے فلک تک بشر سے ملک تک
رہا بول بالا میرے مصطفیٰ کا

پھر کس کا غلام کمینہ ہے **ہاتف**
میرے مصطفیٰ کا میرے مصطفیٰ کا

ہر سحر جس وقت آتی ہے مدینے کی ہوا
ٹھنڈی ٹھنڈی دل کو بھاتی ہے مدینے کی ہوا

جان کو راحت جگر کو تازگی دل کو سرور
کیا اثر اپنا دکھاتی ہے مدینے کی ہوا

دیکھ لے رضواں ذرا باغ نبیؐ میں بیٹھ کر
کس قدر دل کو لبھاتی ہے مدینے کی ہوا

رشک افزائی دم عیسیٰ نظر آتی ہے یہ
سیکڑوں مُردے جلاتی ہے مدینے کی ہوا

اس لئے سر سبز ہے ہر نخل بستان ارم
اوس طرف ہر روز جاتی ہے مدینے کی ہوا

بوئے زلف مصطفیٰ سے ہے تر و تازہ دماغ
کیا مدینے سے اب آتی ہے مدینے کی ہوا

یا محمد یا محمد کی صدا ہے ہر نفس
میرے سینہ میں سماتی ہے مدینے کی ہوا

ہے مدینے کی ہوا میں رحمت یزدان پاک
عرش تک چل پھر کے آتی ہے مدینے کی ہوا

آرزو کب ہے ہوائے گلشن فردوس کی
ہمکو اے رضوان خوش آتی ہے مدینے کی ہوا

روضۂ محبوب میں پھرتی ہے کیا کیا شوق سے
کیفیت کیا کیا اُٹھاتی ہے مدینے کی ہوا

اس کے آجانے سے گھٹ جاتا ہے سب درد و الم
فرحتِ دل کو بڑھاتی ہے مدینے کی ہوا

ہاتفؔ بیمار کو دیتی ہے صحت کی نوید
پھر مسیحا بن کے آتی ہے مدینے کی ہوا

یا حبیب خدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا
دل کا مطلب کہوں یا کہ میں چپ رہوں آپ کہیئے ذرا یا حبیب خدا
سبز گنبد کا تیرے نظارا کریں پاک روضہ پہ جاں اپنی وارا کریں
نام لیلے کے تیرا پکارا کریں یا شفیع الورا یا حبیب خدا
چاہِ کوثر پہ چاہت سے آئیں کبھی صحن مسجد میں ہم لوٹ جائیں کبھی
دل مچل جائے تو یہ سنائیں کبھی دیکھنا دیکھنا یا حبیب خدا
آرزو ہے یہی التجا ہے یہی اُمتی ہوں تیرا مدعا ہے یہی
رشک جنت مدینے کے جا ہے یہی یاں ہو مدفن میرا یا حبیب خدا
مدتوں جب محبت پرستی ہوئی نیستی خود میری ہیں ہستی ہوئی
ہر نفس دل کی آبادِ بستی ہوئی تمکو دیکھا کیا یا حبیب خدا
آپ اول میں ہیں افضل الاولیں آپ آخر میں ہیں اکمل الآخریں
آپ ہیں بارشِ رحمت عالمیں یاشر انبیا یا حبیب خدا
آپ ہیں مظہر نورِ ذاتِ قدم آپ ہیں رونق عرش و لوح و قلم
آپ پیغمبروں میں ہیں عالی شیم سب کے ہیں پیشوا یا حبیب خدا
ایک ہی بھید معشوق و عاشق کا تھا میم احمد میں جلوہ احد کا چھپا

کھل گئی یوں حقیقت تیری برملا مرحبا مرحبا یا حبیب خدا
تیرے روضے کی جالی کو دیکھا کریں اوس کو چومیں کبھی اوس کو چاٹا کریں
بے خودی کا عجب یک تماشا کریں ہے یہی مدعا یا حبیب خدا
مجھکو کہتے ہیں **ہاتف** گدائے نبیؐ میں یہاں ہوں مگر ہے مدینے میں جی
دمبدم کیفیت اور حاصل ہوئی ہے وظیفہ میرا یا حبیب خدا

عیاں معراج سے ہے مرتبہ اعلی محمدؐ کا
شفیع المذنبین ختم الرسل سلطان دو عالم
معاف اون کی خطا ہوتی نہ ملتے دونوں پھر باہم
تعین اوٹھ گیا وا ہوگئی چشم حقیقت بین
یہ مصرع حاشیہ پر سورت واللیل کی لکھدو
قمر کے دو ہوئے ٹکڑے اک ادنی معجزہ سمجھو
خدا نے کس محبت سے کیا ہے یاد قرآں میں
ستاروں نے خجالت سے فلک پر بند کیں آنکھیں
یہ آنکھیں دید کی طالب یہ سینہ شوق کا معدن
جگر پر داغ دل میں درد لب پر آہ آنکھیں نم
تری گرمی سے ای خورشید محشر کون ڈرتا ہے

مقام اک کیوں نہو قوسین اَو ادنیٰ محمدؐ کا
خطاب اللہ سے کیا گیا ہے مولانا محمدؐ کا
جو دم بھرتے نہ دل سے آدم و حوا محمدؐ کا
مجھے ہر شے میں آتا ہے نظر جلوا محمدؐ کا
عجب شبرنگ ہے گیسوئے عنبر سا محمدؐ کا
کہ انگشت شہادت سے اشارا تھا محمدؐ کا
مبارک نام ہے مزمّل و طٰہا محمدؐ کا
عجب پر نور ہے خال رخ زیبا محمدؐ کا
یہ جاں صدقے محمدؐ کے یہ دل شیدا محمدؐ کا
شکستہ حال و شور افزا ہے دیوانہ محمدؐ کا
سر امت پہ سایا ہے محمدؐ کا محمدؐ کا

الہی **ہاتف** مسکیں ہو صحرائے مدینہ ہو
یہ پہونچے منزل مقصود کو صدقا محمدؐ کا

اے رشک قمر ذرا تو آجا
ہو جائے مکان دل کا روشن
دیدار طلب ہوں جاں بلب ہوں

آجا مرے گھر ذرا تو آجا
اکبار ادھر ذرا تو آجا
لے میری خبر ذرا تو آجا

اک دل ہے اوسے چمن بنا دی
دیکھا اسے گل تر ذرا تو آجا
صدقے تیرے ای شہ مدینہ
دل ہے تیرا اگر ذرا تو آجا
آنکھوں میں رکھیں گے تجکو مردم
اے نور نظر ذرا تو آجا
مشکل میں پھنسا ہوں تو کدہر ہے
اب دیر نکر ذرا تو آجا
معراج میں شور تھا فلک پر
محبوب ادہر ذرا تو آجا

ہاتف کو ہے شوق جلوہ دید
اے رشک **قمر** ذرا تو آجا

دل میں عشق مدینہ دیکھا
روشن اپنا سینہ دیکھا
دونوں میں ہے مئے محبت
خم سینہ دل مینا دیکھا
بحر غم میں ڈوب نجائے
ٹوٹا پھوٹا سفینہ دیکھا
بام حقیقت پر پہونچیں گے
عشق مجازی زینہ دیکھا
دل کے زمیں کو کھود کے دیکھو
ہم نے اس میں دفینہ دیکھا
دل میں ظاہر عشق نبیؐ کا
کعبہ اپنا مدینہ دیکھا
نہیں بنی تک آنا جانا
جینا بھی کیا جینا دیکھا
رخ کا شیدائی ہوں ازل سے
عشق ترا پارینہ دیکھا

آئینہ ہے دل **ہاتف** کا
سینہ بھی بے کینہ دیکھا

آسان ہو گیا ہے ہمکو خدا سے ملنا
بطحی میں پہلے چل کر خیر الورا سے ملنا
صدیقؓ سے عمرؓ سے عثمانؓ سے علیؓ سے
مشکل پڑی تو چاروں مشکل کشا سے ملنا
جلنا اودہر دکن سے سب خسرونکو لیکر
بغداد کی چمن میں غوث الورا سے ملنا
مشکل میں کس کے در پر فریاد لیکے جائیں
شہر نجف کے اندر شیر خدا سے ملنا

ہیں دو جہاں کے والی اپنی مدد کریں گے
ملنا ضرور شاہ کرب و بلا سے ملنا
خواجہ کی آرزو میں بے چین دل ہے اپنا
اجمیر کے چمن میں پیر ہدیٰ سے ملنا
خاک قدم ملے تو کحل بصر بنائیں
شاہوں کی آرزو ہے اوس گدا سے ملنا
دونوں جہاں کے نقشے اس آئینہ میں دیکھو
کرتا ہے صاف دل کو اہل صفا سے ملنا

آغاؒ نے مصطفیٰ تک پہونچا دیا ہی **ہاتف**
آسان ہو گیا ہے ہمکو خدا سے ملنا

ہیبت الحرم نے جب مجھے جلوہ دکھا دیا
بے اختیار فرط خوشی نے رولا دیا
پہونچا دیا عرب میں دکھایا پھر اپنا گھر
مجھکو میرے کریم نے حاجی بنا دیا
شکر خدا زباں سے میں کیوں کر ادا کروں
کیا کیا دیا ہے اُس نے مجھے مینے کیا دیا
کعبے کا طوف اور وہ نزدیکے حطیم
مرشد نے آئینہ میرے دل کو بنا دیا
وہ سرزمیں کہ جس پہ محمدؐ پھریں چلیں
پہونچا کے اُس طرف مرا رتبہ بڑھا دیا

ہاتف قریب تر ہے مدینہ چلے چلو
تم کو وہیں کے شوق نے مضطر بنا دیا

ارادہ جب کیا حق نے ظہور کبریائی کا
جمایا صفحۂ قدرت پہ نقشہ مصطفائی کا
ہر ایک طبقہ جہنم کا نہ دم مارے گا محشر میں
گنہگاروں سے سنکر شور احمدؐ کی دوہائی کا
محبت دل میں ہو اوس صاحب معراج کی میرے
کہ جس کا عرش سے ہے غلغلہ حق تک رسائی کا
ثنا خواں ہو جو ممدوح کا قرآں میں جب خالق
تو بحر وصف میں پھر کس کو یارا آشنائی کا
مراقب جب ہوئے پایا رسول اللہ کو دل میں
جب آنکھیں بند کیں جلوہ نظر آیا خدائی کا
یہی اک داغ حسرت یا محمدؐ دل میں رکھتا ہوں
جبیں پر ہو نشان اوس آستاں کی جبہہ سائی کا

خصال مصطفیٰ کا ذکر کرتے ہو اگر **ہاتف**
تو لوح سینہ کو سمجھو ہے چھاپا مصطفائی کا

ہے سب پیمبروں میں خیر الانام پیارا
حضرت کی بات پیاری حضرت کا نام پیارا

سجدے کروں الٰہی آنکھوں سے جا کے دیکھوں
مسجد نبی کی پیاری باب السلام پیارا

پھینک اوس گلی میں قاصد لیجا کے خاک میری
ہو جائے تیرے ہاتوں اتنا تو کام پیارا

صل علے محمد روحی فداک احمد
بھیجا درود جس نے پہونچا سلام پیارا

معراج میں نبی سے پردا نہ تھا خدا کو
کیسی تھی شب وہ پیاری پہونچا پیام پیارا

صدقے بلالؓ پر ہیں جنت میں حور و غلمان
پیارے رسول کے ہر گھر کا غلام پیارا

احمد خدا کے پیارے ہر ایک کی سہارے
رہتا ہے یہ وظیفہ ہر صبح و شام پیارا

دنش منزلیں سہانی کرتے ہیں دل ستانی
بطحی کی راہ کا ہی اک اک مقام پیارا

وصفِ نبی کو سنکر روح الامین پکاری
ہاتف لکھا ہے تو نے مضموں تمام پیارا

مدینے سے صبا آئے نہ پھر اڑ کر ہما پہونچا
خبر اتنی نہیں ملتی سلام بے نوا پہونچا

اگر پہونچا درود اونکو تو قسمت اوج پر پہونچی
ہمری سرکار کی پیشی میں میرا مدعا پہونچا

نظر آجائیں تو میں گرد پھر کر پاؤں پر لوٹوں
وہ کیسے لوگ ہیں جن کو سلام مصطفیٰ پہونچا

وہ کعبہ سے چلے وہ منزلیں طے ہو گئیں ساری
مدینہ وہ نظر آیا وہ جا کر فدا پہونچا

نبی بھی ہنس کے فرمائیں جو میں ملتزم تک پہنچوں
سہارا در کا لینے کو کوئی بے آسرا پہونچا

صبا یہ عرض کر دینا کہ بیچاروں نے بھیجا ہے
نثارِ مصطفیٰ ہو کر ادب سے فاتحہ پہونچا

ادہر کے جانے والے میرے سر پر تیرا احسان ہے
میرا بھی بندگی نامہ حضوری میں ذرا پہونچا

ہما کہتا ہی اب چشم رحمت سے ادہر دیکھو
درِ دولت پہ سلطان کے فقیروں کی دعا پہونچا

خبر جو اس کو پہونچائے تو شادی مرگ ہو جائے
سلام **ہاتف** مسکیں حضور مصطفیٰ پہونچا

جانِ جان دلبا غوثؒ الورا
دل ستانِ اصفیا غوثؒ الورا

آپ معشوقِ رسولِ ہاشمی
آپ محبوبِ خدا غوثؓ الورا

جلوۂ بے کیف و کم مقصودِ کل
شاہدِ انی انا غوثؓ الورا

پیارے احمدؐ کے حسن کے لاڈلے
نورِ چشمِ مرتضیٰؓ غوثؓ الورا

میری کشتی ڈوبنے سے بچ گئی
آپ ٹھہرے ناخدا غوثؓ الورا

دل میں آنکھوں میں جگر میں جاں میں
جلوہ فرما جابجا غوثؓ الورا

سب کے حامی دستگیرِ بیکساں
خلق کی حاجت روا غوثؓ الورا

میرے ہادی میرے مولا میرے پیر
میرے دل کے مدعا غوثؓ الورا

ہاتفِ مسکین ہے محتاجِ کرم
اک نظر فرماؤ یا غوثؓ الورا

ہوا مستِ ازل محوِ تماشا غوثؓ اعظم کا
سراپا نورِ سبحان ہے سراپا غوثؓ اعظم کا
جگر میں جان میں سینے میں دل میں نور پیدا ہے
خدا کا مصطفیٰ کا مرتضیٰؓ کا غوثؓ اعظم کا
جلالِ غوثیت ان میں جمالِ قطبیت ان میں
گڑا کیا عرشِ اعظم پر ہے جھنڈا غوثؓ اعظم کا
یہی مشکل کشا ٹھہرے یہی حاجت روا ٹھہرے
ہمیشہ بے سہاروں کو سہارا غوثؓ اعظم کا
پتا بغداد کا رضوان سے ملکر پوچھ لیتا ہوں
مجھے جنت میں یاد آتا ہے کوچا غوثؓ اعظم کا
فلک پھرتا ہے در پر کاسۂ شمس و قمر لیکر
اوسے ذرات مل جاتا ہے صدقا غوثؓ اعظم کا

منور ہو گئین آنکھین میرا سینہ ہوا روشن
کیا دل کے جھروکے سے نظارا غوث اعظمؒ کا
مین اپنے بخت پر نازان مین اپنے خواب پر قربان
کہ مین نے شب کو دیکھا روئے زیبا غوث اعظمؒ کا
میرے دل مین ہوس بغداد کی **ہاتف** ہمیشہ ہے
مین بندہ غوث اعظمؒ کا ہین شیدا غوث اعظمؒ کا

ذکر کرتے ہین سبھی اہل حرم خواجہؒ کا
کلمہ دیر مین پڑھتے ہین صنم خواجہؒ کا

جادۂ دل مین ملا نقش قدم خواجہ کا
لے چلا کھینچ کے منزل کو کرم خواجہؒ کا

آمد و رفت نفس سے یہہ پتا ملتا ہے
زندہ وہ لوگ ہین جو بھرتے ہین دم خواجہؒ کا

نقش خوبی کا بنا حرف خرابی مٹ کر
لوح محفوظ پہ چلتا ہے قلم خواجہؒ کا

رہنما منزل مقصد کا بتاؤن کس کو
کیا میرے واسطے یہہ عشق ہے کم خواجہؒ کا

مجھکو ہر کام مین خواجہؒ کی مدد ملتی ہے
میرے ہر وقت کا ساتھی ہے کرم خواجہؒ کا

دل کو بہلاتے ہین دو تین مزے کی باتین
عشق خواجہؒ کا ہوس خواجہ کی غم خواجہؒ کا

نفس کو ہوتی ہے خواجہ کی طرف سے گھر کی
ہے میرے دشمن جانی پہ ستم خواجہ کا

ہند مین کہتے ہین اس نام سے **ہاتف** مجھکو
ہے دکن مین کوئی محتاج کرم خواجہؒ کا

ردیف الباء

کیا کام کسی سے مجھے سرکار سے مطلب
نکلے گا میرا سید ابرار سے مطلب

سجدہ کو جگہ یہہ ہے ٹھہرنے کو جگہ وہ
نکلا تیرے در سے تیرے دیوار سے مطلب

دشوار تھا اسرارِ الٰہی کا سمجھنا
حل ہو گیا سب حیدرؓ کرار سے مطلب

نیکون کو قیامت میں نہیں پوچھنے والی
رحمت تیری رکھتی ہے گنہگار سے مطلب

ہے پیش نظر نظم صفت سرور دین کی
پرچے سے مجھے کام نہ اخبار سے مطلب

صورت کے دکھانیکو قیامت پہ نہ رکھنا
مشتاق کو ہے جلوۂ دیدار سے مطلب

یون بڑھ گئے معراج میں سدرہ سے حضور آپ
رفرف سے رہا کام نہ رہوار سے مطلب

ہے امت احمدؐ کو چمن آتش دوزخ
نکلا یہ براہیمؑ کے گلزار سے مطلب

بستانِ مدینہ کے ہوا سرمین ہی **ہاتف**
پھولون سے علاقہ ہے نہ گلزار سے مطلب

جس کا طالب ہے خدا وہ سب مین ہے مطلوب خوب
ہے خدائی مین بہارِ مصطفائیؐ خوب خوب

رہ گئے ہم حسرت دیدار میں یا مصطفےؐ
دیکھکر یوسفؑ کو نکلی حسرت یعقوبؑ خوب

دیکھکر معراج مین حضرتؐ کو حورون نے کہا
سارے محبوبوں میں نکلے آپ کیا محبوب خوب

یان کی شاہی سے وہاں کی ہے فقیری میں مزا
ہے مدینے کی مجھے نانِ جوین مرغوب خوب

ہے سواری کے لئے معراج میں حاضر براق
آپ راکب سب سے اچھے آپکا مرکوب خوب

مجھ سے کہتی ہے پیمبر کی شفاعت غم نہ کھا
کثرتِ عصیان سے ہوتا ہون اگر محجوب خوب

نیم بسمل ہون نگاہ چشم جانان کا ہنوز
دیکھ تو اے نشتر غم میرے دل مین ڈوب خوب

وہ چلا سوئے مدینہ میں تڑپ کر رہ گیا
میرا قاصد مجھ سے اچھا اور میرا مکتوب خوب

ہاتفِ دیوانۂ زلفِ نبی کو دیکھنا
اپنی ہستی سے گذر کر بن گیا مجذوب خوب

ردیف التاء

نور حق مظہر کُل جلوۂ قدرت حضرتؐ
رحمت اللہ کی اللہ کی صورت حضرتؐ

چشم مشتاق ہی محتاجِ عنایت حضرتؐ
ہو عطا خواب میں دیدار کی دولت حضرتؐ

عرش پر آپ گئے طور پہ موسیٰ پہونچے
عظمت اللہ کی ہے اللہ کی عظمت حضرتؐ

جلوۂ ذات خدا صاحب لولاک لما
کنت کنزاً کی ضیا نیّرِ وحدت حضرتؐ

آپ ہی کا ہے بھروسہ سر محشر ہم کو
ہو سکے ہم سے نہ طاعت نہ عبادت حضرتؐ

جنتی آپ کے کوچے ہیں رہنے والے
بن گیا باب مدینہ درِ جنت حضرتؐ

حشر میں زیر لوا جائے ملے بات بنے
بے ٹھکانہ نہ رہے آپکی امت حضرتؐ

دل کی خواہش در والا سے طلب کرتا ہوں
اس کو تھوڑا سا ملے دردِ محبت حضرتؐ

ہے اگر دل میں ہوس حق طلبی کی **ہاتف**
ہر گھڑی وردِ زبان چاہیے حضرتؐ حضرت

یہ وظیفہ ہے ہمارا دنرات
ہے محمدؐ کا سہارا دن رات

رخ دکھا کر مجھے زندہ کر دو
ہجر کے رنج نے مارا دن رات

بند آنکھیں ہیں تمھیں دیکھتا ہوں
دل میں کرتا ہوں نظارا دن رات

جا پڑوں رہ گذر بطحی میں
مشکل اس جا ہے گزارا دن رات

نظر آجائے مدینہ کا چاند
کیوں ہے گردش میں ستارا دن رات

آپ کا نور ہے سارا دن رات
آپ ہیں انجمن آرا دن رات
غم کا غم ہے نہ خوشی کی ہے خوشی
حال یکسان ہے ہمارا دن رات
نرہا بار گنہ توبہ سے
سر سے بوجھ اپنا اوتارا دن رات

وہی کعبہ وہی بطحی **ہاتف**
کہیں دیکھوں میں دوبارا دن رات

ردیف الثاء

ترا ہے جلوۂ رخ جلوۂ قِدم یا غوثؒ
خدا نما ہے تیری ذات محترم یا غوثؒ
رہا نہ آپ کے طالب کو راہ کا کھٹکا
ملی ہے منزل مقصد تہِ قدم یا غوثؒ
ازل سے آپ کے دفتر میں نام ہے اپنا
غلام آپ کے ہیں بندا آپکے ہم یا غوثؒ
ضرور آورہ چشم سے میرے دل میں
رکھا ہے میں نے کشادہ درِ حرم یا غوثؒ
سرور ہے مئے دیدار کا ہنوز مجھے
میانِ خواب کیا آپنے کرم یا غوثؒ
خوشی کا ہم نے نہ گھونگٹ اُٹھا کے مُنہ دیکھا
حزیں ہیں ساری خدائی میں ایک ہم یا غوثؒ
بہار پر رخ رنگین کے ہو گئے مضمون
نظر کے سامنے ہے گلشن ارم یا غوثؒ
شکستگی نے نکما بنا دیا مجھکو
کجا روم چہ کنم سخت عاجزم یا غوثؒ

غلام آپکا یہ **ہاتف** کمینہ سا ہے
ادب کے ساتھ سر بندگی ہے خم یا غوثؒ

ردیف الجیم

جب بن کے چلے عرش پہ حضرت شب معراج
ہاتھ آ گئی معراج کی دولت شب معراج

سو جاؤں تو جاگی میری قسمت شب معراج
ہو خواب میں حضرت کی زیارت شب معراج

یکتائی کا جو رنگ تھا یکتائی میں ڈوبا
وحدت میں چھپا جلوۂ کثرت شب معراج

یہ آمدوشد دم کی تھی وان تھے کیہان تھے
سرکار کی اللہ ری عجلت شب معراج

حوروں نے دریچوں سے محمدؐ کو جو دیکھا
لوٹا ہی کی دیدار کے دولت شب معراج

حضرت نے لیا وعدۂ بخشش جو خدا سے
امت پہ برسنے لگی رحمت شب معراج

معراج ہے امت کو نماز سحر و شام
ہاتھ آئی ہے کیا خوب عبادت شب معراج

امت کے مکانوں کے نبیؐ سیر کریں گے
کیا خوب سنواری گئی جنت شب معراج

سنتے ہیں فرشتے صفت پاک کے مضمون
ہے اوج پہ **ہاتف** کی طبیعت شب معراج

ردیف الحاء

حضرت پیمبروں میں ہیں سردار کی طرح
کوئی نہیں ہے احمد مختار کی طرح

معراج مصطفیٰ سے کھلا راز دور کا
دولت نہیں ہے دولت دیدار کی طرح

اپنی گلی میں مجھکو جگہ دیجئے حضور
میں پڑ رہوں گا سایۂ دیوار کی طرح

اے آفتاب فضل مدد تیری چاہیے
تاریکیٔ لحد ہے شب تار کی طرح

سب اہل حشر دیکھ کے پڑھنے لگے درود
پایا احد کو احمد مختار کی طرح

اعرابی مدینہ میں صدقے ادہر تو آ
لپٹوں ترے گلے سے ذرا ہار کی طرح

رحمت ملی خدا کی شفاعت رسول کی
میں حشر میں رہوں گا گنہگار کی طرح

ایک جان میرے تن میں امانت خدا کی ہے
اور مین تمام عمر ہون بے گار کی طرح

ہاتف رسول پاک کی کرتا ہون مین مدحت
روح الامیں ہے پاس مددگار کی طرح

ردیف الدال

روشن ہوا جہان مین جو کون و مکانکا چاند
رخ کی جھلک سے ماند ہوا آسمانکا چاند

میلاد مصطفیٰ کی تجلی تھی ہر طرف
پیدا ہوا جہان میں یہ دو جہان کا چاند

تنویر روئے پاک سے شرمندہ ہو چکے
سورج مقابلہ مین کدہر اور کہان کا چاند

مکے سے آپ آ کے مدینے میں رہ گئے
جلوا نما یہان ہے ہمیشہ وہان کا چاند

روشن ہوئی جہان مین حقیقت حضور کی
گویا مکان کا چاند بنا۔ لامکان کا چاند

دیکھے تو آب و تاب رخ مصطفیٰ کبھی
نکلے تو چودہوین کو ذرا آسمان کا چاند

ہاتف ہے دل مین داغ محبت کی روشنی
ٹھرے گا میرے سامنے کیا آسمانکا چاند

ہے قبلۂ ایمان رخ نیکوئے محمدؐ
ہے کعبۂ عرفان خم ابروئے محمدؐ

والشمس رخ پاک ہے واللیل ہے گیسو
ہے آیت سجدہ خم ابروئے محمدؐ

ہر شکل مین مشہود ہے ہر رنگ میں موجود
ہے آئینۂ ذات خدا روئے محمدؐ

زر ہو تو مدینہ کو پہونچ جاؤن کسی طرح
پر ہون تو ابھی اوڑ کے چلون سوئے محمدؐ

لوح سر تربت پہ مری کندہ ہو واللیل
مدت سے ہوں وارفتہ گیسوئے محمدؐ

شمشاد سے نسبت ہی نہ طوبیٰ سی ہی تشبیہ
ہمسر نہیں رکھتا قد دلجوئے محمدؐ

مشتاق سے پابند محبت ہے مرا دل
اس باغ سے آتی ہی مجھے بوئے محمدؐ

دیکھیں گے نہ وہ آفت نار بھی مرقد
رکھتے ہیں جو عشق رخ نیکوئے محمدؐ

ہاتف مری مضموں ہیں آئینہ سے روشن
سو جان سے ہوں واصف زانوئے محمدؐ

بھیجتا ہے خدا نبی پہ درود
سیکڑوں مرتبا نبیؐ پہ درود

پڑھتے ہیں ساکنان عرش بریں
دل سے صبح و مسا نبیؐ پہ درود

مشکل آساں ہو تا دم آخر
پڑھ ہمیشہ دلا نبیؐ پہ درود

ماہ میلاد میں یہی ہے ورد
پڑھتے ہیں جا بجا نبیؐ پہ درود

میرے جانب سے اے نسیم سحر
لیکے یثرب کو جا نبیؐ پہ درود

یہی تحفہ پسند باری ہے
دمبدم بھیجنا نبیؐ پہ درود

عقدہ وا ہو گیا ضرور اپنا
باادب جب پڑھا نبیؐ پہ درود

اوس پہ نازل ہے رحمت باری
جس نے **ہاتف** پڑھا نبیؐ پہ درود

نور خدا حبیبنا سیدنا محمدٖ
بحر عطا حبیبنا سیدنا محمدٖ

لوح پہ نام مصطفیٰؐ لکھکے قلم بصد ادب
کہنے لگا حبیبنا سیدنا محمدٖ

بارش رحمت خدا گو ہے قلزم عطا
بحر سخا حبیبنا سیدنا محمدٖ

دل سے مٹا غبار غم ہو نگی خوشی بہم
جبکہ کہا حبیبنا سیدنا محمدٖ

عرش پہ جب گئے نبیؐ دھوم ملائکو میں تھی
شور ہوا حبیبنا سیدنا محمدٖ

ورد زبان ہو یا نبیؐ شغلہ دلکا یارسول
صبح و مسا حبیبنا سیدنا محمدٖ

ہوں میں غریب امتی رکھیں گے آبرو میری
روز جزا حبیبنا سیدنا محمدؐ

شمع ہدایت آپ ہیں فخر ہدایت آپ ہیں
راہ نما حبیبنا سیدنا محمدؐ

ماہِ رسالت آپ ہیں مہر نبوت آپ ہیں
صل علےٰ حبیبنا سیدنا محمدؐ

حامیٔ **ہاتفِ** حزیں آپ جو ہیں تو غم نہیں
روز جزا حبیبنا سیدنا محمدؐ

زیارت شہ ہر دو سرا مبارکباد
طواف کوچہ خیر الوریٰ مبارکباد

محمد عربیؐ تک خدا نے پہونچایا
ہوئی قبول ہماری دعا مبارکباد

حرم سے شہر مدینہ جو قافلہ پہونچا
کہا خدا نے در مصطفیٰ مبارکباد

عجیب مزے سے کٹا راستہ مدینہ کا
کہ زائروں نے سنی جابجا مبارکباد

وہ شوق شوق سے باب السلام تک آنا
وہ بیخودی سر دولت سرا مبارکباد

جھکالیا در دولت پہ خوب سر اپنا
ہوئی نماز محبت ادا مبارکباد

بلاکے پاس جو کی مصطفیٰ نے جان بخشی
مریض عشق نے پائی شفا مبارکباد

تمام حج و زیارت سے کامیاب ہوئی
کرم خدا کا نبیؐ کی عطا مبارکباد

جو سر زمین مدینہ سے آکے ہیں **ہاتف**
مجھے بھی اون کے قدم چومنا مبارکباد

ردیف الرّاء

مدینہ کے سرکار دیکھو ادہر
دو عالم کے مختار دیکھو ادہر

غریبوں کا پرسان نہیں ہے کوئی
غریبوں کے سردار دیکھو ادہر

کرو کچھ میرے درد دل کی دوا
تمہارا ہوں بیمار دیکھو ادہر

بھروسہ تمہاری شفاعت کا ہے
بہت ہوں گنہگار دیکھو ادہر

تڑپتے ہوؤں کو دکھا دو جھلک زمانے کے دلدار دیکھو ادھر
شکستہ ہوں بیکس ہوں محتاج ہوں بہت ہوں میں ناچار دیکھو ادھر
ترستے ہیں آنکھیں تڑپتا ہے دل کرو مست دیدار دیکھو ادھر
نکالو ہماری دلی آرزو کرم سے تم ایکبار دیکھو ادھر

نہیں تم سے پوشیدہ **ہاتف** کا حال
مدینے کے سرکار دیکھو ادھر

دیں گے محشر میں گنہگاروں کو جنت کی خبر
ہیں نبیؐ سردار امت لیں گے امت کی خبر
آپ نور ذاتِ رب ہیں سب میں ہے نور آپ کا
ہے دو عالم کو رسولؐ اللہ کی عظمت کی خبر
نعمت ایمان کا اہل کفر نے پایا مزا
مل گئی جس وقت احمدؐ کی رسالت کی خبر
ہر گھڑی بطحی میں آتے ہیں مدد کے واسطے
لیتے ہیں روح الامیں اہل زیارت کی خبر
ہوگا بطحی میں میرے بیمار دل کا علاج
ہے مسیحا کو میرے درد محبت کی خبر
کثرتِ عصیاں سے تھا خوفِ قیامت ہر گھڑی
کر چکی آزاد ہمکو تیری رحمت کی خبر
ہند سے **ہاتف** سوئے بطحی چلو اب کی برس
دل تو ہے بے چین سنکر شہر حضرت کی خبر

محتاج یک اشارہ ہوں یا پیر دستگیر بیکس ہوں بے سہارا ہوں یا پیر دستگیر

اپنی خودی سے دور ہوں عالم سے بےخبر
مستِ مئے نظارا ہوں یا پیر دستگیر
آرام سے گذرتے نہیں زندگی کے دن
دورِ فلک کا مارا ہوں یا پیر دستگیر
موجوں کا غم طلاطم دریا کا خوف ہے
دیکھو تو بے کنارا ہوں یا پیر دستگیر
بیڑا اچھا نہیں پوچھنے والا کوئی نہیں
صدموں نے دل دوپارا ہوں یا پیر دستگیر
دیکھو میری طرف تو نکل آئیں میرے کام
سنو احسرتوں کا مارا ہوں یا پیر دستگیر
پہونچوں گا آکے آپکے در تک میں کسطرح
رکھتا کب تنہا بارا ہوں یا پیر دستگیر
میرا نہیں ہے کوئی سہارا ترے سوا
عصیانکا پر سہارا ہوں یا پیر دستگیر

ہاتف ہوں دلفگار ہوں اچھا ہوں یا بُرا
جو کچھ ہوں میں تمہارا ہوں یا پیر دستگیر

ہیں فدائے روضۂ خیر البشر شمس و قمر
جلوۂ انوار ہیں شام و سحر شمس و قمر

عکس روئے مصطفیٰ کی روشنی دونوں میں ہے
نور کے دو آئینے ہیں کس قدر شمس و قمر

مدحتِ روئے نبیؐ لکھنے کو مانگوں چرخ سے
دو ورق پُر نور آتے ہیں نظر شمس و قمر

چاندنی میں لوٹ جاؤں دھوپ میں تڑپا کروں
ہے ترے کوچے کے اندر جلوہ گر شمس و قمر

کیا شب معراج میں انعام لینے کے لئے
جلوا آرا ہیں فلک کے بام پر شمس و قمر

گھر سے نکلے ہیں تمہارے دیکھنے کے واسطے
رات دن رہتے ہیں سرگرم سفر شمس و قمر

یہ جلال کبریا ہے وہ جمال مصطفیٰ
ہیں ضیا افروز عالم سربسر شمس و قمر

بھیک مل جاتی ہے تیرے در سے پیر چرخ کو
ہیں یہی دریوزہ خوان شام و سحر شمس و قمر

آپ کے رخ کی تجلی چشم میں ہاتف کہے
کس قدر ہے نور آتے ہیں نظر شمس و قمر

خواجۂ ہردوسرا ایک نظر
یک نظر بہر خدا ایک نظر

آپ سلطانِ دوعالم ٹھہرے
کیجیے سوئے گدا ایک نظر

نہ کھلی یہ گرہِ دل نہ کھلی
اے مرے عقدہ کشا ایک نظر

ہوں فقط تیری نظر کا محتاج
جانب بے سروپا ایک نظر

جاں بلب ہوں تیرا بیمار ہوں میں
چاہیے میری دوا ایک نظر

میری بگڑی کے بنانے والے
مجھ پہ ہو جائے ذرا ایک نظر

ہے یہی شور گنہگاروں میں
شافع روز جزا ایک نظر

کرلیا دونوں جہاں کو اپنا
تھی حضور آپ کی کیا ایک نظر

چاہیے ہاتفِ مسکیں کی طرف
خواجۂ ہردوسرا ایک نظر

ردیف الزاء

سب کا حامی رب کا پیارا خواجۂ بندہ نواز
بے سہاروں کا سہارا خواجۂ بندہ نواز

ہر طرف ہر دل میں اوس کی فیض کی ہے روشنی
عرش وحدت کا ستارا خواجۂ بندہ نواز

تم ہو مولا میں ہوں بندہ تم ہو خواجہ میں غلام
تم ہو میرے میں تمہارا خواجۂ بندہ نواز

آپ ہیں رحمت کے دریا آپ ہیں عین کرم
آپ کا ہے فیض سارا خواجۂ بندہ نواز

رنج دنیا فکر عقبیٰ سے طبیعت ہے نڈھال
دل ہمارا ہے دوپارا خواجۂ بندہ نواز

دیکھئے میرے طرف بھی چشم رحمت سے کبھی
آپ کے فرقت نے مارا خواجۂ بندہ نواز

غم کے دریا میں پڑا ہوں تم بچا لینا مجھے
رہ نہ جاؤں بے کنارا خواجۂ بندہ نواز

آپ کی تائید سے آسان مشکل ہو گئی
آپ کو جس نے پکارا خواجۂ بندہ نواز

ہے پریشاں کثرت افکار سے ہاتف کا دل
ہو کرم کا اک اشارا خواجۂ بندہ نواز

ردیف السین

پھرتا ہوں یا نبی تیرے روضے کے آس پاس
مضطر قدم قدم پہ ہوں شوق طواف سے

رہتا ہوں ہر گھڑی تیرے روضے کے آس پاس
کیا لوٹتا ہی جی تھا تیرے روضے کے آس پاس

بے اختیار دل سے نکلتا ہے دمبدم
صلی علی النبی تیری روضے کی آس پاس

آتی ہے اوس کو گلشن فردوس کی ہوا
بیٹھا اگر کوئی تیری روضے کی آس پاس

رکھتے نہیں ہیں کوئی وسیلہ تیری سوا
ہیں چشم تر سبھی تیری روضے کی آس پاس

سب دوست اقربا میری یاں سر سے چلتے ہیں
بیٹھیں خوشی خوشی تیری روضے کی آس پاس

بیت الحرم میں قالب **ہاتف** تھا یا رسول
پر اوس کی جان تھی تیری روضے کی آس پاس

مجھے کوئے رسول میں چھوڑ دو کہ دکن ہے میرے لئے قفس
وہیں جاؤں بس وہیں جاؤں بس وہیں جاؤں بس وہیں جاؤں بس
ہوں غریب و مفلس و بینوا میں ہوں داد خواہ فلک زدہ
وہ ہے دادرس وہ ہے دادرس وہ ہے دادرس وہ ہے دادرس
نہیں جرارت اتنی بھی یا نبی تیرے آستانے تک آسکوں
میں ہوں خار و خس میں ہوں خار و خس میں ہوں خار و خس میں ہوں خار و خس
نظر آئے روضہ باصفا نظر آئے کوچہ مصطفیٰ
یہی ہے ہوس یہی ہے ہوس یہی ہے ہوس یہی ہے ہوس
کہے کوئی احمد پاک سے کہ بلا لو **ہاتف** زار کو
گیا جی ترس گیا جی ترس گیا جی ترس گیا جی ترس

ردیف الشین

بادہ دید سے ہیں محو تماشا مدہوش
ہوش والا ہے وہی جو ہے تمہارا مدہوش

عرش پر جا کے محمد نے خدا کو دیکھا
طور پر ہو گئے کیوں حضرت موسیٰ بیہوش

بلبلوں میں ہے ترا رخ رنگیں کسکیلئے
چشم مخمور سے ہے نرگس شہلا مدہوش
جانکر اپنی حقیقت کو انا کہتا ہوں
کردیا بادۂ منصور نے اچھا مدہوش
دل کے ساغر میں مئے عشق بھری ہتی ہر
ہے زمانہ میں مدام آپکا شیدا مدہوش
کشتۂ ناز کوئی بسمل انداز کوئی
کوئی پروانۂ رخ کوئی نظر کا مدہوش
مست ہیں شوق زیارت میں تیرے دیوانے
شہر مکہ سے چلے جانب بطحی مدہوش
آبِ کوثر سے کہیں پیاس بجھاتا میری
حشر میں ساقئے کوثر مجھے رکھنا مدہوش
دلمیں رکھتا ہی نہان بادۂ وحدت کا بھرور
ہاتف مست قیامت میں اوٹھیگا مدہوش

ردیف غین

گر دیکھلائے خالق اکبر مدینے کی چراغ
دیکھیے صلِ علی کہکر مدینے کی چراغ
عرش ہے روضہ نبی کا ہے مدینہ آسمان
روشنی میں ہیں بنگئے اختر مدینے کی چراغ
تم مدینے میں ذرا چل پھر کی موسی دیکھ لو
رشک شمع طور ہیں گھر گھر مدینے کی چراغ
لامکان تک ان کی قندیلوں کا بڑھجائیگا نور
عرش پر پہونچیں اگر لیکر مدینے کی چراغ
گرد پھرتے ہیں دل عشاق پروانوں کی طرح
روشنی افزا ہیں تا محشر مدینے کی چراغ
خانۂ دل میں نبی کی نور کی ہے روشنی
دیکھکر جو آئے ہیں اکثر مدینے کی چراغ
ای تصور تجھپہ مہر وماہ کو صدقے کرون
رکھدیے ہیں سامنے لاکر مدینے کی چراغ
لائی ہے قسمت تجھی شہر مدینہ کی قریب
سامنے ہیں ایدل مضطر مدینے کی چراغ
یان بسر کرونگا شب بیدار یونمیں اپنی عمر
دیکھتا ہی خوب جی بھر کر مدینے کی چراغ

اس قصیدے میں عجب اشعار ہاتف نے کہے

ہو گئے پر نور بن کر مدینے کے چراغ

ردیف الفاء

گرمئ محشر سے سب ہون گے پریشان اک طرف
سر پہ ہو گا سایۂ محبوب سبحاں اک طرف
انبیا گھبرائینگے روز قیامت دیکھکر
نوح لرزاں اک طرف آدم پریشاں اک طرف
کوئی حیران کوئی گریان کوئی گھبرایا ہوا
اپنے اپنے جرم سے ہو کر پشیمان اک طرف
اک طرف پل کی چڑھائی اک طرف میزان عدل
اک طرف نار جہنم باغ رضوان اک طرف
اک طرف پید اندامت کا پسینہ بے شمار
آفتاب حشر کی گرمی فراوان اک طرف
فرق پر رکھے ہوئے تاج شفاعت مصطفٰے
آئیں گے پیش خدا با چشم گریاں اک طرف
مصطفٰے کے سامنے رحمت خدا کی لائے گی
سب گنہگاروں کے بخشائش کا ساماں اک طرف
ہر طرح معشوق کی عاشق رضا جوئے ہیں
ہر طرح عاشق سے ہے معشوق نازان اک طرف
جام کوثر دیں گے ہر پیاسے کو اپنے ہاتھ سے

شاہ مردان اک طرف شاہ شہیدان اک طرف
عاصیوں کو آئے گی آواز جنت میں چلو
کھڑکیوں میں منتظر ہیں حور و غلمان اک طرف
خلد میں پیش نبی دے گی مزا نعت شریف
سننے والے اک طرف ہاتف ثناخوان اک طرف

نعمت روح روان نعمت آثار شریف
دولت ہر دو جہان دولت آثار شریف
روئے احمد کی ضیا مردمک چشم میں ہے
دیکھئے آئینہ میں ہے طلعت آثار شریف
ماہ میلاد پیمبر ہے ربیع الاوّل
اس مہینے میں ہے کیا رویت آثار شریف
وہ مکان خاص زیارت گہ عالم ٹھہرا
جس میں ہیں جلوہ فگن حضرت آثار شریف
نورافروز ہے سینے میں نبی کا جلوہ
دل کو کرتی ہے صفا الفت آثار شریف
جلوہ موئے محاسن شہ دارین کا ہے
ہے عجب شان عجب شوکت آثار شریف
عرق گل سے اسے دھوئیے پڑھ پڑھ کے درود
کیجیے دل سے ادا خدمت آثار شریف
رہے خیال رخ زیبائے رسول عربی
مست کرتی ہے ہمیں نکہت آثار شریف

شوق دیدار میں ہاتف نہ رہا صبر و قرار
رکھی دل میں نہاں حسرت آثار شریف

ردیف القاف

خلد میں رضواں نے سنوارا براق
بن گیا معراج میں پیارا براق
سارے رسولوں میں ہیں پیارے رسول
ساری براقوں میں ہے پیارا براق
کیا شب معراج میں جاگے نصیب
آپ کا تھا محو نظارا براق

جب ہوئے معراج میں حضرت سوار
ڈوب گیا نور میں سارا براق
بیت مقدس سے سوئے آسمان
بڑھ کے چلا پا کے اشارا براق
یاں وہ ابھی تھا کہ گیا عرش تک
تیز ہے کیا خوب تمہارا براق
دہوم فلک پر تھی کہ آئے رسول
جب در دولت پہ سدھارا براق
عرش سے حضرت جو چلے لامکان
آگیا رف رف تو سدھارا براق

ہاتف اوسے وصلِ نبیؐ ہو گیا
خلد میں تھا ہجر کا مارا براق

ردیف اللام

اب بلاتے ہیں نبیؐ چل دل مضطر نہ مچل
چل مدینہ کیطرف چل تجھے لیجاتے ہیں چل
آپ ہیں مظہرِ کُل آپ ہیں نبیوں کے نبیؐ
سبکے آخر ہیں پہ آپ ہیں سب سے اول
نور کا اپنے میں ظلمت نے تماشہ دیکھا
آپ کے دوشِ منور پہ ہے کالا کمبل
دشتِ بطحی میں پھروں کوچۂ احمدؐ میں رہوں
مجھکو چاہت کا مرض ہے مجھے وحشت کا خلل
یا نبیؐ آپ کے روضہ کی جھلک پیدا ہے
بن گئے عرش کے قندیل سرِ مسجد کے کنول
جو تری گوہرِ دندان کی صفت کرتے ہیں
بن گئے خُلد میں اونکے لئے موتی کے محل
ہند کے باغ میں وحشت مجھے رکھنے کی نہیں
پھر رہا ہے مری آنکھوں میں عرب کا جنگل
یا نبیؐ حشر میں بن آئے سیہ کاروں کی
آپ پلے پہ ہیں میزان میں تلتا ہے عمل

ایصبا کوچۂ محبوب میں چل پھر کے سنا
کبھی **ہاتف** کا قصیدہ کبھی **ہاتف** کی غزل

شیدا ہے پیمبر کا تو بطحی کے طرف چل

بندہ ہے اگر دل سے تو مولا کے طرف چل
بھوکا ہے کرم کا تو مدینے کی ہوا کھا
پیاسا ہے تو لے چلتے ہیں دریا کے طرف چل
یکتائی کی رکھتا ہے دلالت دو جہان میں
بے سایہ جو ہے اوس قد رعنا کے طرف چل
جنت کی ہوس ہے تو پہونچ اونکی گلی میں
بلبل ہے تو اوڑ کر گل رعنا کے طرف چل
مشکل ہیں پکار احمدؐ مختار کو ہر دم
بیمار ہیئے دل لے کے مسیحا کے طرف چل
دیدار میں ہے جس کے خدائی کا نظارا
لے چلتے ہیں اوس دلبر زیبا کے طرف چل
جبرئیل فدا ہو کے یہ بولے شب معراج
محبوب خدا عرش معلی کے طرف چل
حج ہو تو چکا اب ہے یہی دل کا تقاضہ
مکے سے نکل کر رہِ طیبہ کے طرف چل
افسردہ غم ہجر سے ہاتف ہے ترا دل
کچھ رو کے سنا احمدؐ والا کے طرف چل

لائی جب تجھکو مدینہ کی ہوا اے بادل
دو گھڑی مجھپہ برسنا تو ذرا اے بادل
خوب سا نہر مدینہ سے تو پانی پی لے
پھر پلا مجھکو وہی آب بقا اے بادل
یاد احمدؐ میں ہی گی یو نہیں آنکھونکی جھڑی
تو برس کر مرے رونیکو جتا اے بادل
کیا مدینکے بہاڑو نسے چلا آتا ہے
ہمچشم تیرہ ہے برسنے میں ذرا اے بادل

نالۂ عاشق بیدل ہے گرجنا تیرا
جان بجلی سے تڑپ جاتی ہے کیا اے بادل

آبرو تجکو مدینے میں برسنے سے ملی
ہے ہر ایک بوند دُرِ بیش بہا اے بادل

کہیں بطحی میں نہو دہوپ کی گرمی کا اثر
چتر تو بن کی اوڑا اور مزا اے بادل

سرحد شہر مدینے کا جو شیدائی ہے
باغ عالم ہے تیری دم سے ہرا اے بادل

تو نے آب چہِ کوثر کو کہان سے پایا
تیرے پانی میں ہے شربت کا مزا اے بادل

باغ امید کو **ہاتف** کے ہرا کردینا
لائے جب تجکو مدینے کی ہوا اے بادل

ردیف المیم

احمدؐ والا سلام سرور بطحی سلام
دلبر یکتا سلام شاہد رعنا سلام

قبلۂ ایمان سلام کعبۂ عرفان سلام
مظہرِ سبحان سلام سید والا سلام

مہر شریعت سلام ماہ طریقت سلام
نورِ حقیقت سلام فیض کے دریا سلام

سب کے پیمبر سلام خلق کے دلبر سلام
مہر منور سلام ماہ دل آرا سلام

ساقئے کوثر ہو تم شافع محشر ہو تم
رحمت داور ہو تم تمکو ہمارا سلام

آپ ہیں مشکل کشا آپ ہیں حاجت روا
لطف سے دیکھو ذرا دلکے مسیحا سلام

خلق کے سرتاج ہو صاحب معراج ہو
مجھپہ کرم آج ہو لیجئے میرا سلام

شاہ امم آپ ہیں فیض اتم آپ ہیں
بحر کرم آپ ہیں خلق کے مولا سلام

ہاتف بے بال و پر کہتا ہے شام و سحر
ایشہ جن و بشر روحی فداک سلام

فروغ رسالت سلامٌ علیکم
شفیع قیامت سلامٌ علیکم

سلامٌ علیکم مدینے کے سلطان
خداوندِ نعمت سلامٌ علیکم
سلامٌ علیکم بہارِ دو عالم
گلِ باغِ وحدت سلامٌ علیکم
سلامٌ علیکم دکھا دو رخ اپنا
سحابِ عنایت سلامٌ علیکم
سلامٌ علیکم مکینِ دل کے تم ہو
تمھیں سے ہے زینت سلامٌ علیکم
سلامٌ علیکم غریبوں کے حامی
نگہبانِ امت سلامٌ علیکم
سلامٌ علیکم ضیائے شریعت
چراغِ طریقت سلامٌ علیکم
سلامٌ علیکم شہِ ملکِ امکان
دُرِ بحرِ عزت سلامٌ علیکم
سلامٌ علیکم دو عالم کے موجد
عیاں سازِ قدرت سلامٌ علیکم

پہونچ جائیں پھر ہم مدینے میں **ہاتف**
زباں پر ہو حضرت سلامٌ علیکم

شوقِ یثرب اس قدر پاتے ہیں ہم
قافلے سے آگے بڑھ جاتے ہیں ہم
چھوڑ دیتے ہیں مدینے میں کہیں
دل کو اپنے ساتھ لیجاتے ہیں ہم
ہے ٹھکانہ گلشنِ کوئے رسول
نام سے جنت کے گھبراتے ہیں ہم
یا نبی سائل کی صورت دیکھئے
مدعا کہنے کو شرماتے ہیں ہم
فرطِ شادی سے ٹپک پڑتے ہیں اشک
کیا مدینے میں نظر آتے ہیں ہم
السلام اے قبلۂ دینِ اسلام
جھکے جالی سے لپٹ جاتے ہیں ہم
کس کے آگے جائیں تجکو چھوڑ کر
تیرے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں ہم
ہے یہ شمعِ روضۂ خیر الورا
اس کے پروانے بنے جاتے ہیں ہم
یا رسول اللہ اتنا تو کہو
دو جہاں میں کسکے کہلاتے ہیں ہم

جائینگے **ہاتف** نہ یثرب سے کہیں
اس تمنا کی قسم کھاتے ہیں ہم

ردیف النون

ہر شان میں ہے جلواگر خواجہ معین الدین حسنؓ
ہر دل میں آتے ہیں نظر خواجہ معین الدین حسنؓ

ہے فیض کے اون کی جھلک پیدا زمین سے تا فلک
سرتاج ہر جن و بشر خواجہ معین الدین حسنؓ

لوٹا ہے چرخ پیر نے پھیرا ہے منہ تقدیر نے
لینا خبر لینا خبر خواجہ معین الدین حسنؓ

بحر عطا ابر سخا مشکل کشا حاجت روا
دیکھو ادھر دیکھو ادھر خواجہ معین الدین حسنؓ

اک نور دل میں بھر دیا باطن کو روشن کر دیا
عثمان کی دولت تیری گھر خواجہ معین الدین حسنؓ

چوما کروں چاٹا کروں دیکھا کروں سجدا کروں
ملجائے تیرا سنگ در خواجہ معین الدین حسنؓ

لے باخدا اے ناخدا کشتی کنارے سے لگا
اب ڈوب جانے کا ہے ڈر خواجہ معین الدین حسنؓ

وہ دے شراب ارغوان ہستی کا مٹ جائے نشان
مجھکو نہو اپنی خبر خواجہ معین الدین حسنؓ

در چھوڑ کر جائے کہاں ہاتف غریب و ناتوان
ہو جائے رحمت کی نظر خواجہ معین الدین حسنؓ

جو عشق نبیؐ میں رو رہے ہیں
آنسو کے گہر پرو رہے ہیں
فردوس میں دل لگانا اون کا
بطحی کے چمن میں جو رہے ہیں
آئینہ خلق میں ہمیشہ
جلوا تیرا دیکھ تو رہے ہیں
جاگا کئے شب کو پانے والے
جو سوتے ہیں کھو کے رو رہے ہیں
پہونچ گئے خدا نبیؐ کے در تک
کعبے کو روانہ ہو رہے ہیں
عقبیٰ میں ضرور پہل ملے گا
جو تخم عمل کو بو رہے ہیں
روتے ہیں جو حشر کا ہے ڈر کا
عصیاں کی سیاہی دھو رہے ہیں
دیکھا نہیں خواب میں مدینہ
کیوں میرے نصیب سو رہے ہیں

توصیف نبیؐ کی سنکے **ہاتف**
قربان فرشتے ہو رہے ہیں

دیکھئے جلوۂ جانانۂ غوث الثقلینؓ
دل دو عالم کا ہے پروانۂ غوث الثقلینؓ
کعبۂ دل میں ہی بغداد کی سرحد کی بہار
دونو آنکھیں ہیں جلوخانۂ غوث الثقلینؓ
ہی محب اونکا دو عالم میں خدا کا محبوب
حق سی بیگانہ ہے بیگانۂ غوث الثقلینؓ
لے چلو اب مجھے بغداد کی جنگل کی طرف
کیا کری ہند میں دیوانۂ غوث الثقلینؓ
کیا مزا دیتا ہی ہر وقت مجھے دل کا طواف
میری سینہ میں ہی کاشانۂ غوث الثقلینؓ
یا خدا دی مئے دیدار کے پیاسونکے مراد
دیکھ لیں جلوۂ مستانۂ غوث الثقلینؓ
چوم لیتے ہیں ملایک بادب شوق کیساتھ
میری دیوانمیں ہی افسانۂ غوث الثقلینؓ

ہو گئی بیخبری دونو جہاں سے **ہاتف**
دل کو ہے مستئے پیمانۂ غوث الثقلینؓ

میں جلوا تیرا دلستان جانتا ہوں
خدائی میں ہر جا عیان جانتا ہوں
بہشتی ہوے رہنے والے ادہر کے
مدینے کو باغ جنان جانتا ہوں

سراپا ہے مجھ میں عیاں تیری ہستی
میں اپنے کو وہم و گماں جانتا ہوں

قیامت میں خوش ہوگا اللہ سنکر
حضور آپ کی داستاں جانتا ہوں

تم آدم کی صورت میں پیدا و پنہاں
فقط آئینہ درمیاں جانتا ہوں

فنا ہوچکے ہیں تجھے پانے والے
ٹھکانہ تیرا لامکاں جانتا ہوں

نہیں ہے گنہ سے قیامت کا دھڑکا
تمہیں شافع عاصیاں جانتا ہوں

سنا ہے کہ تو ہر زباں میں ہے گویا
اگرچہ تجھے بے زباں جانتا ہوں

خریدار آدم رہا اس کا **ہاتف**
محبت کا سوداگراں جانتا ہوں

انبیا آپ کو محبوب خدا کہتے ہیں
اولیا صاحب لولاک لما کہتے ہیں

غیرتِ خلد بناتے ہیں نبیؐ کا کوچہ
اس گلستاں کی پرندونکو ہما کہتے ہیں

ہوگیا زلف سے واللیل کا مطلب پیدا
والضحیٰ رخ کو جو کہتے ہیں بجا کہتے ہیں

دیکھئے بعد گرہ دل نہ کھلی پر نہ کھلی
یا نبیؐ آپ کو سب عقدہ کشا کہتے ہیں

کھینچ لیتے ہی نکلتا تھا کمر سے ٹپکا
کہئے انکے تنِ پُرنور کو کیا کہتے ہیں

چاٹ لیتے ہیں جو ملتے ہی درِ پاک کی خاک
تیرے بیمار اسے خاک شفا کہتے ہیں

اپنا دیوانہ دو عالم کو بنا رکھا ہے
اس لئے زلف معنبر کو دوتا کہتے ہیں

دینے والے ہو جو تم مانگنے والا میں ہوں
شاہ کہتے ہیں تمہیں مجکو گدا کہتے ہیں

گرم ہے محفل میلاد نبیؐ اے **ہاتف**
ہر طرف صل علی صل علی کہتے ہیں

بھرتے ہیں دم تمہارا ہر آن بے کسی میں
یا غوثؓ اب بلا لو بغداد کی گلی میں
آنکھوں کی مردمک میں تنویر آپکی ہے

جلوا حضور کا ہے ہر دل کی آرسی میں
ہر دم ملال دنیا ہر دم خیال عقبیٰ
کب تک رہوں میں شاہا رنج کشاکشی میں
تیرا ہے جس پہ سایا اوسنے خدا کو پایا
اپنا ہو یا پرایا رہتا ہے بیخودی میں
بلبل چمن میں ہر جا ہوتی ہے نغمہ پیرا
بو تیری رنگ تیرا ہر پھول ہر کلی میں
ہے اس کو بادشاہی از ماہ تا بماہی
کیا چیز ہے آگہی پوشیدہ آدمی میں
تاثیر فیض رہبر ہے ہر دل و زبان پر
تعلیم ہے برابر ذکر خفی جلی میں
یا غوثؓ مہر طلعت دیکھے ترے بدولت
کثرت کی گم ہے ظلمت وحدت کی روشنی میں
تیرے کرم کا بھوکا ہاتف ہے سرو پا
آقا کے در کا کتا ہو پہنچے تیری گلی میں

کیا خوشی کی بات تھی معراج میں
مل گئے حق سے نبی معراج میں
آپ کو دولت شفاعت کی ملی
یاد آئے امتی معراج میں
آپ کے نعلین بوسی کا تھا فخر
عرش کو عزت ملی معراج میں
آسمان پر جب سدھارے مصطفیٰ
تھی فرشتوں کو خوشی معراج میں
رہ گئے سدرہ میں تھک کر جبرئیل
جب سواری بڑھ گئی معراج میں
مل گئے احمد احد سے اس طرح
میم کی چلمن اٹھی معراج میں

اُمتی بخشے گئے روز حساب
بات بگڑی بن گئی معراج میں
وہ گئے وہ آئے بستر گرم تھا
اور نہ گذری اک گھڑی معراج میں

طور پر موسیٰؑ کو **ہاتف** غش رہا
مل گئے حق سے نبیؐ معراج میں

احد ہوا رخ احمدؐ کو دیکھ کر مفتون
کیا ہی دم میں ظہور بہار کن فیکون
ترس گیا مرا جی ہند میں رہوں کیونکر
خدا کرے کہ مدینہ میں جلد جا پہونچون
زبان پہ نام محمدؐ ہے دمبدم جاری
نہ یاد ہے مجھے منتر نہ یاد ہے افسون
نبیؐ کی زلف معنبر کا دل کو سودا ہے
عرب کے لوگ پکارا کریں مجھے مجنون
رسول تک میری عرضی ضرور پہونچادو
تمام غم کی عبارت ہے درد کا مضمون
خدا نصیب کرے مجکو دور کی عینک
دکن سے روضۂ محبوب کی فضا دیکھون
میں رہ گیا ہوں یہیں بطحی نہ لے گئی قسمت
نکل کے آج کا دن بھی ہوا ہے کل پرسون

جہان دل اوسے ملجائے یا رسول کریم
غریب آپ کے در کا ہے **ہاتف** محزون

لگی ہے دل میں راہ مدینہ کی دہوپ چھاؤن
اے واہ واہ واہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں
ای عاصیو مدینے میں آؤ پھرو چلو
بخشائے گی گناہ مدینہ کی دہوپ چھاؤن
اوس جا کبھی پھریں گے کبھی بیٹھ جائینگے
دیکھیں گے بھر نگاہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں
شیدائے مصطفیٰ ہوں مری آرزو یہ ہے
ملجائے گاہ گاہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں
ہر بار دوڑ دہوپ اودہر کی نصیب ہو
رکھتی ہے عز و جاہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں
سرگشتگان عشق مدینے سے پوچھیئے
رحمت کی ہے گواہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں
جنت میں گر نہیں ہے تو جنت کو کیا کروں
اے آہ آہ مدینہ کی دہوپ چھاؤں

ہاتف وہیں ہوں یہ مجھے بھی نصیب ہو

ہر روز سال و ماہ مدینہ کی دھوپ چھاؤں

حبیب کبریا ہے اور میں ہوں
مرا کچھ مدعا ہے اور میں ہوں
بچا لینا وہاں یا سرور دیں
غم روز جزا ہے اور میں ہوں
تڑپنا لوٹنا پھر دیکھ لینا
پھر روضہ آپکا ہے اور میں ہوں
مجھے بس ہے تیری دہلیز کی خاک
یہ سُرمہ آنکھ کا ہے اور میں ہوں
کسی کی داستاں سنتا نہیں ہیں
تمھارا تذکرا ہے اور میں ہوں
مدینے کی صفت سنتے ہیں جبرئیل
صدائے مرحبا ہے اور میں ہوں
مدینے میں رہا میں آٹھ ہی روز
یہ قسمت سے گلا ہے اور میں ہوں

مدینے میں مجھے پاؤگے **ہاتف**
وہیں مسکن مرا ہے اور میں ہوں

جو روضے کا تیرے کلس دیکھتے ہیں
وہ عرش الٰہی کو بس دیکھتے ہیں
تیرے ماسوا اے حبیب دو عالم
کسی کو نہ فریاد رس دیکھتے ہیں
مدینے کی گلیوں میں پھرتے رہیں ہم
دل اپنا عجب پُر ہوس دیکھتے ہیں
ہوا طور سینا ہمارا بھی سینہ
تجلی تیری ہر نفس دیکھتے ہیں
الٰہی نظر آئے باغ مدینہ
دکن کو برنگ قفس دیکھتے ہیں
حرم پشت پر سامنے ہے مدینہ
مددگار ہم پیش و پس دیکھتے ہیں
غم و درد کے ساتھ کرتے ہیں نالے
نہ ہم کارواں بے جرس دیکھتے ہیں
نہیں اوس گلی میں بھی رہنے کے قابل
کہ اپنے کو ہم خار و خس دیکھتے ہیں

حبیب خدا گر بلائیں تو **ہاتف**
مدینہ ہم اب کے برس دیکھتے ہیں

دلکش ہے دل کشا ہے مدینہ کی سرزمیں
خوش قطع خوش نما ہے مدینہ کی سرزمیں

پنہاں ہے جس زمیں میں مدینے کا آفتاب
پُر نور پُر ضیا ہے مدینے کی سرزمیں
کھولے ہوئے ہر ایک ملک باب آسمان
حسرت سے دیکھتا ہے مدینے کی سرزمیں
سب جائے نور مصطفوی کا ظہور ہے
روشن ہے پُر ضیا ہے مدینے کی سرزمیں
اے حاجیو طواف تو کعبہ کا ہو چکا
اب چل کے دیکھنا ہے مدینے کی سرزمیں
جنت کو ایک اوس کا نمونہ بنا دیا
ایسی ہی خوش نما ہے مدینے کی سرزمیں
اچھا ہو ہر مریض جو خاک اُس کی چاٹ جائے
کیا باعث شفا ہے مدینے کی سرزمیں

ہاتف وہیں بسر ہو ہماری خدا کرے
جی بھر کے دیکھنا ہے مدینے کی سرزمیں

عمرؓ و حیدرؓ و بو بکرؓ و غنیؓ ہر چاروں
یا نبیؐ آپ کے اصحاب ہیں بہتر چاروں
چشم و زلف و خط و قامت پہ نبیؐ کے ہیں نثار
نرگس و سنبل و ریحان و صنوبر چاروں
یا محمدؐ تیری چاہت پہ فدا کرتا ہوں
پدر و مادر و فرزند و برادر چاروں
خاص رحمان و تحیدی و ثنا اور سلام
تیرے مسجد کے ہیں ابواب منور چاروں
مقصد و خواہش و ارماں و تمنائے دلی
نہ ملو تم تو بھلا برآئیں گے کیونکر چاروں
یا نبیؐ مال و زر و دولت و حشمت ہیں فضول
کیا کریگا بھلا تیرا عاشق مضطر چاروں
بہ صداقت بہ عدالت بہ شجاعت بہ حیا
ہو چکیں ختم صحابہ یہ معتبر چاروں

یا محمدؐ تیرے روضہ کی تجلی دیکھیں
آئیں اس **ہاتف** مسکین کے برادر چاروں

خوش مدینے کے سوا اور چمن کوئی نہیں
بجز غریبوں کا ٹھکانا ہے وطن کوئی نہیں
اس بُرے وقت میں ساتھی نہیں حضرت کے سوا
ماں ہو یا باپ ہو یا بھائی بہن کوئی نہیں
بند آنکھیں ہوں جو دیکھے دُر دنداں کی چمک
اس قدر آب رکھے دُرِّ عدن کوئی نہیں
لالی بہتر ہے جو یاقوت تو نسبت کیا دوں
لب سے خوش رنگ کہیں لعل یمن کوئی نہیں

شربت دید کے پیاسے ہیں ہزاروں مشتاق
کون کہتا ہے ترا تشنہ دہن کوئی نہیں
تیرے کوچے کی گدائی ہو تو دولت مل جائے
آرزو اس کے سوا شاہ زمن کوئی نہیں

ہند کو چھوڑ کے رہ جاؤ وہیں اے **ہاتف**
خوش مدینے کے سوا اور چمن کوئی نہیں

ردیف الواو

شہر نبی کو دیکھ کے پھر آئیں گے چلو
ملک عرب کی خوب ہوا کھائیں گے چلو
پیدا کریں گے من عرف نفسہ کا رنگ
نفس محمدی سے خدا پائیں گے چلو
بستر لگا کے بیٹھ رہیں گے اودھر کہیں
ہم بھی گدا حضور کے کہلائیں گے چلو
دنیا کی آرزو و غم عقبیٰ خیال دین
مطلب تمام دل کے نکل آئیں گے چلو
ثابت قدم رہیں گے محبت کی راہ میں
گمنام ہو کے اونکا نشاں پائیں گے چلو
وہ سبز سبز گنبد پر نور مصطفیٰ
آنکھوں سے ایکبار تو دیکھ آئیں گے چلو
لگ جائیگی کہیں تو ٹھکانے سے اپنی خاک
کوئی رسولؐ پاک کہیں رہ پائیں گے چلو
پھرتے رہیں گے دشت مدینہ میں ہر طرف
دیوانی اونکی زلف کے کہلائیں گے چلو
اللہ کا حبیب سخی ہے کریم ہے
دامن کو اوس کے سامنے پھیلائیں گے چلو
شہر نبیؐ میں آئیں گے کعبے سے دور کر
باب السلام دیکھ کے جھک جائیں گے چلو

ظلمی کا آفتاب تو ذرہ نواز ہے
ہاتف نصیب اپنے چمک جائیں گے چلو

مدینے کی سرحد دکھا دو دکھا دو
ٹھکانے سے ہم کو لگا دو لگا دو
ہنسا دو ہنسا دو بہت رو چکے ہیں
بہت رو چکے ہیں ہنسا دو ہنسا دو

شفیع الوریٰ تم ہو رحمت کے دریا
لگی مری دل کی بجھا دو بجھا دو
مسیحا جو تم ہو تو میں جان بلب ہوں
رخ اپنا دکھا دو دکھا دو دکھا دو
دو عالم میں تم ہو غریبون کے حامی
مجھے قید غم سے چھڑا دو چھڑا دو
رہے یاد ہر دم رسول خدا کے
دو عالم سے دل کو بھلا دو بھلا دو
دکھا دو دکھا دو جمال دل آرا
جمال دل آرا دکھا دو دکھا دو
اگر عشق اوں کا نہو دل کے گھر میں
گرا دو گرا دو جلا دو جلا دو
نہ ڈوبے کہیں غم کے دریا میں کشتی
تمہیں نا خدا ہو بچا دو بچا دو
مدینے میں رہجائیں کعبے سے جا کر
یہی داغ حسرت مٹا دو مٹا دو
دکن میں بہت ہی پریشان **ہاتف**
رسول خدا کو سنا دو سنا دو

جلوۂ دیدار کی ہے آرزو
احمد مختار کی ہے آرزو
بھا گئی بطحی کے چمن کی ہوا
گل کے گلزار کی ہے آرزو
تم میری نظر میں رہو رات بھر
دیدۂ بیدار کی ہے آرزو
دو نو جہان تجھ پہ فدا کیجیے
تیرے خریدار کی ہے آرزو
جنبش لب ہو تو ابھی جی اٹھون
آپ کے گفتار کی ہے آرزو
ہے تیرے بیمار کا آنکھوں میں دم
شربت دیدار کی ہے آرزو
پاؤں جگہ کوچۂ محبوب میں
سایۂ دیوار کی ہے آرزو
قید رہے زلف کی زنجیر میں
تیرے گنہگار کی ہے آرزو
آپ کے چوکھٹ پہ نکل جائے دم
ہاتف ناچار کی ہے آرزو

ازل سے کہلائے تمہارے پیمبروں کے امام دیکھو

سنوار دو کام عاصیوں کے شفیع روزِ قیام دیکھو
خدا کی قدرت خدا کا جلوا نبیؐ کی مسجد نبیؐ کا روضہ
خیال دار السلام ہے کیا بہار باب السلام دیکھو
نبیؐ کی مقبول ہے شفاعت خدا کی مبذول ہے عنایت
کھلا ہے محشر میں باب جنت بھرا ہے دربار عام دیکھو
دل حزیں کا یہ ہے تقاضہ نبیؐ کا شیدا یہاں کرے کیا
چلو مجھے لے کے سوئے بطحیٰ نہ صبح دیکھو نہ شام دیکھو
خدا ہے مشتاق شاہ دیں مزا ہے باتوں میں انگبیں کا
نثار ہے چاند چودھویں کا جمالِ خیرُ الانام دیکھو
ادھر بھی دیکھو خدا کے پیارے پڑے ہیں چوکھٹ پہ ہم تمہارے
بہت ہیں ناچار غم کے مارے بنا کے بگڑے ہوئے کام دیکھو
جو درمیان میم کا ہے پردا ہوئے ہیں کیا حسن و عشق یکجا
دکھا رہا ہے احد کا جلوا جنابِ احمدؐ کا نام دیکھو
مجھے تمنا نہیں کہیں کی جگہ مو یئے پر ملے وہیں کی
ہوس ہے بطحیٰ کے سرزمیں کی حبیب عالی مقام دیکھو
یہی ہے وردِ زبانِ **ہاتف** نثار ہے تجھ پہ جانِ **ہاتف**
حضور سوئے غلام دیکھو حضور سوئے غلام دیکھو

ہر پھول میں ہے احمدِ مختار کی خوشبو
بوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ و عثمانؓ ہیں صدقے
ہم عطر ہر اک پھول کا کھنچوا کے کریں کیا
بھرتا ہو نہیں دم عشقِ رسولِ عربی کا

مرغوب ہے محبوب طرحدار کی خوشبو
کرتی ہے مجھے مست انہیں جار کی خوشبو
خوش آتی ہے تیری گلِ رخسار کی خوشبو
سینے میں مدینے کے ہر گلزار کی خوشبو

ہے حضرت یعقوب کو پیراہن یوسف
کافی ہے مجھے دامن دلدار کی خوشبو
گل ہائے چمن ہار بنے خوب دل آویز
سرکار کا ہے رنگ تو سرکار کی خوشبو
بند آنکھیں ہیں ہم دل کی طرف دیکھ رہے ہیں
اس جام میں ہے بادۂ دیدار کی خوشبو
مسرور دل اپنا ہے مدینہ کی ہوا سے
لاتی ہے صبا کوچۂ دلدار کی خوشبو

کرتا ہوں صفت روئے پیمبر کی جو **ہاتف**
پھیلی ہے جہانیں مرے اشعار کی خوشبو

مصطفی کے چاہنے والو مدینے کو چلو
اختر تقدیر چمکا لو مدینے کو چلو
ہو مبارک دیکھنا روضہ رسول اللہ کا
دل کی خواہش ہو تو اچھالو مدینے کو چلو
ہے ہمارے شاہ کو طرز فقیرانہ پسند
سب لباس اپنا بدل ڈالو مدینے کو چلو
وہ نظر آتا ہے روضہ سید ابرار کا
جلد جلدی قافلے والو مدینے کو چلو
گرم ہے بازار عشق اے عاشقان مصطفی
مفت ہاتھ آتا ہے سودا لو مدینے کو چلو

ہاتف مسکین خدا کا گھر تو دیکھا آپ نے
اب محمد کا سہارا لو مدینے کو چلو

حسن یوسف کو نہ تصویر پری کو دیکھو
دیکھنا ہے تو رسول عربی کو دیکھو
پڑھ کے والشمس کرو روئے محمد کا خیال
ذکر واللیل سے گیسوئے نبی کو دیکھو
حق کو پانا ہے تو حضرت کا چھوڑو دامن
ذات احمد ہی میں شان ابدی کو دیکھو
وہ جھپک اپنی دکھا دیں تو کھلے پردہ راز
سامنے آنکھوں کے اسرار خفی کو دیکھو
شربت دید کے پیاسے کی خبر لو جلدی
سامنے آ کے مری تشنہ لبی کو دیکھو
شیفتہ آپکا اور ہند میں چکر کھائے
یا نبی چرخ کی بیدادگری کو دیکھو
زر نہیں زور نہیں آؤں تو کیونکر آؤں
یا نبی کچھ مری بے بال و پری کو دیکھو
صدقے جنت کو کرو نام نہ لو جنت کا
میں دکھاتا ہوں چلو انکی گلی کو دیکھو

مر بھی جائے تو کہیں خاک مدینہ بن جائے
ہاتف زار کی ارمان دلی کو دیکھو

اے قبلۂ انام ہمارا سلام لو
اے خلق کے امام ہمارا سلام لو

قاصد بہت ادب سے نبیؐ کی جناب میں
کہنا یہی پیام ہمارا سلام لو

اِس آستانِ پاک کے کہلا چکے ہیں ہم
مختار خاص و عام ہمارا سلام لو

وارفتگان گیسو و دلدادگان رخ
کہتے ہیں صبح و شام ہمارا سلام لو

شاہا تمہارے نور کا ہر جا ظہور ہے
تم ہو مہ تمام ہمارا سلام لو

ناکامیوں کا حال کہیں کیا کسی سے ہم
نکلے گا تم سے کام ہمارا سلام لو

معراج میں ہوا تمہیں دیدار کبریا
تھے حق سے ہم کلام ہمارا سلام لو

جاہو اگر نہ تم تو کدھر جائیں ہم غریب
سلطانِ ذی الکرام ہمارا سلام لو

ہاتف حضور دل سے یہ کرتا ہی التماس
اے خلق کے امام ہمارا سلام لو

ردیف الہاء

دیتی ہے حقیقت کا مزا صبح مدینہ
بڑھ کر دل صوفی سے صفا صبح مدینہ

اے مہر فلک دیر سے اونچا ہو فلک پر
پاتے ہیں تیرے نسے سوا صبح مدینہ

خندان دل مشتاق ہے مسجد کے چمن میں
پہونچاتی ہے روضے کی ہوا صبح مدینہ

حاضر درِ دولت پہ جو ہوتے ہیں ادب سے
بن جاتی ہے آنکھوں کی ضیا صبح مدینہ

صورت کو دکھا رات کی گھونگٹ کو اُٹھاؤ
تو رکھتی ہے دولہن کی ادا صبح مدینہ

پہونچے ہیں مدینے کی طرف قافلے والے
مشتاق کو دیتی ہے مزا صبح مدینہ

ہر دیدۂ نادیدہ کو ہے حسرت دیدار
یارب نظر آجائے ذرا صبح مدینہ

ہم صبح وطن بھول گئے **ہاتف** مسکیں
دیتی ہے مدینہ میں مزا صبح مدینہ

یثرب کو دیکھ بن دل دیوانہ آئینہ
ہو جائے تجھ پہ جلوۂ جانانہ آئینہ

اس میں ظہور جلوۂ نور قدیم ہے
میلا ہے پیش عارض جانانہ آئینہ

دل میں تجلئے رخ والا نظر پڑی
بنجائے یا نبیؐ میرا کاشانہ آئینہ

اہل صفا کے دل میں دو عالم کا عکس ہے
آنکھوں کے سامنے ہی خدا خانہ آئینہ

کیا عکس اوس یگانۂ عالم کا پا سکے
اس نور سے ضرور ہے بیگانہ آئینہ

مضمون صفات رخ میں سناؤں تو خوب ہے
اور اک نیا بناؤں جداگانہ آئینہ

پتلا بنا ہوں غم کا مصیبت زدہ ہوں میں
ہے صاف خلق پر مرا افسانہ آئینہ

چشم کرم سے **ہاتف** مسکین کو دیکھئے
سرکار پر ہے حال غریبانہ آئینہ

محمد ہے سلطان مکّہ مدینہ
عجب شان ہے شان مکّہ مدینہ

چمن خلد کا چلکے آنکھوں سے دیکھو
کرو سیر بستان مکّہ مدینہ

یہ گھر ہے خدا کا وہ مسکن نبیؐ کا
میں ہو جاؤں قربان مکّہ مدینہ

میں دیکھوں خوشی سے دکھا دے الٰہی
بہار گلستان مکّہ مدینہ

خدا اوس کا یاور نبیؐ اوس کا حامی
جو ہوتا ہے مہمان مکّہ مدینہ

میری قیس دل میں ہے لیلیٰ کی صورت
خیال بیابان مکّہ مدینہ

کرم کر الٰہی کہ محتاج ہوں میں
ملے ریزہ خوان مکّہ مدینہ

دو عالم ہے نام محمدؐ پہ مفتون
یہ جانان بنا جان مکّہ مدینہ

لگے خاک میری ٹھکانے سے **ہاتف**

میں ہوں دل سے خواہانِ مکہؐ مدینہ

تا کوئے نبیؐ کھینچ کے لیجائے مدینہ
اتنا تو ترستوں کو نہ ترسائے مدینہ
ہے جلوہ نما ماہِ عرب مہر نبوت
کیوں دیکھ کے اپنے کو نہ اترائے مدینہ
ہے اس کی جھلک عرش پر اللہ ری رفعت
دیکھا کلس گنبد خضرائے مدینہ
جو خُلد میں دیکھا تھا نبیؐ کو شب معراج
حوروں کو ابھی تک ہے تمنائے مدینہ
ہو جاؤں ہراساں جو دم نزع الٰہی
پہونچیں مری امداد کو مولائے مدینہ
دل دیکے خرید لیا ہے اسے روز ازل میں
تصویر دولہن کی ہو تمنائے مدینہ
مکہؐ تھا وطن آپکا مکیؐ ہوی مشہور
حضرت مدنی بن گئے جب آئے مدینہ
ریل آئے تو رستے کی مسافت نہ رہے گی
کہتے ہیں ابھی تھے کہ ابھی آئے مدینہ

ہاتف یہ مری مُہر ہے ہر فردِ عمل پر
محتاجِ کرم بندۂ مولائے مدینہ

ہے خلد بریں وسعتِ صحرائے مدینہ
کیونکر نہ ہے حسرتِ صحرائے مدینہ
دیکھے مری آنکھون سی کوئی اُس کا تماشہ
ہے قدرتِ حق وسعتِ صحرائے مدینہ
محبوبِ خدا پھرتے رہے اس میں شب و روز
کیونکر نہ بڑھے عزتِ صحرائے مدینہ
رو رو کے لپٹ جاے ایک ایک شجر سے
ہے دل کو اگر الفتِ صحرائے مدینہ
اے دیدۂ نادیدہ تو جی بھر کے اسے دیکھ
ہے پیش نظر صورتِ صحرائے مدینہ
گھبرا کے نکل آئیں گے گلزار ارم سے
دل چاہتا ہی فرحتِ صحرائے مدینہ

رضوانؑ صفتِ خلد بریں سُن تو چکے اہم
ہاتف سے بھی سُن مدحتِ صحرائے مدینہ

بہارِ باغِ رسالت ہو یا رسول اللہ
چراغِ بزمِ نبوت ہو یا رسول اللہ
شفیع روز قیامت ہو یا رسول اللہ
مدام حامیِ امت ہو یا رسول اللہ

ہر ایک پھول میں موجود بو تمہاری ہے
بہار گلشن وحدت ہو یا رسول اللہ

سنا ہے میں نے کہ تم بےکسوں کے حامی ہو
ادہر بھی چشم عنایت ہو یا رسول اللہ

جمال پاک دکھا دو کرو مسیحائی
مریض عشق کو صحت ہو یا رسول اللہ

نہ پائے غیر جگہ میرے گوشۂ دل میں
بس آپ ہی کی محبت ہو یا رسول اللہ

رہوں میں شہر مدینہ میں گھر بنا کے کہیں
شتاب ہند سے ہجرت ہو یا رسول اللہ

گدائے ساکن باب السلام کہلاؤں
مجھے نصیب یہ دولت ہو یا رسول اللہ

مرا نصیب کہیں شب کو خواب میں جاگے
میسر آپ کی رویت ہو یا رسول اللہ

ہرا کرو چمن مدعائے **ہاتف** کو
تمہیں تو بارش رحمت ہو یا رسول اللہ

رحمت رب العلا کعبہ میں دیکھ
نور کی بارش ذرا کعبہ میں دیکھ

شوق سے پی اور کر غسل و وضو
آب زمزم کا مزا کعبہ میں دیکھ

چار سو ہے چار مذہب کی نماز
جمع ہیں اہل صفا کعبہ میں دیکھ

حضرت ابراہیمؑ رہتے تھے جدہر
وہ مقام خوشنما کعبہ میں دیکھ

ہیں قنادیلیں بہم آویختہ
ہر طرف اس کی ضیا کعبہ میں دیکھ

سنگ اسود نصب ہے کس شان سے
چوم آنکھوں سے لگا کعبہ میں دیکھ

ہے مقام وعظ و پند مصطفےٰ
چل حطیم خوشنما کعبہ میں دیکھ

گر ضیائے طور ہے مد نظر
جلوہ ممبر کا ذرا کعبہ میں دیکھ

سنگ مرمر کا ہی کیا فرش سفید
دو گھڑی تو بیٹھ جا کعبہ میں دیکھ

پردۂ کعبہ ہے سب کے ہاتھ میں
رو کے کرتے ہیں دعا کعبہ میں دیکھ

آب زمزم شوق سے پیتے ہیں لوگ
ہیں سبیلیں جا بجا کعبہ میں دیکھ

شوق دل سے بالوب پڑھتے ہیں سب
دور ہے قرآن کا کعبہ میں دیکھ

شوق سے کرتے ہیں کعبہ کا طواف
خلق ہے بے انتہا کعبہ میں دیکھ

گو سیہ کاروں میں ہوں **ہاتف** نہ پوچھ
ہے کہیں مسکن مرا کعبہ میں دیکھ

فلک مرتبہ ہے جمال مدینہ
نہال ارم ہے نہال مدینہ
جلال خدا جل کے کعبہ میں دیکھو
محمدؐ سے دیکھو جمال مدینہ
دل اوس لگا پھر نہ خلد بریں سے
جو رضواں نے باندھا خیال مدینہ
یہاں رتبۂ پیر و برنا نہ پوچھو
خدا داں ہے ہر خورد سال مدینہ
محبت ہے مجکو اسی سرزمیں کی
سنایا کرو مجکو حال مدینہ
نہیں شربت قند سے اونکو رغبت
جو پیتے ہیں آب زلال مدینہ

تمنائے مدینہ جو کی تمنے **ہاتف**
ہوئی طوطئ خوش مقال مدینہ

ہر صحابی مہ انور رضی اللہ عنہٗ
رونق دین پیمبر رضی اللہ عنہٗ
تھے فدا سرور عالم پہ جناب صدیقؓ
ساتھ تھے غار کے اندر رضی اللہ عنہٗ
دین احمدؐ نے عمرؓ ہی سے ترقی پائی
عدل کی تیغ کے جوہر رضی اللہ عنہٗ
جمع یک جا ہوا عثمانؓ سے خالق کا کلام
کہدے قران کو پڑھکر رضی اللہ عنہٗ
ختم ہے ذات مبارک پر شجاعت ساری
سب کے مقصود ہیں حیدر رضی اللہ عنہٗ
روضۂ پاک میں ہے قبر جناب صدیقؓ
ہیں یہ منظور پیمبر رضی اللہ عنہٗ
قربت ختم رسل کی ہے عمرؓ کو حاصل
عاشق خالق اکبر رضی اللہ عنہٗ
مال و زر عشق پیمبر میں لٹایا اپنا
تھے غنی دل کے تونگر رضی اللہ عنہٗ
وقت مشکل کے مددگار علیؓ ہوتے ہیں
ہیں یہی خلق کے یاور رضی اللہ عنہٗ

گر تو ہر ایک صحابی کی زیارت **ہاتف**

کہہ یہی سر کو جھکا کر رضی اللہ عنہ

دل من مسکن رسولؐ اللہ
رخ سوی گلشن رسولؐ اللہ
پرگنہ ہم ولے بسر دارم
سایۂ دامن رسولؐ اللہ
غیر او در جہان نمی بینم
چشم محو تن رسولؐ اللہ
ماہ و خورشید نور می یابند
از رخ روشن رسولؐ اللہ
بہر ما خوش بود امید نجات
امتی گفتن رسولؐ اللہ
می کنند مست جان **ہاتف** را
بوی پیراہن رسولؐ اللہ

ہے پیش نظر روضۂ سردار مدینہ
اللہ ری خوش بختی حضار مدینہ
لے جائے کوئی نام محمدؐ پہ میرا دل
یہ بکتا ہے یوسف سر بازار مدینہ
گو مر بھی گئے ہم اثر شوق ہے باقی
وا رہ گئیں آنکھیں پئی دیدار مدینہ
دل محو خیال رخ پر نور نبیؐ ہے
سینہ ہے میرا مخزن اسرار مدینہ
رضوان ترے فردوس کو پھر کر بھی نہ دیکھیں
دیکھ ایسے بھی ہوتے ہیں طلبگار مدینہ
حج کہتے ہیں عشاق حقیقت میں اسی کو
کرتے ہیں جو طوف در و دیوار مدینہ

ق

قاصد میری درخواست ہے دو ہاتھ زمیں کی
یعنی کسی جانب پس دیوار مدینہ
منظور ہو سرکار نبیؐ میں تو عجب کیا
لیجا مری عرضی سر دربار مدینہ
شیدائے مدینہ ہوں مری قبر پہ **ہاتف**
پڑھنا عوض فاتحہ اخبار مدینہ

ہوں شیفتۂ صاحب لولاک مدینہ
کیونکر نہ سراپا ہو میرا خاک مدینہ
پہونچیگی مدینے میں مری روح پس مرگ
سو جان سے ہوں عاشق غمناک مدینہ

جو شاخ ہو وہ گلشن جنت کی ہے ڈالی
رہنا تو کہیں شہر مدینہ کی زمیں پر

طوبائے ارم ہے شجر پاک مدینہ
بہتر تھا جو ہوتا خس و خاشاک مدینہ

طوبی کی اگر شاخ بھی پاؤں تو کروں کیا
ہاتف مجھے درکار ہے مسواک مدینہ

کس رنگ سے سرسبز ہے بستان مدینہ
رضوان بھی دل و جاں سے ہے قربان مدینہ

ہے دونوں جگہ آپ ہی کے نام کا سکہ
دارین پہ ہے قبضۂ سلطان مدینہ

چاہت نے بنایا ہے مدینہ مرے دل کو
سینہ ہے مرا وسعت میدان مدینہ

نعمت ہے اسے کھاؤنگا آنکھوں سے لگا کر
مل جائیگی سوکھی بھی اگر نان مدینہ

یا شاہ بھی بس ہے فقیروں کو تمھارے
مل جائے اگر سایۂ ایوان مدینہ

جن و ملک و آدم و عرش و فلک و ارض
ہیں تابع فرمان سلیمان مدینہ

نکلے کہیں ارمان دل **ہاتف** مسکین
پہونچے پھر مدینہ کو ثناخوان مدینہ

ردیف الیاء

بندگی نامہ میرا سوی پیمبر لے گئے
آستان بوسی کا سب ارمان لکھکر لیگئے

تشنۂ دیدار احمد کیلیے مرنے کے بعد
قبر کے اندر فرشتے جام کوثر لیگئے

جینے جی قسمت نے کوچہ میں ترے پھونچا دیا
گھر سے سیدھے اُٹھکے ہم جنت میں بستر لیگئے

قبر میں کرتے ہیں آپ آکر فرشتے روشنی
دل میں پوشیدہ جو ہم داغ پیمبر لیگئے

مصطفٰی کی یاد میں بیچین ہو کر رو دیا
جب دل مشتاق کو کعبے کے اندر لیگئے

یا محمد ہم کہاں اور وہ در دولت کہاں
کھینچکر بندوں کو اپنے بندہ پرور لیگئے

حال دل معلوم ہوتا تھا پیمبر کو ضرور
عرش کے آگے بڑے معراج میں خیر الورا

خط میرا آکر مدینے کے کبوتر لے گئے
طور پر تشریف یان موسیٰؑ پیمبر لے گئے

خوش ہوے منظوم پاکر ذکر معراج نبیؐ
نظم **ہاتف** کو ملایک اسمان پر لے گئے

آئینہ ذات کبریائی
والشمس پڑہون درود کیساتھ
ہر شان میں جلوۂ محمدؐ
احمدؐ میں احد احد میں احمدؐ
بطحی کی زمیں سے دور ہوں میں
چوکھٹ پہ جھکا رہے سر اپنا
ہو ایک نظر غریب پرور
گھبرا مجھے مشکلوں نے گھیرا
مارا مجھے بے کسی نے مارا

ہے حسن لقائے مصطفائی
دیکھی رخ پاک کی صفائی
ہر رنگ میں جلوہ خدائی
ایک میم ہے پردۂ جدائی
ہے پیر فلک کی کج ادائی
روشن رہے داغ جبہہ سائی
آئینہ ہے حال بینوائی
اے عقدہ کشائے من کجائی
اے شاہ عرب تیری دہائی

ہاتف نظر آگیا مدینہ
کی عشق نے خوب رہ نمائی

ہیں نام محمدؐ پہ فدا قافلے والے
لیجاتا ہے بطحی کی طرف عشق نبیؐ کا
پھرتے ہی رہیں راہ مدینے میں الٰہی
رکھتے ہیں ہوا سر میں مدینے کے چمن کی
پھر فاطمہ وادی ہے پھر اشفان پھر رابق
پائیں گے حلاوت میں بھرا خرمۂ بطحی

کھاتے ہیں مدینے کی ہوا قافلے والے
رستے میں نہ ٹھہرینگے ذرا قافلے والے
ہر گام پہ کرتے ہیں دعا قافلے والے
ہوتے ہیں رواں مثل صبا قافلے والے
دیکھیں گے منازل کی صفا قافلے والے
کیا راہ میں لوٹیں گے مزا قافلے والے

جب راہ میں گنبد کی جھلک دور سے دیکھی
بولے با ادب صلِّ علی قافلے والے
اک میں بھی پیادہ ہون گرفتار محبت
دیکھیں تو ادہر پھر کے ذرا قافلے والے

ہاتف مجھے بطحیٰ میں بلالین گے پیمبر
پہونچائیں گے پیغام مرا قافلے والے

محمدؐ شفاعت کے مختار ٹھہرے
قیامت میں سب کے طرفدار ٹھہرے
خدا بھی ہے منہ دیکھکر اونکا عاشق
حسینون میں حضرت طرحدار ٹھہرے
کرو جلد مشکل کشائی ہماری
حضور آپ سب کے مددگار ٹھہرے
ہیں موسیٰؑ نہین طور پر دید چاہون
تمہارا بسے دل مین دیدار ٹھہرے
مجھے حشر میں یاد رکھنا محمدؐ
شفاعت کا جب گرم بازار ٹھہرے
قیامت میں حضرتؐ کی آمد کا غل تھا
وہ سرکار آئے وہ سرکار ٹھہرے
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
یہ ارکان دین نبیؐ چار ٹھہرے
نہین عاصیون کو قیامت کا دہڑکا
نبیؐ اپنی امت کے غمخوار ٹھہرے

سمجھے زمانے کے کہلائے ہاتف
نہ ہم مست نکلے نہ ہشیار ٹھہرے

ہے دل میں مصطفیٰ کی محبت بھری ہوئی
ساغر میں خوب ہے مئے وحدت بھری ہوئی
ایسا مزا ہے دل میں پیمبرؐ کے عشق کا
ہے سب مزون سے اپنی طبیعت بھری ہوئی
روز جزا میں آگ لگی گی جہنم کو
ہے میری آہ گرم شرارت بھری ہوئی
یا مصطفیٰؐ لگی مری دل کی بجھائے ہے کون

سینے میں عشق کی ہے حرارت بھری ہوی
ہے باغ دل میں نخل محبت ہرا بھرا
ہے خوب اس کی پھل میں حلاوت بھری ہوی
سینہ میں عشق دل میں مدینے کی آرزو
پاتا ہون ہر خزانہ میں دولت بھری ہوی
بھرتی ہے دم چمن میں تیرا عندلیب زار
ہر پھول میں ہے بوُے محبت بھری ہوی
کہتے پھرو مدینے کی گلیون میں ہر طرف
اک بات میرے دلمیں ہے حسرت بھری ہوی
دریا ہوا ہے اون کی شفاعت کا جوش پر
محشر میں عاصیون سے ہے جنت بھری ہوی
سینے میں مصطفٰے کی محبت کا نور ہے
اس خوان میں مدام ہے نعمت بھری ہوی
ہاتف نبیؐ نے مجھکو تونگر بنا دیا
ہے میرے دل میں عشق کی دولت بھری ہوی

یہ دل کا حال ہے شہ بطحیٰ کے سامنے
بیمار لوٹتا ہے مسیحا کے سامنے
رہتا ہوں رات دن در والا کے سامنے
میرا مکان ہے عرش معلی کے سامنے
یوسفؑ کہاں جمال حبیب خدا کہان
ذرّہ ہے مہر حسن دل آرا کے سامنے
ظاہر کرون گا قصہ بے پردگی دوست
پہونچاؤ مجھکو طور پہ موسیٰ کے سامنے
معراج میں جلوس سواری کا خوب تھا
سب انبیا تھے احمدِ والا کے سامنے
آیا نظر لحد میں رخ مصطفٰے مجھے
ہے صبح عید کی شب یلدا کے سامنے

وصف قد نبی سبب وجد ہو گیا   حوران خلد گاتی ہیں طوبی کے سامنے
جب یا نبی مرا دل محزون مچل گیا   پہونچا دیا مدینے کے صحرا کے سامنے
کیا قافلے رواں ہیں مدینے کو سیکڑون   پیاسے چلے ہیں دوڑ کے دریا کے سامنے

ہاتف نہیں ہے اونکے سوا کوئی دادرس
کر عرض مدعا شہ بطحی کے سامنے

جب صبا بغداد سے بو لیکر آئی غوثؓ کی
مست عالم ہو گیا تاثیر چھائی غوثؓ کی
کوچۂ محبوب میں ہے بیقرارون کا ہجوم
چاہنے والی ہوی ساری خدائی غوثؓ کی
مجھکو اپنے میں نظر آتا ہے جلوہ غوثؓ کا
میری رگ رگ میں ہوئی اچھی سمائی غوثؓ کی
عالم کثرت میں وحدت کا تماشہ ہو گیا
دیدۂ باطن سے دیکھے حق نمائی غوثؓ کی
خُلد سے اور لیں نکلیں گے نہ ہم بغداد سے
دل فگارون کو محبت کھینچ لائی غوثؓ کی
طالب دنیا کوئی ہے طالب عقبی کوئی
زر تونگر کو ملا مجھکو گدائی غوثؓ کی
شمع کے جانب اڑا پروانہ بلبل سوی گل
ہم چلے بغداد کو جب یاد آئی غوثؓ کی
اُن کی حسن پاک کی ہے دونو آنکھونیں جھلک
دل کے آئینہ میں ہے جلوانمائی غوثؓ کی

حل نہیں ہوتی کوئی مشکل تو **ہاتف** کیا کریں
ہو کے ہم بے چین دیتے ہیں دوہائی غوثؒ کی

طالب کو خدا ملا نبیؐ سے
منزل کا پتا لگا علیؓ سے

پایا اوسے راہ بیخودی سے
دیکھا اوسے دل کی آرسی سے

کیا رد و قبول کا تردد
بندہ کو ہے کام بندگی سے

پیدا ہے چمن چمن ترا رنگ
آتی ہے صدا کلی کلی سے

جھکنے لگا آسماں زمیں پر
میلاد شریف کی خوشی سے

افسانۂ دل ہے شور انگیز
کہنے کا نہیں میں ہر کسی سے

پوچھینگے کبھی غریب کا حال
خوش ہوتا ہوں اپنی بیکسی سے

دنیا کی طلب ہے دین کی فکر
گھبراتا ہے دل کشاکشی سے

ہاتف کو دیا نبیؐ نے سب کچھ
محتاج کو مل گیا غنی سے

بے صبر و توان ہیں سر و سامان نہیں رکھتے
بیمار ترے درد کا درمان نہیں رکھتے

ہے سر میں ہوائے چمستانِ مدینہ
دل میں ہوسِ سیرِ گلستان نہیں رکھتے

کیا چاند مدینے کا ہے آنکھون میں سمایا
ہم شوق لقائے مہِ کنعان نہیں رکھتے

بستر رہے اپنا ترے کوچے کی زمیں پر
دل میں ہوسِ تختِ سلیمان نہیں رکھتے

دیکھیں گے سرِ حشر شفاعت کی تجلی

ہم دل میں غم ظلمتِ عصیان نہیں رکھتے
رہنے کا نہیں گر مٹے محشر کا تردد ہو
کیا ہاتھ میں ہم آپ کا دامان نہیں رکھتے
سمجھے ہیں کہیں تم کو تو غیروں سے نہیں کام
ہم دل کے مکان میں کوئی مہمان نہیں رکھتے
برگشتگیٔ دہر کا **ہاتف** کو نہیں غم
وہ اپنے غلامون کو پریشان نہیں رکھتے

پاتے ہیں دل کو عشق پیمبر لئے ہوئے
پھرتے ہیں جام بادۂ کوثر لئے ہوئے
پہنچین گے جاکے کوچۂ شاہ عرب میں ہم
گھر سے چلے ہیں دوش پہ بستر لئے ہوئے
اہل صفا کے دل کے مقابل نہیں ہوا
پھرتا ہے آئینہ کو سکندر لئے ہوئے
معراج میں حضور کا ہے قصد دور کا
رہوار جبرئیل ہیں در پر لئے ہوئے
دھو ڈالے اس کو اشک ندامت تو خوب ہے
کب تک پھرین گناہ کا دفتر لئے ہوئے
قاصد نہ جا سکے گا مدینے کو تیز تر
اوڑ چلے ہے مرے خط کو کبوتر لئے ہوئے
انسان کا کام پیر فلک سے نہ ہو سکا
ٹھرا ہے [illegible] بار عشق برابر لئے ہوئے

ہاتف بھرا ہے سینے میں عشق رسول پاک
پھرتا ہے اپنا مال تونگر لئے ہوئے

یا مصطفیٰ نظر میں ترا حسن پاک ہے
دل سے بلند نعرۂ روحی فداک ہے
مشکل کے راستے میں محمد ہیں اپنے ساتھ
رہزن سے اب تو ڈر ہے نہ دشمن سے باک ہے
دل ہی کو بھیج دین گے حبیب خدا کے پاس
قاصد نہ نامہ بر نہ کبوتر نہ ڈاک ہے
جلوہ دکھا کے قبر میں تسکین دو مجھے
سنتا ہون یہ مکان تو بڑا ہولناک ہے
بے چین راہ میں جو بگولا ہے اوس طرف
شاید ہوا یہ عاشقِ مضطر کے خاک ہے

جلوہ ہے ذاتِ پاک خدائی وجہد کا
واللہ تو ہے پاک تیری اصل پاک ہے
بھیجون اودہر اوسی کو جو کوئی سنا سکے
افسانہ میرے دل کا بہت دردناک ہے
محشر میں دوڑ ساقیٔ کوثر کو دیکھکر
ابدل اگر بھرے ہوئے ساغر کی تاک ہے

نور خدا ہے آنکھوں میں **ہاتف** کی جلوا گر
یا مصطفٰے نظر میں تیرا حسنِ پاک ہے

جلوۂ محبوبِ خدا خوب ہے
وردِ زبان صلِّ علیٰ خوب ہے
آتی ہے کعبے میں مدینے کی بو
کیا دلِ اربابِ صفا خوب ہے
چلتے ہیں خاکِ درِ مصطفےٰ
دردِ محبت کی دوا خوب ہے
وحشتِ دل کھینچ کے لیچل اودہر
دشتِ مدینہ کی ہوا خوب ہے
پاتے ہیں خورشید و قمر روشنی
آپ کے چہرے کی ضیا خوب ہے
کہتے ہیں اس مرگ کو ہم زندگی
ہو جو مدینے میں قضا خوب ہے
دل میں بھرا معنی وحدتکا رنگ
اون کا کرم اونکی عطا خوب ہے
بھول گیا خلد کی رضوان بہار
باغِ مدینے کی فضا خوب ہے

ہاتف اگر اون کی گلی تک چلو
درد کی ہر آن صدا خوب ہے

سوئے مدینہ کوچ ہے اپنا ملکِ دکن سے ہجرت ہے
روٹی وہان کی نعمت ہے اور پانی وہانکا شربت ہے
آنکھون میں نقشہ اون کی گلی کا دہیان اودہر آٹھ پہر
لب پہ نبی کا نام مبارک دل میں نبی کی حسرت ہے
سامنے پاکر میں سگِ جانان اوس سے لپٹ کر کہتا ہون
آمیرے جانی آمیرے پیارے مجھکو تجھی ہی محبت ہے

حشر میں کیا منہ اپنا دکھاؤں میں نے کیا کیا ساتھ جو لاؤں
میری خطا کو حد نہیں تو کیا تیری عطا کو وسعت ہے
دھوم مچی وہ قافلہ نکلا کوچ ہے اپنا جانب بطحی
ہم بھی چلے اے کعبے والو اب تو نبیؐ کی زیارت ہے
ابروئے پُرخم سجدہ کیجے آیت جلوہ رب ہے جلوہ حضرتؐ
بے سایہ ہے آپ کا قامت یکتائی کی دلالت ہے
علم خدا میں پہلے تھے جیسے آج نظر ہم آگئے ویسے
آئینہ لے کر غور سے دیکھا وہی توکل کی صورت ہے
حشر کے دن بن آگئی کیا کیا اہل خطا کا مٹ گیا دھڑکا
سب کے ہیں آگے احمدؐ والا سر پر تاج شفاعت ہے
جانب بطحی جلنے والو **ہاتف** کا سُن لینا حال
اون کی گلی میں کہتے پھرنا درد دل کی حکایت ہے

دل مرا سوئے پیمبر جو کھنچا جاتا ہے
جلوہ کعبے کا مدینے میں نظر آتا ہے
ہے تو ہی مظہر حق جلوۂ انوار قدم
ذرّے ذرّے میں ترا نور نظر آتا ہے
لطف دیتا ہے عجب اہل زیارت کا ہجوم
اوس گلی سے کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے
ہر نمازی کو ہے اللہ و نبی سے قربت
فرض میں لطف تو سُنّت میں مزا آتا ہے
عرش تک روضۂ انور کی جھلک جاتی ہیں
سبز گنبد کی طرف دیکھکے غش آتا ہے
صحن مسجد میں کبھی ہی کبھی منبر کی طرف
دل کبھی باغ میں پھولونکی ہوا کھاتا ہے
جلد لیجائے کوئی ملک عرب میں یارب
دل میرا ہند کے اقلیم سے گھبراتا ہے
جو ملی دل کی تمنا دولت سے ملی
میرے اللہ کا محبوب سخی داتا ہے

یارسول عربی کیجئے رحمت کی نظر

ہاتف زار غریب آپکا کہلاتا ہے

دل خبردار نظر آتا ہے
مست ہشیار نظر آتا ہے

خواب میں روضۂ انور دیکھا
بخت بیدار نظر آتا ہے

رہگیا دل میں محمدؐ کا خیال
گھر میں دلدار نظر آتا ہے

دیکھو محشر میں نبیؐ کو دیکھو
اپنا سردار نظر آتا ہے

مغفرت کہتی ہے میں تیری ہوں
جو گنہگار نظر آتا ہے

یا رسولِ عربی تیرے سوا
کون غمخوار نظر آتا ہے

یا نبیؐ دل ہے تپاں سینے میں
تیرا بیمار نظر آتا ہے

خوب ہے عشق کی داغوں کی بہار
سینہ گلزار نظر آتا ہے

دل کا آئینہ صفا ہے **ہاتف**
روے دلدار نظر آتا ہے

جلوۂ نورِ قدم احمدؐ مکی مدنی
فیض کل عین کرم احمدؐ مکی مدنی

آپ بے مثل ہیں بے مثل ہیں بیمثیل ہیں آپ
حُسن یوسف کی قسم احمدؐ مکی مدنی

چوموں گرد پھروں کعبۂ مقصود سمجھوں
آپ کا نقش قدم احمدؐ مکی مدنی

قبر میں ہنسکے کریں بات نکیریں کیا تجھ
دیکھ لیں آپ کو ہم احمدؐ مکی مدنی

روز محشر کا ہے غم کثرت عصیاں سے ہوں خم
المدد شاہ امم احمدؐ مکی مدنی

سکۂ داغ محبت نے غنی دلکو کیا
کیا کروں دام و درم احمدؐ مکی مدنی

دھوم وہ آپ کے میلاد مبارک کی ہوی
نکلے کعبے سے صنم احمدؐ مکی مدنی

تم سے مکہ کو ضیا تم سے مدینے کو شرف
دو ہیں پُر نور حرم احمدؐ مکی مدنی

اک نظر دیکھئے مجھ **ہاتف** مسکین کیطرف
آپ کا بھرتا ہوں دم احمدِؐ مکی مدنی

عشقِ بطحی دلِ محزون میں نہان رہتا ہے
یا رسولِ عربی وردِ زبان رہتا ہے

رات دن کعبۂ بطحی میں ہے رحمت کا نزول
کوئی رہتا ہے یہان کوئی وہان رہتا ہے

باادب اہلِ فلک جمع ہیں پڑھتے ہیں درود
جس جگہ سرورِ عالم کا بیان رہتا ہے

سالہا سجدہ کنان رہتے ہیں اربابِ نظر
جس زمیں پر ترے قدمو کا نشان رہتا ہے

کیفیت طور کی موسیٰؑ کی زبانی سنئے
ہوش نظارۂ جانان سے کہان رہتا ہے

سُن کے افسانۂ محبوب سنبھل جاتا ہون
قصۂ غیر سے دل کو خفقان رہتا ہے

یا نبیؐ آپ کے شیدا کو نہیں صبر و قرار
اشک آنکھون میں ہے سرگرم فغان رہتا ہے

مل گئی آکے مگر نہرِ مدینہ اس میں
خوب لبریز جو زمزم کا کنوان رہتا ہے

پھر بلا لیجئے ہاتفؔ کو مدینے میں حضور
حیدرآباد میں یہ ہیچمدان رہتا ہے

قایم ہے اگر زور تو پروا نہیں زر کی صدیقؓ ابوبکرؓ میں عثمانؓ غنی میں گنبد کا کلس عرش سے دونا ہے اونچا		حسرت مری دل میں ہے مدینے کے سفر کی حیدرؓ کی ولایت ہے شجاعت ہے عمرؓ کی دستار سنبھلتی نہیں اربابِ نظر کی

رنگین ہیں دل آویز ہیں روضے کے وہ پردے
پھیکی چمنستان میں ہی رنگت گل تر کی
محشر کی تردد سے گنہگار ہیں آزاد
یا رحمت عالم ہے شفاعت تری گھر کی
کثرت میں ہوں وحدت کا سناتا ہوں فسانہ
بیٹھا ہوں کہاں اور ہیں کہتا ہوں کدھر کی
وہ نور کا تن ہے جو بندھا اور نکل آیا
پٹکے سے صفت پوچھے حضرت کی کمر کی
سمجھے جو خدا کو تو حضور آپ سے سمجھے
آپ ہی سے ہوی روشنی اللہ کے گھر کی

محتاج کسی کا نہیں اپنے سوا آپ
ہے عرض یہی **ہاتف** آشفتہ جگر کی

مضمون مدحت شہ دنیا و دین سے ملے
کچھ فکر تھی کہ حضرت روح الامین ملے
رہکر مکان میں سیر کروں لامکاں کی
ایسا کشادہ دیدۂ دل دوربین ملے
یوسف ہو مہمان زلیخا تو مجھکو کیا
جس پر پڑیں دیدے مجھے وہ حسین ملے
اوس وقت نور بار تھا جلوا حضور کا
آدم کو ما و طین میں جو دیکھا نہیں ملے
کہتا ہوں رو کے روضے کے جالی کے متصل
ایسا خدا کرے کہ یہ پردہ نشین ملے
بھوکا ہوں اوسکے وصل کی نعمت کا میں غریب
قالب میں روح آئے جو وہ نازنین ملے
اس آرزو سے پردۂ کعبہ ہے ہاتھ میں
بطحی میں اک طرف مجھے دو گز زمین ملے
اپنا پیام آپ ہی سن لی رہے جناب
روح الامین کو واں پس پردہ تمھین ملے

ہاتف غضب یہی ہے کہ غفلت حجاب ہے
وہم و گمان ہو دور تو نور یقین ملے

ہے یہی عرض مدعا ہر دم خدا کے سامنے
دم نکل جائے در خیر الورے کے سامنے
دیکھتے ہی مجھکو فرمایا کہ ہے صورت سوال
مشکلیں حل ہو گئیں مشکل کشا کے سامنے
حشر میں حضرت نے باندھی ہے شفاعت پر کمر
ہے ہجوم عاصیان خیر الورا کے سامنے
ابتدا میں آپ ہی تھے انتہا میں آپ ہی
ہے دو عالم جلوا آرا مصطفےٰ کے سامنے

زندہ کردیتی ہے دل کو انکے کوچے کی ہوا
لیچلو بیمار کو دار الشفا کے سامنے

صدقے ایسے شخص کے قربان ایسے عکس کے
سامنے انکے خدا ہے جو خدا کے سامنے

شیفتہ حضرتؐ کے تھے اصحاب پاکیزہ گہر
مصطفیٰ کے سامنے تھے یا خدا کے سامنے

اک یہی تدبیر ہے اوڑکر پہونچنے کی اودہر
ناتوانی مجکو تو لیچل ہوا کے سامنے

نعتیۂ دیوان بن جائے عملنامہ میرا
لیکے پہونچوں حشر میں ہاتف خدا کے سامنے

سلام آرزومندان رسول اللہ تک پہونچے
پیام دردِ مہجوران شہِ ذیجاہ تک پہونچے

فرشتے بن کے پروانہ پہونچتے ہین مدینے میں
جو روضے کی جھلک بڑہکر چراغ ماہ تک پہونچے

تڑپتے ہیں دکن میں دولتِ دیدار کے طالب
فقیروں کی صدا بھی آستانِ شاہ تک پہونچے

فلک پر دہوم تھی معراج میں حضرتؐ کے آنیکی
سواری عرش سے جب بڑہ گئی اللہ تک پہونچے

غم دوری سے ہیں رنجور روتے ہیں تڑپتے ہیں
خبر اتنی تو گوشِ دلبرِ دل خواہ تک پہونچے

زمین بطحی کی تا بیت النبیؐ پہونچائے گی آخر
جو حسرت لیکے مشتاقونکو بیت اللہ تک پہونچے

نبیؐ تک جائیں گے ہم آب زمزم سے نہا دہو کر
بہت اچھا ہوا پہلے جو بیت اللہ تک پہونچے

دکھادون گا اسے بھی کچہ مدینے کی فضا ہاتف

اگر جنت سے رضوان بندہ درگاہ تک پہونچے

کھینچ دی تصویر تو نے اے محبت پیر کی
دل میں جلوا پیر کا آنکھوں میں صورت پیر کی
دل کا آئینہ غبار ماسوا سے پاک ہے
خاصیت اکسیر کی رکھتی ہی صحبت پیر کی
پیروی مرشد کی پہونچاتی ہی منزل کیطرف
فرض ہی اہل عقیدت پر اطاعت پیر کی
دل تجلی گاہ عشق پیر کامل ہو گیا
ہیں تونگر ہون مرے گھر میں ہی دولت پیر کی
نعمتِ دارین ہاتھ آتی ہی عشق پیر سے
اوس کو ملتا ہے خدا کی جسنے خدمت پیر کی
میں حیاتِ دل طلب کرتا ہون اپنے پیر سے
مجھپہ ہو جائے نگاہِ چشمِ رحمت پیر کی
اہل دل سب لوٹتے ہیں دیکھکر رنگ بہار
بن کے دُلہن چھپ گئی پھولونمیں نزہت پیر کی
میری آنکھونمین سما جاتا ہے جلوا ذات کا
خواب میں جب دیکھ لیتا ہون میں صورت پیر کی

وقت پر اس کو سنبھا لیجے وہی ہاتف ضرور
جو مری سینے کے اندر ہے امانت پیر کی

ہون غم فرقت سے نالان یا حبیبی سیدی
ہند میں دل ہے پریشان یا حبیبی سیّدی
یا حبیبی سیّدی جلوا دکھا دینا مجھے
نزع کی مشکل ہو آسان یا حبیبی سیّدی
یا حبیبی سیدی مرقد کی تاریکی نہو
دیکھہ لون میں روے تابان یا حبیبی سیدی
یا حبیبی سیدی سر پر ہے بارِ معصیت
خوفِ محشر سے ہون لرزان یا حبیبی سیّدی
یا حبیبی سیّدی پل سے سلامت جاؤنمیں
ہو نہ دل کو خوفِ میزان یا حبیبی سیّدی

یا حبیبی سیدی زیر لوا رکھنا مجھے
ہو میری بخشش کا سامان یا حبیبی سیدی
یا حبیبی سیدی میں خوش رہون فردوس میں
ہو مجھے دیدارِ جانان یا حبیبی سیدی
یا حبیبی سیدی آپہی کا میں بیمار ہون
دو دوائے دردِ پنہان یا حبیبی سیدی
یا حبیبی سیدی دیکھو عنایت سے ادہر
ہے یہی **ہاتف** کا ارمان یا حبیبی سیدی

رہے کعبے کے پروانے ہوئے بطحی کے دیوانے
جہان سے ہم ہین بے گانے نبی جانے خدا جانے
جھلک ہے اونکے روضے کی چراغ طور سے بڑھکر
فرشتے گرد پھرتے ہیں ہمیشہ بن کے پروانے
شجر ہو یا حجر ہو دیکھکر تم کو کیا سجدہ
جہان تمنے قدم رکھا چمن بنتی ہیں ویرانے
خدائی میں جسے دیکھا وہ دم بھرتا ہی حضرت کا
محبت کی تجلی سے بھرے ہیں دل کے کاشانے
مدینے میں درِ سلطان دین تک لیگئی قسمت
جو اپنے کو وہان دیکھا لگے ہم آپ اترانے
مکان میں عبدہٗ ٹھہرے وہی تھے لامکان میں وہ
احد احمد میں پردا میم کا ہر کوئی کیا جانے
بھرے سر میں ہے سودا گیسوئے شبرنگ احمد کا

بنا رکھا ہے وارفتہ دلِ مجنون کو لیلےٰ نے
نہ کیون کر خضرہ کی بات میں ہو بیخودی پیدا
جو راہ مَنْ عَرَفْ سمجھے وہ اپنے رب کو پہچانے
پڑہیں اہل زیارت پیشِ سرکار یں **ہاتف**
قصیدے بن گئے سارے غم فرقت کے افسانے

رب کے پیمبر معراج والے
محبوب داور معراج والے
پہونچے خدا تک پھر آئے ایسے
تھا گرم بستر معراج والے
امت کے حامی امت والے
امت کے یاور معراج والے
تم ہو نظر میں تم ہو جگر میں
تم دل کے اندر معراج والے
شوق مدینہ بے انتہا ہے
بلواؤ در پر معراج والے
پہونچی وہان تم پہونچا نہ کوئی
اللہ اکبر معراج والے
محشر میں پیاسے ہم رہ نہ جائیں
دو جامِ کوثر معراج والے
روشن تمھیں سے سارا جہان ہے
ہو مہر انور معراج والے

دو عشق کے تم **ہاتف** کو دولت
کردو تونگر معراج والے

پلادو ذرا سا مدینے کا پانی
کہ ہے روح افزا مدینے کا پانی
کرم اتنا ہو جائے اے ابر رحمت
ادہر لا کے برسا مدینے کا پانی
دم نزع دو یا ندو ہم کو شربت
پلانا پلانا مدینے کا پانی
اسی آرزو میں ٹپکتے ہیں آنسو
ملے ایک قطرا مدینے کا پانی
ہمارے لئے اوس طرف جانے والو
ذرا لیتے آنا مدینے کا پانی
غشی ہے جو یاد مدینہ میں رویا
چہڑک دو ذرا سا مدینے کا پانی

نہیں نہر جنت کے پانی کی خواہش
ملے اک پیالہ مدینے کا پانی

مدینے کو پھر **ہاتف** زار پہونچے
ملے پھر خدایا مدینے کا پانی

چاک ہے ہجر پیمبر میں گریبان دیکھئے
دیکھئے چل کر مدینے کا بیابان دیکھئے
باغ بطحیٰ کے میری سینے میں خوشبو ہے مدام
گوشۂ دل میں نشانِ کوئی جانان دیکھئے
شربتِ دیدار کب ہوگا مدینے میں نصیب
بیٹھکر کعبے کے اندر فال قرآن دیکھئے
شہر بطحیٰ کی تمنا ہے کسی کے ساتھ ہے
کس طرح ہوگا ادھر چلنے کا سامان دیکھئے
کوچۂ محبوب کا دن رات رہتا ہے خیال
ہر گھڑی پیش نظر ہے باغ رضوان دیکھئے
کثرتِ عصیان سے ہم گھبرا گئے ہیں یا رسول
آئے ہیں سرکار میں با چشم گریان دیکھئے
ہون اسیرِ دام صد آشفتگی لیل و نہار
اک نظر میری طرف سلطان خوبان دیکھئے
یا نبیؐ ہے طالبِ دیدار محتاج کرم
ہے نہان سینے کے اندر داغ ہجران دیکھئے

ہند میں بے چین ہے بطحیٰ کی رکھتا ہے ہوس
ہاتف مجبور کو محبوبِ سبحان دیکھئے

غوثؓ کے چاہنے والون کو خدا ملتا ہے
کوئے جانان کا اسی گھر سے پتا ملتا ہے
میری عرضی شہ بغداد کو پہونچے کیون کر
کوئی ملتا ہے کبوتر نہ ہما ملتا ہے
در تیرا چوم کے کر لیتے ہیں کوچے کا طواف
تیری طاعت میں عبادت کا مزا ملتا ہے
غوثؒ کے وصف میں حل ہوتی ہے مشکل اپنی
سننے والون کو مزا ہمکو صلا ملتا ہے
پا لیا اللہ کو جسنے تمہیں پا لیا یا غوثؒ
رستہ کعبے کو بغداد سے جا ملتا ہے
بیقرارون کا تماشہ ہے تیری کوچے میں
لطف نالون میں تڑپنے میں مزا ملتا ہے
سینہ بغداد ہے دل اوس کے ہی کوچے کی زمیں
بند ہو آنکھ تو محبوبِ خدا ملتا ہے
منہ میں بھرتی ہے شکر اوس لب شیریں کی صفت
پانی پیتا ہون تو شربت کا مزا ملتا ہے

بارگاہ شہِ جیلان میں تو حاضر ہے غریب
دیکھیے **ہاتف** محتاج کو کیا ملتا ہے

وہ رہے خوب مدینے میں جو مہمان رہے
خوش ہوئے روضۂ محبوب کے قربان رہے
ہے فزوں عرش سے گنبد کے کلس کی رفعت
چشمِ بینا سے جو دیکھا کئی حیران رہے
مسجدِ مصطفوی میں ہو رسائی میری
پاس منبر کے رہوں ہاتھ میں قران رہے
آبرو روزِ جزا رہ گئی بے چاروں کی
اپنی امت کے حضور آپ نگہبان رہے
دمبدم نزع کی مشکل میں پکاروں تم کو
پاس تم آؤ تمہارا ہی مجھے دھیان رہے
کر دیا شہرِ مدینے کی ہوس نے بے چین
ہم بہت ہند کی سرحد میں پریشان رہے
دیگا اللہ قیامت میں سواری کو براق
امتِ احمدِ مختار کی پہچان رہے
بے کسی نوحہ گری جامہ دری خشک لبی
میری ہمراہ یہی عشق کا سامان رہے

توشۂ راہ ہے عشقِ نبی کا **ہاتف**
نورِ توحید سے روشن میرا ایمان رہے

یثرب کے طرف اشک بہاتے ہوئے چلئے
اس راہ میں شوق اپنا بڑھاتے ہوئے چلئے
تقدیر سے ہاتھ آئی ہے خاکِ رہِ بطحی
سرمہ ہے یہ آنکھوں میں لگاتے ہوئے چلئے
سودا ہے اگر زلفِ رسولِ عربی کا
دیوانگی کچھ اور بڑھاتے ہوئے چلئے
آتا ہے نظر روضۂ سلطانِ دو عالم
تعظیم سے سر اپنا جھکاتے ہوئے چلئے
گہ لوٹئے گہ تڑپئے رو دیجئے گاہے
اس طرح اودھر دھوم مچاتے ہوئے چلئے
جامِ مئے دیدار سے ہو جائیے مدہوش
اپنے کو محبت میں مٹاتے ہوئے چلئے
ہاتھ آئی ہے اب دولتِ بیدارِ مدینہ
سوتی ہوئی قسمت کو جگاتے ہوئے چلئے
فردوس میں پائیں گے نہ میوہ کہیں ایسا
خرمہ یہ مدینے کا ہے کھاتے ہوئے چلئے

ہاتف ابھی سننے سے تو سیری ہی نہیں ہوتی

کچھ وصف نبی اور سناتے ہوئے چلئے

جو شیدا ہے وہ اور کیا چاہتا ہے
تمہیں دل سے یا مصطفیٰ چاہتا ہے
محمدؐ کے دامن کا سایہ ہے جس پر
کبھی وہ نہ ظلِ ہما چاہتا ہے
ضرور آپ ہیں بیکسوں کے وسیلے
غریب آپکا آسرا چاہتا ہے
گذر ہے دل زار کا مصطفیٰ تک
یہ بیمار اچھا ہوا چاہتا ہے
بنایا دو عالم کا مختار اون کو
محمدؐ کو کیا کیا خدا چاہتا ہے
جو سو دل بھی ہوں تو کروں تم پہ صدقے
یہی جی میرا بارہا چاہتا ہے
بلالو مدینے میں پاس اپنے حضرتؐ
مریض محبت موا چاہتا ہے
تڑپ کر نکالونگا ارمان دل کے
گذر اوس گلی تک ہوا چاہتا ہے
اوسے چاہتا ہے خدا لئے دو عالم
جو دیدار خیر الوریٰ چاہتا ہے
تیرے در پہ جو بیٹھنے کی ہے حسرت
زمانے سے دل اب اُٹھا چاہتا ہے

جھکائے درِ مصطفیٰ پر سر اپنا
یہی **ہاتف** بینوا چاہتا ہے

یا محمدؐ تم سے امید شفاعت ہے مجھے
میں گنہگار ہوں نہیں ہوں خوف قیامت ہے مجھے
لوٹ جاتا ہے مرا دل اس کی فرحت دیکھکر
سرزمین شہر بطحیٰ باغ جنت ہے مجھے
میں پہن کر بیٹھ جاتا ہوں فقیرانہ لباس
کوئے والا کی گدائی پادشاہت ہے مجھے
سر کو رکھ دیتا ہوں اونکے پاؤں پر بے اختیار
رہروان کوئے یثرب سے محبت ہے مجھے
یا نبیؐ میثاق سے کہلا چکا ہوں آپ کا
حاصل اس سرکار عالی میں قیامت ہے مجھے
ای نسیم باغ احمدؐ پاس دم بھر ٹھہر جا
تیرا آجانا مدینے سے غنیمت ہے مجھے
مصطفیٰ کے ذکر میں رہنا ادا کرنا نماز
یہ عبادت ہے مجھے اور وہ اطاعت ہے مجھے

اس وظیفے پر قیامت میں مری ہوگی نجات

اہل بیتِ پاک سے ہاتف محبت ہے مجھے

جو مدینے کی ہیں بازار میں چلتے پھرتے
وہ ہیں فردوس کی گلزار میں چلتے پھرتے

اونکو سیرِ چمنِ خلد کا ارمان نہیں
جو کہ ہیں کوچۂ دلدار میں چلتے پھرتے

ظلِّ طوبیٰ کی ہوس دل کو نہیں ہے شاہا
ہم رہیں سایۂ دیوار میں چلتے پھرتے

چوم لیتے ہیں قدم اونکے فرشتے آکر
لوگ جو ہیں تیری سرکار میں چلتے پھرتے

لائی کعبہ سے مدینے کے طرف بیتابی
یون رہے حسرتِ دیدار میں چلتے پھرتے

کاش کے اوج پر اپنا بھی مقدر ہوتا
کوچۂ احمدِ مختار میں چلتے پھرتے

ہم بھی جنگل میں مدینے کی پھریں خوش ہوکر
جیسے اعرابی ہیں کہسار میں چلتے پھرتے

سامنے اونکو تصور نے رکھا آٹھ پہر
وہ رہے دیدۂ بیدار میں چلتے پھرتے

عشق کی راہ میں ہاتف نہ تھکے اپنے قدم
رہ گئے ہم ہوسِ یار میں چلتے پھرتے

ہون فدائے محمدِ عربی
ہون گدائے محمدِ عربی

کوئی رہتا نہیں میرے دل میں
ماسوائے محمدِ عربی

سرمۂ دیدۂ بصیرت ہے
خاکِ پائے محمدِ عربی

ہو گیا سبز گلشنِ دارین
از برائے محمدِ عربی

بھا گئی ہے خدا کو کیسی کچھ
ہر ادائے محمدِ عربی

رشک افزائی حسنِ یوسف ہی
خوش لقائے محمدِ عربی

کیا قبول جنابِ باری ہے
ہر دعائے محمدِ عربی

عرش سے بڑھ کے اس کا رتبہ ہی
دل ہے جائے محمدِ عربی

عاصیون کی نجات ہی کا تھا
مدعائے محمدِ عربی

دونو عالم پہ پرتو افگن ہے
لطف ہائے محمدِ عربی

چاہئے مجکو اور کیا ہاتف
ہون گدائے محمدؐ عربی

وہی صورت خدا کی ہے جو صورت ہے محمدؐ کی
جو مدحت ہے محمدؐ کی وہ مدحت کبریا کی ہے
وہ ہے اللہ سے واصل وہ ہے ہر بات میں کامل
خدا طالب اوسی کا ہے جو طالب ہے محمدؐ کا
محبت ہے محمدؐ کی میرا دل کیون نہو روشن
خدا کو دید کی مائل خدا کی یاد مین شامل
برابر ظاہر و باطن ہیں اونکا حکم جاری ہے
تصور میں جو بند آنکھیں ہوئیں یثرب نظر آیا

وہی ربوبیت خدا کی ہے جو ربوبیت ہے محمدؐ کی
جو مدحت کبریا کی ہے وہ مدحت ہے محمدؐ کی
وہی اچھا ہے جسکو دل سے چاہت ہے محمدؐ کی
وہی طاعت خدا کی ہے جو طاعت ہے محمدؐ کی
میرا دل کیون نہو روشن محبت ہے محمدؐ کی
خدا کی ذات میں واصل یہ خلقت ہے محمدؐ کی
شریعت ہے محمدؐ کی طریقت ہے محمدؐ کی
تصدق دل سے ہو جاؤن وہ تربت ہے محمدؐ کی

اگر اب کے برس ہاتف میری تقدیر یاور ہے
مدینے کا سفر ہے اور زیارت ہے محمدؐ کی

گذر تا مصطفیٰؐ بودے چہ بودے
حبیبی سیدی خیر الانامی
بجان شوقت بدل عشق تو دارم
میسر آمدے خاک مدینہ
دلم در مشکل عشقش بہ افتاد
رسیدے بانی قرطاس شوقم
علیل عشق را دیدار احمدؐ
ہوائے باغ یثرب بے شمار است
شہنشاہی بملک کبریائی

رسا تقدیر ما بودے چہ بودے
بہ پیشانیت سجدہ ما بودے چہ بودے
بکویت جائے ما بودے چہ بودے
دوائے درد ما بودے چہ بودے
چہ آن مشکل کشا بودے چہ بودے
صبا بودے ہما بودے چہ بودے
دوا بودے شفا بودے چہ بودے
نسیم آن فضا بودے چہ بودے
نگاہت بر گدا بودے چہ بودے

بہ یک جا مسکنم بودے در آنجا
نصیبم رہنما بودے چہ بودے

شہا بسنگر بحال **ہاتف** زار
سر افراز این گدا بودے چہ بودے

ترپ رہا ہون مدینے کی سرزمین کیلئے
ہوس بھری ہے مرے دلمین شاہ دین کیلئے

نبی کا نور تھا اوس وقت جب نہ تھے آدم
ملک زمین پہ نہ آئے تھے ماو طین کیلئے

نجات یون شب معراج عاصیون کو ہوئی
خدا سے مل کے کہا امت حزین کیلئے

یہان جو مہر رسالت کی روشنی دیکھی
فلک کو گردش حسرت رہی زمین کیلئے

سنا تھا حق سے بیان ملاحت رخ پاک
ترپ کے رہ گئے یوسف اسی جبین کیلئے

نشان سجدہ جو پایا نبی کی چوکھٹ کا
تو جبرئیل نے بوسے میری جبین کیلئے

ہوئے ہیں معنی واللیل نظم فدوی سے
حضور آپ کے گیسوئے عنبرین کیلئے

تمھیں سے عقدہ کشائی ہوئی ہے ہر ہر کی
تم اولین کے لئے ہو تم آخرین کیلئے

سنا جو نظم مین وصف محمدی **ہاتف**
فلک سے آرہے ملک میری آفرین کیلئے

میرے سید میرے مولا مرے یثرب والے
دیکھ ادھر بھی کبھی لولاک کے منصب والے

قول اللہ سے بخشایش امت کا لیا
شب معراج محمد تھے عجب ڈھب والے

احمد پاک سے کی دعوت اسلام قبول
سب مسلمان ہوئے کفر کے مذہب والے

گر نبی یاد کرین ہمکو تو کچھ دور نہیں
اپنے مطلب کو پہونچ جاتے ہین مطلب والے

سر کے بل چل کے مدینے میں ہونگا **ہاتف**
در پہ حاضر ہے غلام آپکا یثرب والے

جو مدینے میں رہا اوس کا نصیب اچھا ہے
اس خدائی میں محمد سا حبیب اچھا ہے

امتی پائینگی عصیان کی مرض سے صحت
نسخہ رکھتا ہے شفاعت کا طبیب اچھا ہے

میم احمد کو جدا کرکے احد سمجھا یا
خاص توحید کے مکتب کا ادیب اچھا ہے

آرزو ہے میرا مدفن ہو مدینے کے قریب
سب کہیں اسکا مقدر بھی عجیب اچھا ہے

تیرے دیوانے غضب ہے کہ رہیں تجھ سے دور
اپنا مسکن تیرے روضے کے قریب اچھا ہے

یا نبی جلد طلب کیجئے وہاں **ہاتف** کو
وہیں مٹ جائے جو مرکر بھی غریب اچھا ہے

سہانی جائے کعبہ ہے مدینہ خوب بستی ہے
ادھر خالق پرستی ہے ادھر احمد پرستی ہے

تونگر کردیا ہے دولت عشق پیمبر نے
اسی دولت پہ نازاں ہوں اسی دولت کی مستی ہے

سمائی ہے عجب آنکھوں میں رفعت اونچی چوکھٹ کی
بلندی عرش اعظم کی میری نظروں میں پستی ہے

مدینہ رحمت للعالمین سے رشک جنت ہے
جدھر دیکھو ادھر اللہ کی رحمت برستی ہے

نبی کے واسطے یارب مدینہ ہمکو پہونچا دے
یہ دل اپنا تڑپتا ہے یہ جان اپنی ترستی ہے

بنایا اپنا مستانہ مے عشق پیمبر نے
چمن میں نرگس مخمور کے آنکھوں میں مستی ہے

خریدار مدینہ کب ہوس کرتا ہے جنت کی
گراں قیمت ہے وہ یہ کوڑیوں کے مول سستی ہے

محبت میں نبی کی جیتے جی مرجائے **ہاتف**
جو ہستی نیستی ہو جائے تو پھر عین ہستی ہے

پھر زباں پر وصف شاہ دوسرا آنیکو ہے
آسمانوں سے صدائے مرحبا آنیکو ہے

درد کی میرے مدینے سے دوا آنیکو ہے
روضۂ محبوب کی ٹھنڈی ہوا آنیکو ہے

شور تھا کعبہ میں یہ میلاد کی شب ہر طرف
شر تو مٹ جانیکو ہے خیر الوریٰ آنیکو ہے

مست ہو گی جان مشتاقوں کی اکدن دیکھنا
لیکے بوے مصطفے باد صبا آنیکو ہے

مشکلوں میں پھنس گیا ہوں میں تو اسکا غم نہیں
پھر مری امداد پر مشکل کشا آنیکو ہے

اک نظر سے کیجئے اس گھر کو روشن یا رسول
کون میرے دل میں حضرت کے سوا آنیکو ہے

ق

سب فرشتوں سے کہا جبریل نے معراج میں
اب یہاں اللہ کا اک لاڈلا آنیکو ہے

دست بستہ باادب استادہ ہوں بہر سلام
طالب و مطلوب یکجا ہوں تو اٹھتا ہے حجاب

آج ملنے کو خدا سے مصطفیٰ آنیکو ہے
سامنے حضرت کی بے پردا خدا آنیکو ہے

سرور دین بخشتے ہیں اس قصیدے کا صلہ
ہاتھ میں **ہاتف** کی نقد مدعا آنیکو ہے

یثرب میں جگہ دیجئے جنت ہے تو یہ ہے
یا شاہ دل زار کی حسرت ہے تو یہ ہے

جھک جاتے ہیں سب دیکھ کے ابروئے محمدؐ
عشاق کو محراب عبادت ہے تو یہ ہے

سب بھول گئے چہرۂ یوسف کی صباحت
تیرے رخ زیبا کی ملاحت ہے تو یہ ہے

ہے ذات احد احمد بے میم میں پنہان
اس میم کے پردے کی حقیقت ہے تو یہ ہے

تنہا شب معراج قریب اپنے بلایا
اللہ کو حضرت سے محبت ہے تو یہ ہے

تعریف رخ پاک کی ہے قوت ایمان
ہر دم مجھے قرآن کی تلاوت ہے تو یہ ہے

بس ہے مجھے سلطان رسل **ہاتف** مسکین
دریائے کرم بارش رحمت ہے تو یہ ہے

ختم رسل پر شیدا دل ہے
شہر مدینہ میرا دل ہے

کس کو اپنا حال سناؤں
بے کس ہوں نہیں تنہا دل ہے

کوئی نبی تک پہونچا دینا
یارب مضطر کیا کیا دل ہے

حق کے پیارے دیکھ ادھر بھی
تجھ پر صدقے میرا دل ہے

دیدۂ دل سے تم کو دیکھا
ماشاء اللہ بینا دل ہے

صبر و طاقت عشق کو بخشا
تیرا عاشق دریا دل ہے

خاک لگے جی ملک دکن میں
یثرب میں تو میرا دل ہے

ہاتف دل کے صدقے جاؤ
ختم رسل پر شیدا دل ہے

دل شاغل ذکر مصطفیٰؐ ہے
جان محو حبیب کبریاؐ ہے

ہر پھول میں آپ کی ہے خوشبو
ہر شمع میں آپکی ضیا ہے

اس میم کی کھل گئی حقیقت
احمدؐ میں احد چھپا ہوا ہے

سجدہ کے لئے جھکا ہوں در پر
ہو جائے قبول تو مزا ہے

دل میں ہے رسولؐ کی محبت
دل صورت آئینہ صفا ہے

ہیں دونوں جہاں کے آپ مختار
جو کچھ ہے حضور آپ کا ہے

قاصد تو سنا مجھے وہیں کی
پیارے تیری باتمیں مزا ہے

معراج کی رات آسمان پر
کیا مست درود کی صدا ہے

کہتے ہیں خوشی سے سب فرشتے
یاں آمدِ شاہ انبیا ہے

ناظر ہے خدا نبیؐ ہیں منظور
دیدار کا لطف مل رہا ہے

کوئی نہیں دو جہاں میں اوس کا
ہاتف کو تمھارا آسرا ہے

دل مست مئے ابو العلاؒ ہے
آغا آغاؒ پکارتا ہے

رکھتے نہیں اہل انجمن ہوش
جادو تیری آنکھ میں بھرا ہے

موسیٰ کے لئے تجلئے طور
میرے لئے دل خدا نما ہے

ہم کھوتے ہیں جان عاشقی میں
اس جبر میں کچھ مزا ملا ہے

سینے میں بھری ہے عشق کی آگ
اس آگ میں دل جلا بھنا ہے

جو خود نہ رہا اوسی نے پایا
جیتا ہے وہی جو مر مٹا ہے

بند آنکھیں ہیں دل میں ڈھونڈھتا ہوں
اس گھر میں کوئی چھپا ہوا ہے

مرشد کے بقا کی ہم نے کی سیر
اس شہر کی کیا بھلی ہوا ہے

آغا پہ فدا ہے جان **ہاتف**
دل مست مئے ابو العلاؒ ہے

بہار مدینہ

مخمس نعتیہ

تھا خدا سے شب کو ملنا بچھے عرش پر تھی مسند — وہ براق سجھکے آیا وہ چلے اودہر محمدؐ
یہی کہہ رہے تھے عیسیٰؑ کہ ہے انتظار بیحد — خبرم رسید امشب بر یار خواہی آمد
سر من فدائے راہے کہ سوار خواہی آمد

تیری سات سات پہونچی کیا جسطرف ارادہ — تیری مبتلا ہزاروں تیری شیفتہ زیادہ
کئی حسرتوں کی آنکھیں ہیں ہر طرف کشادہ — ہمہ آہوان صحرا سر خود بکف نہادہ
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

مری ہر گھڑی خبر لی نہ رکھا مجھے پریشان — تیرے میں کرم کے صدقے تیرے لطف کے میں قربان
کہیں مر بھی جاؤں تو کیا نہیں اسکا غم مری جان — کششے کہ عشق دارد نگذاردت بدینسان
بجنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد

تیرا دھیان میرا مونس تیرا عشق میرا ہمدم — دل و جاں ہیں جلوہ آرا تیری آرزو تیرا غم
مجھے اک جھلک دکھا دے ادھر آ کہ جان عالم — بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

تیرے واسطے ہمیشہ رہی ہر طرف تگ و دو — رہی یہی غریب ہاتف کہ اُٹھائے رنج سو سو

ہمہ وقت شمع خوبی اوسے لگ گئی تیری لو   بیک آمدن ربودی دل و دین و صبر خسرو
چہ شود اگر ہمینسان دو سہ بار خواہی آمد

مخمس

میرے دل کا حال کہدو دلربا کے سامنے   ہجر کے صدموں سے رہتے ہیں قضا کے سامنے
بارگاہِ شاہِ دین ہو مجھ گدا کے سامنے   ہے یہ عرض مدعا ہر دم خدا کے سامنے
دم نکل جائے درِ خیر الورا کے سامنے

کر چکا تھا پست دلکو دین و دنیا کا خیال   انکے دام قید سے تا عمر چھٹنا تھا محال
جب میں جا پہونچا او دہر آفت رسیدہ پر ملال   دیکھتے ہی مجکو فرمایا کہ ہے صورت سوال
مشکلیں حل ہو گئیں مشکل کشا کے سامنے

ہائے کیسا بار عصیاں سے جھکا جاتا ہے سر   کوئی محتاج کرم ہے کوئی محتاج نظر
آئیگا اللہ کا دریائے رحمت جوش پر   حشر میں حضرتؐ نے باندھی ہے شفاعت پر کمر
ہے ہجومِ عاصیان خیر الورا کے سامنے

آپ نور حق ہیں سب میں آپ کی ہے روشنی   آپ محبوبِ خدا ہیں آپ نبیوںؑ کے نبی
گر نہوتے آپ تو پیدا نہیں ہوتا کوئی   ابتدا ہیں آپ ہی تھے انتہا ہیں آپ ہی
ہے دو عالم جلوہ آرا مصطفیؐ کے سامنے

دیکھکر مشتاق بطحی کی تڑپ بے انتہا   ہائے کچھ تدبیر بن آئی نہ کچھ سوجھی دوا
عیسئ مریم نے اتنا کانمیں جھک کر کہا   زندہ کر دیتی ہے دل کو اونکے کوچے کی ہوا
لیچلو بیمار کو دار الشفا کے سامنے

جب احد احمدؐ بنا کیا خوب نظارے ہوئے   اپنی صورت آپ ہی دیکھی ہے فرط شوق سے
عشق خود معشوق ہے خود اپنا عاشق دیکھئے   صدقے ایسے شخص کے قربان ایسے عکس کے

سامنے انکے خدا ہی ہیہ خدا کے سامنے

افضل و اعلیٰ ہیں یارانِ شہ جن و بشر   آسمانِ دین کے بھی چار آفتاب آئے نظر
دین کو بخشی ترقی دیکے جان و مال و زر   شیفتہ حضرت کے تھے اصحاب پاکیزہ گہر
مصطفیٰ کے سامنے تھے یا خدا کے سامنے

جانیوالوں کی طرف کرتا ہوں حسرت کی نظر   کس طرح پہونچوں اودہر ہیں بے زری بال و پر
جلوا آرا ہونگا ہونیں درِ خیر البشر   اک یہی تدبیر ہے اوڑ کر پہونچنے کی اودہر
ناتوانی مجکو تو تیچل ہوا کے سامنے

جب میں اوٹھوں قبر سے لب پر ہو وصف مصطفیٰ   مدح خوانیں پکاریں سب مجھے روزِ جزا
آفریں کا شور میرے گرد ہو زیرِ لوا   نعتیہ دیوان بن جائے عمل نامہ مرا
لیکے پہونچوں حشر میں **ماتف** خدا کی سامنے

مستزاد

روشن ہے تیرے نام سے ہر دل کا نگینہ   یا شاہ مدینہ
چہرے کی تجلی سے یہی طور ہے سینہ   یا شاہ مدینہ
شاخ و شجر و گل میں ظہور آپ کا دیکھا   نور آپ کا دیکھا
ہے عطر سے بہتر رخ رنگین کا پسینہ   یا شاہ مدینہ
تاریکیٔ شب جوشش دریا غم طوفان   کیا دل ہی پریشان
گرداب میں آجائے نہ امت کا سفینہ   یا شاہ مدینہ
آنکھوں میں جھلک آپکی محبوب نظر ہے   دل آپکا گھر ہے
سینہ ہے مرا راز محبت کا خزینہ   یا شاہ مدینہ
جالی کے پھریں گرد در پاک پہ جائیں   سر اپنا جھکائیں

قبلہ جو وہاں تم ہو تو کعبہ ہے مدینہ
بطحی کے تصور میں شب و روز ہے مضطر
سیکھا ہے عجب دل نے تڑپنے کا قرینہ
ہو ایک نظر مجھپہ عنایت کی تو بس ہے
ہیں آپکا ہوں **ہاتف** ناچیز کمینہ

یا شاہ مدینہ
قربان ہے تم پر
یا شاہِ مدینہ
پھر دل کی ہوس ہے
یا شاہ مدینہ

ولہ

اے آنکھ تجھے جلوۂ انوار مبارک
پھر خاکِ درِ سیدِ ابرار مبارک
اے سر تجھے سوگند ہے خم ہو تو مزا ہے
ہو تجھکو درِ احمدؐ مختار مبارک
بہہ جاؤ کہیں پھوٹ کے اے پاونکے چھالو
گلزارِ مدینہ کا ہر اک خار مبارک
اس راہ میں بڑھ جا تو کہیں اے میری طاقت
اے پانون تجھے طاقتِ رفتار مبارک
اے میری زبان تجھکو وظیفہ ہو یہی بس
تا زیست تجھے ہو یہی گفتار مبارک
اے اشک لیے خاک پہ گر گر کے گُہر بن
ہو احمدؐ والا سا خریدار مبارک
اے ہاتھ نہ چھوٹے کہیں اوس روضہ کی جالی
پھر کیفیتِ شوقِ دلِ زار مبارک

دیکھی گی وہ روضہ
ہے خوب یہہ سرما
کعبہ یہہ تیرا ہے
کر سجدی پہ سجدہ
ارمان نکالو
کیا لطف ہے آہا
کر میری رفاقت
یثرب کو ہی جانا
نام شہ اقدس
کہدیتا ہون اتنا
یثرب کا ہی گلشن
کیا خوب ہی سودا
ہے نقش جمالی
لپٹونگا میں کیا کیا

پہونچا ہے یہان ای دل مضطر ہی قسمت	ہاتھ آگئی جنت
اب تیرے لئے ہردم و ہر بار مبارک	حضرت کا مدینہ
بیتاب نہو اسقدر ای **ہاتف** نالان	بر آئیں گے ارمان
اب احمدؐ مختار کا دیدار مبارک	چمکا ہے نصیبا

مستزاد

کیا روضۂ محبوب خدا کی ہے صفائی	ہے آئینہ حیران	تصویر بنا ہے
گنبد کے ضیا میں نظر آتی ہے خدائی	یا جلوۂ یزدان	غل صل علی ہے
وہ مسجد پُر نور وہ محراب معلّٰی	وہ منبر انور	وہ فرش مزیّن
وہ صحن دل آرا میں دو عالم کی سمائی	وہ رنگ وہ سامان	دیکھو تو مزا ہے
بند آنکھ ستارون کی ہوئی چرخ برین پر	اور چاند خجل تھا	تھے غش میں فرشتے
تا عرش قنادیلِ حرم کی جھلک آئی	ہو جاؤں میں قربان	کیا اونکی ضیا ہے
معراج کی شب دی دَرِ دولت پہ یہہ آواز	جبرئیل امیں نے	حاضر ہی یہ فدوی
برخیز و شتاب آی و دیدارِ نمائی	مشتاق ہی یزدان	رہوار کھڑا ہے
جب طالب و مطلوب بہم ہو گئے یکجا	تھی راز کی باتیں	کچھ کہہ نہیں سکتے
حضرت جو ملے حق سے تو اُمت کی بن آئی	بخشے گئی عصیان	کیا فکر کی جا ہے
وہ غیرتِ فردوس ہے گلزار مدینہ	باندھا جو تصور	کیا لوٹ گیا جی
رضوان نے کہا میں ہون بہر رنگ فدائی	ہر لحظہ و ہر آن	کیا خوب فضا ہے
سلطان دو عالم کے در پاک پہ جائیں	ہم ملک دکن سے	سب چھوڑکے اکیبار
تا عمر کریں کوچۂ والا کی گدائی	ایخالق سبحان	یہہ اپنی دعا ہے
یہہ **ہاتفِ** مسکین تو نہ تھا اسکا سزاوار	ای سرور عالم	پاس اپنے بلا یا

کیاخوب ملا ہے صلہ مدح سرائی   ہیں آپکے قربان   کیالطف وعطا ہی

ولہ

گر آپ سے یا احمدؐ مختار ملوں گا   دیوانہ بنوں گا
دامن سے لپٹ جاؤنگا قدموں پہ گرونگا   کچھ دل کی کہوں گا
مل جائے اگر شمع شبستان رسالت   مٹ جائیگی حسرت
پروانہ صفت جان کو قربان کروں گا   گرد اونکے پھرونگا
مجکو طپش مہر قیامت کا نہیں غم   نے خوف جہنم
عاصی ہوں فقط دامن احمدؐ میں چھپوں گا   ساتھ اونکے رہونگا
پہونچوں گا اگر کوئی رسول عربی میں   پھر ہو پہری جی ہین
ہو جاؤں گا وہ نقش قدم پھر نہ اٹھونگا   بیٹھا ہی رہونگا
مدحت گر احمدؐ ہے خداوند تعالی   قرآنمین ہر جا
پھر کیا ہے میرا منہ کہ صفت انکی کروں گا   سمجھو مجھے گونگا
ہاتف کی طرح حشر کی میدانمیں جاکے   اللہ کے آگے
اشعار فقط وقت وصف محمدؐ کی پڑہونگا   کچھ مانگ ہی لونگا

مخمس

مدینے کا چمن رہنے کو ہاتھ آئے   نہال آرزو سر سبز ہو جائے
رسول اللہ تک تقدیر پہونچائے   الٰہی غنچۂ امید بکشائے
گلے از روضۂ جاوید بنمائے
مدینہ کو تمنا دل کی پہونچائے   ہمیشہ ہند کے رہنے سے باز آئے

ہم اپنی آرزو کیونکر کہیں ہائے　　الٰہی غنچۂ امید بکشائے
گلے از روضۂ جاوید بنمائے
مدینے سے نجف کی حد نظر آئے　　یہ بیکس پھر شہ بغداد تک آئے
وہان سے کربلا تک کوئی پہونچائے　　الٰہی غنچۂ امید بکشائے
گلے از روضۂ جاوید بنمائے
مدینے ہی کی سرحد میں اجل آئے　　ٹھکانے سے ہماری خاک لگ جائے
سوا تیری تمنا کون بر لائے　　الٰہی غنچۂ امید بکشائے
گلے از روضۂ جاوید بنمائے

فراق نامہ

اے زایران روضۂ مصطفوی وائے گدایان کوئے محمدیؐ وہ کیسا پیارا ایک دن تھا کہ مدینے کی گلیون میں پھر پھر کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے کبھی باب السلام پر سر جھکایا کرتے اور کبھی باب رحمان پر آنسو بہاتے تھے کبھی باب مجیدی پر دھوم مچاتے کبھی باب نسا تک چلے آتے تھے کبھی چاہ کوثر پر پیاس کا بجھانا تھا کبھی صحن مسجد میں لوٹ جانا تھا کبھی گنبد پرنور کو دیکھ کر آنسو بہاتے تھے کبھی مبارک جالی کو چوم کر قربان ہوجاتے تھے ہائے اب وہ دن ہم کو مدینۂ منورہ میں قیامت کا نظر آرہا ہے کہ اس بارگاہ معلےٰ سے جدا ہوتے ہیں بے اختیار روتے ہیں الوداع زبان سے جاری ہے مدینہ طیبہ سے واپس ہونے کی تیاری ہے دوجہان کے سردار سے جدائی ہے ہائے کیا مصیبت کی گھٹا سر پر چھائی ہے محبوب خدا کے درِ دولت پر آتے ہیں کلام فراقیہ سناتے ہین

ہوشیار اے خاطر غم آشنا　　چل رہی ہے گرم فرقت کی ہوا

اب مدینہ سے جدا ہوتا ہے تو
ہے وفور آہ وزاری وا نصیب
تجکو چلنا ہے نبیؐ کے روبرو
پھر دکھا کر اپنی بےتابی تمام
الفراق اے پردۂ قبر نبیؐ
الفراق اے قبلۂ عالی گہر
الفراق اے رحمۃؐ للعالمین
الفراق اے احمدؐ عالی تبار
کیا کہیں ہم یا محمدؐ مصطفےٰ
آپ کی دہلیز تک ہم آئے تھے
دل کی دل میں رہ گئی ارمان سب
المدد اے انبیا کے پیشوا
المدد اے گلشن عظمت کے گل
اپنے در تک پھر بلا لینا مجھے
آپ کی بندہ نوازی پر ہے ناز
پھر مدینے میں بُلا کر یا رسول
میں دکن میں اب تو رہنے کا نہیں
زر سے مطلب ہے نہ دولت سے غرض
میرا ہر ایک دوست میرے اقربا
حصر ہے تیری عنایت پر تمام
ہے نمونہ حشر کا فرقت تیری
پھر کہاں پائے گا اس گلشن کی بو
ہے نہایت بے قراری وا نصیب
رو یہاں تک اشک سے کرلے وضو
عرض کر چلا کے فرقت کے کلام
الفراق اے متصل کی روشنی
الفراق اے کعبۂ جن و بشر
الفراق اے رونق بزم یقین
الفراق اے رحمت پروردگار
چھوٹتی ہے آپ کی دولت سرا
حسرتیں ساتھ اپنے کیا کیا لائے تھے
ساتھ اپنے لے چلے سامان سب
المدد اے حامئ روز جزا
المدد اے رہنمائے جزو کل
پھر مدینے میں جگہ دینا مجھے
پھر مجھے نعمت سے کرنا سرفراز
میرے دامن میں بھرو مقصد کے پھول
مجکو تھوڑی سی جگہ دیدو نہیں
ہے فقط تیری محبت سے غرض
دیکھ لیں آکر تری دولت سرا
سب نکل آتے ہیں مشتاقوں کے کام
کیا کہوں کیسا تڑپ جاتا ہے جی

ہو گئی طاقت غم دوری سے طاق
الفراق اے مسجد ذی احترام
آہ اے محرابِ اعلی الفراق
الفراق اے چاہ کوثر الفراق
الفراق اے خوشنما صحن حرم
الفراق اے باب رحمان الفراق
ہائے اے باب مجیدی ونسا
ہے قیامت فرقت باب السلام
اے قنادیل مدینہ الفراق
الفراق اے کوچۂ سلطان دین
سایۂ دیوار یثرب الفراق
الفراق اے گرد راہ مصطفی
اے سگِ کوئی شفیع المذنبین
تیرا مسکن ہے مدینہ کی گلی
ساکنانِ شہر بطحی الفراق
الفراق اے صبح وشام شہر پاک
ہنستے اے تھے چلے روتے ہوئے
کیا کرین مجبور ہین تقدیر سے
یاد جب فرمائینگے سلطان دین
پھر یہان ہم سر سے چلتے آئینگے
حسرت دل ہو نہین سکتی رقم
الفراق الفراق الفراق
الفراق اے منبر عالی مقام
الفراق اے فرش زیبا الفراق
الفراق اے باغ خوشتر الفراق
الفراق اے رونق باغ ارم
الفراق اے فضل یزدان الفراق
تم سے ہوتے ہیں جُدا او احترام
ہائے چھوٹا ہم سے یہہ عالی مقام
رشکِ شمع طور سینا الفراق
الفراق اے رشک فردوس برین
رونق بازار یثرب الفراق
کی نہ تو نے چند دن آنکھوں مین جا
تری رتبے کے برابر ہم نہین
ہم بُرے ہین تری قسمت ہی بھلی
مردمانِ شہر بطحی الفراق
الفراق اے ہر مقام شہر پاک
آنسوون سے اپنا منہ دہوتی ہوئی
کام بن سکتا نہین تدبیر سے
پھر نظر آئیگی یثرب کی زمین
اون کے کوچے مین کہین رہجائینگے
یہہ وہ دفتر ہے کہ عاجز ہے قلم

ہاتف اب کرتی نہیں حسرت کی بات
خواجہ عالم پہ پڑھتے ہین صلات

مسدس

پھر بہار آئی ہی پھر ہے مجھے آشفتہ سری   پھر مدینہ کی ہوا دل میں بھری سر میں بھری
پھر کرون ہند سے عزم سفر شہر نبیؐ   پھر وہی در ہو محمدؐ کا مرا سر ہو وہی
سچ میں کہتا ہون قسم کھا کے خدا کے گھر کی   حج ادا ہوتے ہی پھر کعبہ مین لگتا نہیں جی
کیسا کر دیتی ہے بیچین مدینے کی خوشی   سر کے بل چلتے ہین اور منہ سے نکلتا ہے یہی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسم کعبہ میں مگر جان مدینے کی طرف   بات کرتے ہیں یہان دہیان مدینے کی طرف
دل کے بر آتے ہین ارمان مدینے کی طرف   نقد دل کیجیے قربان مدینے کی طرف
ہے عجب رنگ کا سامان مدینے کی طرف   چلیے پڑھتے ہوے قرآن مدینے کی طرف
کیا مدینے کے ہیں مہمان مدینے کی طرف   یہ لیون دیر ہے ہر اک آن مدینے کی طرف
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پھر وہی منزل ظاہر نظر آجائے مجھے   پھر اُسی فاطمہ وادی میں خدا لائے مجھے
قافلہ سرحد اسفان میں پہونچائے مجھے   پھر قدیمہ کو مین دیکھون کوئی دکھلائے مجھے
آون رابغ کی طرف دل میرا ترپا ہے مجھے   وان کی منزل میں ہٹر نیکو ملے جائے مجھے
گم وہ ہستی سے رہون پھر نکوی پاے مجھے   بیخودی میں بھی الٰہی یہی یاد آئے مجھے
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

راہ مستورہ کی پھر ریت پہ تڑپے دلِ زار   بیر شیخ آئے نظر دیکھون ادہر کے اشجار
بیر حسان سے پھر خلص میں ہوجائے گزار   آپ کی راہ میں جان اپنی کرون چلکے نثار
دیکھتا جاؤن ہر اک دشت مدینہ کی بہار   کبھی پیدل میں رہون اور کبھی اشتر پہ سوار
متصل شہر مدینہ کی ہو دل کو قرار   یہی بیساختہ خوش ہو کے پکارون ہربار

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دور سے دیکھکے وہ روضۂ سلطانِ ہدا   گر پڑون شوق سے سجدے مین سمجھکر کعبا
نہ ہو کثرتِ شادی سے مجھے ہوش ذرا   کبھی تڑپون کبھی لوٹون کبھی ہوجاؤن فدا
سامنے بابِ مدینہ کے جو پہونچائے خدا   بیخودی کا رہے یہ حال کہ ہوجائے مزا
پھر کوئی دم میں چمک جائے مقدر میرا   آستانِ شہ والا پہ کرون چل کے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دیکھکر بابِ سلام آہ بہت زار رہون   بابِ رحمان پہ رحمت کا طلبگار رہون
رات بھر بابِ مجیدی پہ میں بیدار رہون   آؤن پھر بابِ نسا تک تو دل افگار رہون
چاہِ کوثر پہ کھڑا تشنۂ دیدار رہون   صحن مسجد مین تڑپتا ہوا ہر بار رہون
بادۂ عشق سے بیخود رہون سرشار رہون   یہی کہتا ہوا مین حاضر سر دربار رہون

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کبھی رو رو کے کرون دل کی حقیقت کو بیان   کبھی ہنس ہنس کے رہون بخت رسا پر نازان
کبھی خاموش رہون مین کبھی با شور و فغان   کبھی دیوانہ بنون اور کبھی بیتاب و توان

سر کرون خم طرف روضۂ سلطان جہان — دل میں ہو یاد نبی صلّ علی ورد زبان
رو کے اظہار کرون حالت درد پنہان — پھر یہی شعر پڑہون پیش حبیب سبحان

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

خواجۂ ہر دو سرا قبلۂ جان بندہ نواز — میرے سینہ کو منور کرے اللہ کا راز
لحظہ لحظہ ہو ترقی پہ میرا عجز و نیاز — دمبدم تار نفس ہی سے بجے جسم کا ساز
عاشقانہ ہی پڑہون میں دم آخر بھی نماز — بند آنکھیں ہیں اور دل میں رہے سوز و گداز
تیرا چہرا نظر آئے مجھے اے شاہ حجاز — میرے ہر رگ سے پھڑک کر یہی نکلے آواز

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مجھ گنہگار سے ہو عرض تمنا کیون کر — میں نہایت ہون شکستہ دل و آشفتہ جگر
میرا حامی ہی جہانمیں نہ کوئی ہے یاور — جاؤن اب چھوڑ کے دہلیز مبارک کو کدہر
یا نبی قبلۂ حاجات حبیب داور — کیجے مجھ ہاتف مسکیں کی غریبی پہ نظر
آپ کے دہیان میں دن رات ہون با دیدۂ تر — یہی رہتا ہے مجھے ورد زبان آٹھ پہر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مخمس بر اشعار جامی علیہ الرحمہ

سنائیں کس کو اپنا قصۂ غم — نہ مونس ہے نہ یاور ہے نہ ہمدم
نہایت دور ہیں سرکار سے ہم — ز مہجوری برآمد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

بچرخ اعتلا مہر مبینی   شہا تو خضر خضر راہ دینی
گہے دل دادگان را نیز بینی   نہ آخر رحمۃ للعالمینی
ز مہجوران چرا غافل نشینی

عجب ہے نالۂ دل درد انگیز   عجب ہے قصۂ غم حسرت انگیز
عجب ہے اگ میری شوق کی تیز   زخاک اے لالۂ سیراب برخیز
چو نرگس خواب چنداز خواب برخیز

کہون کیا آپ کو دل کی زبانی   چلا بڑھتا ہوا درد نہانی
مئے دیدار سے ہو کامرانی   برون آور سر از برد یمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

لحد میں ہوگا تاریکی کا سامان   رہیں گے بیکس و مجبور و حیران
مدد اے آفتاب چرخ احسان   شب اندوہ ما را روز گردان
ز رویت روز ما فیروز گردان

مرا نامہ ہے کیا حسرت شمامہ   کہ مضمون جس میں یہ لکھتا ہے خامہ
تری کملی ہے گو ایک نور نامہ   ز تن در پوش عنبر بوئے جامہ
بسر بربند کافوری عمامہ

جو پابوسی کا ہمکو ہے تیقن   تیری دُہن ہے تیری دُہن ہی تیری دُہن
ہماری التجا اک روز تو سن   ادیم طایفی نعلین پا کن
شراک از رشتۂ جانہائے ما کن

بہ ضبط اضطراب شوق تا چند   کہ جان آنکھون مین آئی لگی سوگند
تیرے دیدار کے ہین آرزومند   جہانے دیدہ کردہ فرش راہند
چہ فرش اقبال پابوس تو خواہند

بزخمم مرہمی ای فی کرم نہ مراد ورا ز نشان درد و غم نہ
نہ داغ فرقت خود بر دلم نہ ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ
بہ فرق خاک رہ بوستان قدم نہ
خبر لیجے مدد کیجے خدا را کہ ہر جائے یہ ہاتف بسر وپا
کرو کچہ دستگیری اوسکی شاہا بدہ دستے ز پا افتادگان را
بکن دلدارئے دل دادگان را

مخمس بر غزل داغ صاحب

فرماؤ نگاہِ لطف کبھی سلطان الہند غریب نواز بنجائے جہاں میں بات مری سلطان الہند غریب نواز
فریاد سنو مجہ بیکس کی سلطان الہند غریب نواز یا خواجہ معین الدین چشتی سلطان الہند غریب نواز
یا واقفِ راز خفی و جلی سلطان الہند غریب نواز

زندانِ الم کا ہوں قیدی بیچین ہے دل بیتاب ہے جی دنیا بھی جگہہ ہے عبرت کی بیکس کا نہیں ساتھی کوئی
جو درد و مصیبت میں گذری کیا عرض کروں وای جی کی فریاد تمہیں سے ہے میری تکلیف سہی کیسی کیسی
ہو داد طلب کی دادرسی سلطان الہند غریب نواز

ای عشق غضب ڈھایا تو نے ہر بار نیا اک رنج دیا آرام و شکیب و تاب و تواں سب لوٹ کے بیساماں کیا
وہ لطف نہیں وہ بات نہیں گر یوں ہی جیا کیا خاک جیا منہ عیش و طرب نے پھیر لیا دن رات کی غم نے گھیر لیا
سب دور ہوں میرے رنج دلی سلطان الہند غریب نواز

آباد رہے ویرانۂ عشق ہوں قیس سا میں دیوانۂ عشق مشہور رہوں مستانۂ عشق مشرب ہو مرا رندانۂ عشق
یہ تن ہو مرا کاشانۂ عشق اور جانِ حزیں پروانۂ عشق سینہ ہو مرا خمخانۂ عشق ہو اور جگر پیمانۂ عشق
ای عاشق راز خدا و نبی سلطان الہند غریب نواز

گردش نے فلک کے شام و سحر ہیہات کیا پامال ستم اس چار جہت میں کوئی نہیں مونس یاور حامی ہمدم

نکلی نہ کبھی حسرتِ دل کی ہون آہ بلب با دیدۂ نم
لائی ہے مجھے امید کرم اس خاک کی اور اس در کی قسم
آیا ہون پئے حاجت طلبی سلطان الہند غریب نواز

محبوبِ زمن مطلوبِ زمان دلدادۂ حق محو یزدان
مختارِ جہان سرتاج شہان روشن ہے تمہیں سے کون و مکان
عظمت سے تمہاری ہون حیران کچھ وصف کرون وہ منہ و زبان کہان
کیا میری زبان کیا میرا بیان مین ہیچمدان تم پر قربان
کہتے ہیں فلک پر تمکو سبھی سلطان الہند غریب نواز

ہو جلد علاج دردِ درون ناصورِ جگر تا چند سہے
مشکل مین پھنسے آفت میں پڑے تکلیف اُٹھائے رنج سہے
ہاتف کی طرح اس کوچہ مین بستر کو لگا بیٹھ رہے
یہ داغ کہانتک رنج سہے تمسے نہ کہے تو کس سے کہے
تم آلِ نبیؐ اولادِ علیؑ سلطان الہند غریب نواز

سفر نامہ حرمین شریفین

میرے اللہ تیرے فضل کے ہو جاؤن نثار
حامیٔ وقت ہے تو اور مُمد ہر کار

ہے تیرا لطف زیادہ تیری رحمت ہے وسیع
تو مددگار زمانے کا ہے سب کا مختار

تیری درگاہ سے محروم نہیں ہے کوئی
فرقِ عالم پہ ترا ابر کرم گوہر بار

آبرو حشر کے میدان میں میری رکھ لینا
میں بھی ناچیز گنہگار ہون تو ہے غفار

اک زمانہ میرا دشمن ہو تو پروا کیا ہے
میرے اللہ کبھی مجھ سے نہو تو بیزار

تو بجز اپنے کبھی غیر کا محتاج نہ رکھ
ظل اکرام میرے سر پہ رہے لیل و نہار

گل مقصد سے خدایا میرا دامن بھر دے
آرزو کے چمنستان مین ہو رحمت کی بہار

پھر میری روح کو کہدے کہ پکارے لبیک
پھر میسر مجھے کعبہ کا سفر ہو اکبار

پھر ہو شاداب میرا نخل تمنائے دلی
پھر مدینہ کے چمن کی نظر آجائے بہار

پھر درِ دولت سلطانِ زمن تک پہونچون
پھر مجھے اونکی گلی میں نہ رہے صبر و قرار

دل کا ارمان مدینے میں نکل جائے کہین
سر بسجدہ درِ احمدؐ پہ رہون لیل و نہار

مجھ گنہگار کی تقدیر نہ کیون کر چمکے
دیکھنا تھا مجھے کعبہ مین خدا کا دربار
سفر ملک عرب تھا مری قسمت مین لکھا
صدقے اوس راہ کے اور اپنی مقدر کے نثار
ایک ہزار و سہ صد و سہ مین سفر مینے کیا
دولت حج سے سرافراز ہوا مین ایکبار
منزل و راہ کا کچھ حال قلمبند کیا
تا اوسے پڑھ کے رہے مست ہمیشہ دل زار
حاجیون کو بھی مزا ملک عرب کا یاد آئے
شوق سے اور ہو بے چین دل عاشق زار

کیفیت کرایۂ جہاز شہر بمبئی سے جدہ شریف تک

ہے دخانی بھی جہاز ایسا کہ دن رات یوہین
خود ہی چلتا ہے نہیں اس کو ہوا سے سروکار
شوق سے دیتا ہی رہنے کو کرایہ ہر ایک
بیٹھنے کے لئے خود اوس کے ہین درجے دو چار
پہلے چھتری کا کرایہ ہے یہی تخمینا
یعنی پینتیس روپے ہوتے ہیں فی کس درکار
عورتین رہ نہیں سکتی ہین وہان گوشہ نشین
جائیے بے پردہ ہے بجھ خیمہ ہے اک سایہ دار
اوس کے نیچے ہے ڈبوسہ بھی مثال حجرہ
آدمی رہتے ہیں ایک ایک ڈبوسے مین چار
کثرتِ خلق پہ پڑھتا ہے کرایہ اس کا
یعنی فی کس کبھی ہوجاتا ہے نود کا شمار
سامنے اس کے ہے دالان کہین جس کو سلون
وانکے رہنے کو تو چالیس روپئے تک ہی مدار
اوس کے نیچے کا جو درجہ ہے وہی ہے تو تنگ
اوس میں ایک ایک کو ہی بیس روپئے تک درکار
اپنا اسباب بہت چین سے رکھ سکتے ہین
پہلے ہوجائین اگر مرکب آبی پہ سوار
جبکہ منزل پہ پہونچ جائین تو ہوشیاری سے
سب کے آخر مین اوترنے کا رہے قصد ایکبار

کیفیت دریا

کس قدر وسعتِ دریا ہے کہ ماشاءاللہ
حضرتِ قادرِ بیچون کی ہے قدرت اظہار
جوش پر شورش و امواج سے ہین صاحبدل
واہ لہراتی ہے کیا اونکی طبیعت ہر بار

مچھلیان ادس مین ہین اقسام کی کیا قابل دید
جانور بھی نظر آتے ہین صغار اور کبار
مرکب آبی کے چلنے مین جو اک تیزی ہے
گرم ہو جاتا ہے پانی تو بیجہ ہوتے ہین فرار
شب کو دریا مین اگر زور سے چپتر مارین
دیر تک اوس کی چمک ہوتی ہے سبکو اظہار
راستہ مرکب آبی کا نظر آتا ہے
صاف دو کوس تک اوس بحر مین روشن بسیار
نیلگون آب ہے جس جاکہ ہے گہرا دریا
اور کنارے پہ تو ہے خاک کی رنگت اظہار
جوش ہر موسم برسات مین ہے دریا کو
مرکب آبی کو اوس سے حرکت ہے بسیار
شہر بمبئی سے لنگر جب اوٹھا دیتے ہین
بعد چھ روز کے ہوتا ہے سقوطر مین گذار
پھر وہ دریا ہے کہ امواج ہین سیدھی اولٹی
مرکب آبی بھی ہٹ جاتا ہے پیچھے سو بار
شورش و جوشش و طوفان بھی ہے اس دریا کو
اس کے ہر موج بلندی مین مثال کہسار
ڈوب جانے کا نہیں مرکب آبی کو خطر
مدد حضرت معبود ہے ہردم ہربار

کیفیت شہر عدن

گر کے طے بحر سقوطر کو گر چوتھے روز
فضل یزدانی سے پھر شہر عدن تک ہی گذار
جبکہ پڑہ جاتا ہے لنگر تو خوشی ہوتی ہے
کشتیان لیکے پہونچتے ہین سب اہل بازار
دال گھی دودہ دہی مرچ برنج آٹا تیل
خرمہ و موز سفرجل شکر و نان و انار
گر کوئی چاہے کہ مین شہر عدن مین پہونچون
حکم کپتان سے ہو جاتا ہے کشتی پہ سوار
ہے عدن قبضۂ انگریز مین اک مدت سے
تین فرسنگ کنارے سے میان کہسار
گاڑیان ملتی ہین جانیکو یہان سے وان تک
تیز گھوڑون کے عوض اونکے ہین چالاک حمار
سنگ بستہ ہے عمارات وہان کی ساری
راہ بھی صاف ہے آباد کئے ہین بازار
سب وہان اہل عرب اور زبان بھی عربی
ہند کے لوگ بھی موجود ہین وان لیل و نہار
وان ہے اک گنبد پر نور جناب عیدروس
آپ سید ہین کرامات ہین اون کے بسیار

متصل گنبد انور کے ہے مسجد عمدہ
اک کنواں اوس کے عقب میں ہے کرامت آثار
شک نہیں دافع امراض ہے پانی اوس کا
لوگ جاجا کے نہاتے ہیں ہمیشہ ہر بار
جابجا شہر میں موجود ہیں قہوہ خانے
اور سبیلیں بھی ہیں پانی کی مصفا بسیار

کیفیت قرنطینہ معروف بہ کامران

راہ وو دن کی عدن سے ہے قرنطینہ کی
حکم حاکم سے ہی ہر مرکب آبی کا گذار
کامران نام ہے اوس جائیکا اوس میدانکا
چھوڑتے ہین بہ تفاریق کئے سلسلہ وار
یعنی حجاج ہر اک مرکب آبی کے الگ
جھونپڑون مین رہین جائین نہ کہیں وہ زنہار
بخت وپز کے لئے دیدیتے ہیں لکڑی پانی
آب وہ شور کہ انسان کو پینا دشوار
دس روپئے لیتے ہیں ہر ایک سے نو دن کیلیے
ہوتے ہین روز نہم مرکب آبی پہ سوار
یوہیں حجاج سے کرتے ہین زر نقد وصول
چھوڑ دیتے ہیں جو مسکین ہیں نہایت نادار
کامران سے بھی کئی لوگ بصد شوق و ولا
ہوتے ہیں محرم درگاہ خدائے غفار
باندھ لیتے ہیں جو احرام تو مستانہ صفت
کرتے ہین نعرۂ لبیک ادب سے ہر بار

کیفیت راہ دریائے کامران تا جدہ شریف

رستہ جدہ اقدس کا قرنطینے سے
خاص دو روز کا دریا ہے یہ از روئے شمار
ہے پہاڑ ایک یلملم کا نہان دریا مین
وان پر احرام سے حجاج ہین شادان بسیار
راہ مین حد سکندر بھی نظر آتی ہے
درمیان سے ہے گذر بحر مین دو ہین کہسار
جبل طیر بھی دریا مین نہان ہے لیکن
اوس جگہ اوڑتے ہین طائر کہ نہین جنکا شمار
اور ہے سات پہاڑون کا بھی اک زنجیرہ
دور سے وہ بھی نظر آتا ہے دریا کے کنار
سات دروازے ہین دریامیں قریب جدہ
اور تفاریق سے دو طرفہ بس ایک ایک مینار

درمیان سے گذر مرکب آبی ہے مدام
ہوشیاری سے کہ پانی مین ہیں پنہان کہسار

کیفیت شہر جدہ شریف

جس گھڑی جدہ اقدس میں پہونچتا ہے جہاز
کشتیان لیکے وہان آتے ہیں سب کارگذار

لب دریا ہے بلند ایک مکان اور وسیع
فی لشر لیتے ہی دو تین روپے تک سرکار

اوس کے دروازے پہ حاضر ہیں معلّم سارے
یہی کہتے ہین معلم کا کرو نام اظہار

یعنے ہے آپ کا اب کون معلم کہئے
تا وہ ہمراہ رہے پھر ہو شریک ہر کار

کعبۃ اللہ کو ہوتے ہین روانہ جب لوگ
اون کو ہشیاری سے کر دیتے ہین اونٹوں پہ سوار

جدہ پاک کے اوسجائے ہین دو دروازے
ایک سے ہوتا ہے حجاج کا اوسوقت گذار

دوسرے در سے تو اسباب لئے جاتے ہیں
تا کہ محصول کی ہر چیز کو دیکھیں اکبار

پاس جس شخص کے محصول کا سامان ہے اگر
اوس کو تدبیر سے کرتا ہے نہان آخر کار

قہوہ خانون ہین اوترتے ہیں ہزارون حاجی
فی لشر قرش ہے اکدن کے کرایہ کا شمار

جدہ پاک بھی کیا شہر ہے فرحت افزا
سیکڑون جس ہین دوکانین ہیں کئی ہیں بازار

مسجدین صاف و مصفا و دل آویز تمام
پنج وقتہ ہے عجب گرم خدا کا دربار

قافلے کعبہ کے جانے کو جو ہوتے ہیں بہم
شکدف اور چھتریان ملتی ہیں میان بازار

مول لے لیتے ہیں حجاج سواری کیلئے
دس روپیہ قیمت شکدف ہی تو چھتری کی چار

دو لشر چین سے شکدف ہیں تو رہ سکتے ہیں
ہائے چھتری ہین تکالیف کے پیدا آثار

اونٹ کے ہوتے ہیں جدہ سات روپے کعبہ تک
قافلہ ہوتا ہے پھر وان سے روانہ اکبار

کیفیت راہ جدہ و حدّہ متبرکہ تا کعبۃ اللہ شریف

جدہ و کعبہ کے اک بیچ میں حدہ ہے مقام
آئے تھے خامس وہین تک شہ فرخندہ تبار

قہوہ خانے ہین کئے جدہ سے تابیت اللہ
راہ مین ترک کی ہے فوج نہایت جرار

خوف چورون کا کم و بیش رہا کرتا ہے
لوٹ لیتے ہین مگر شب کو جو غافل ہے قطار

قافلہ جا کے پہونچتا ہے اگر جدے مین
جھونپڑے رہنے کو موجود ہیں بے حد و شمار

فی بشتر ہوتا ہے یک قرش کرایہ اوس کا
پانی اور لکڑیان ملتی ہین وہان بے تکرار

راستہ یان سے وہان تک ہے فقط ریگستان
اور اطراف بہت مد نظر ہین کہسار

حرم پاک کی جب حد نظر آجاتی ہے
کیا خوشی ہوتی ہے وہ دیکھ کے دو چا مینار

حاجیون کا زرہ شوق صدائے لبیک
یعنے حاضر ہیں گنہگار ترے یا غفار

کیسا بے ساختہ آتا ہے خوشی کا رونا
شوق کہتا ہے کہ چل دیکھ خدا کا دربار

حسرتین کہتی ہین پر ہون تو ابھی اوڑ کے چلین
کعبۃ اللہ کا ہو جلد میسر دیدار

باب مکہ پہ جو حجاج پہونچ جاتے ہیں
کچھ عجب فرحت تازہ ہے دلونسے اظہار

والی ملک دکن کے ہین مکانات کئے
جس میں تکلیف نہیں اور ہے راحت بسیار

جابجا چند بنائے ہین مسافر خانے
باعث راحت عالم ہے وہان کی سرکار

کیفیت طواف کعبہ مقدس

لوگ سب اپنے ٹھکانون پہ اوتر جاتے ہین
پھر نہا دہو کے بصد ولولہ ہو کر تیار

حرم پاک ہین اگر پئے طوف کعبہ
ہوتے ہین حاضر دربار خدائے غفار

بعد اشواط صفا مروہ کو رخ کرتے ہین
دوڑتے پھرتے ہین پڑھتے ہین دعائین ہر بار

فاصلہ دونون مین البتہ قدم چھہ سو ہے
اور صفا مروہ کے دو طرفہ بڑا ہے بازار

کیفیت حرم و کعبۃ اللہ شریف

باب کعبہ کے مقابل ہے کنوان زمزم کا
اور ہے ممبر پر نور شریعت آثار

اس کے نزدیک آب ہے اور مقام ابراہیم
جس کے اطراف مین مرمر کی ہے جالی دیوار
چار مذہب کے مصلے پئے تسبیح و نماز
خوش نما چار طرف کعبہ کے باشان و وقار
گرد کعبہ کے عجب فرش ہے مرمر کا سفید
لوگ اشواط مین پھرتے ہیں لوسی پر ہر بار
متصل کعبہ کے ہے جائے حطیم پر نور
وعظ کرتے تھے جہان دونون جہان کی سرکار
وہ بھی ہے طوف مین شامل کہ مبارک ہی مقام
وان دعا ہوتی ہے مقبولِ خدائے غفار
نصب دیوار ہیں کعبہ کے ہے مابین حطیم
ایک سونے کا ہے پرنالہ بصد شان و وقار
حرم پاک مین حجاج کے پینے کے لئے
آب زمزم کی سبیلین ہیں بہ جا بسیار
کعبۃ اللہ کے پردے سے لپٹتے ہین لوگ
اور کرتے ہیں دعائیں بجند ائے غفار
نور ہی نور برستا ہے خدا کا شب و روز
کیا جلال اور یہ کیا شان بھرا ہے دربار
نصب دیوار مین کعبے کے ہے سنگ اسود
بوسے لیتے ہیں عجب شوق سے سب لیل و نہار
کعبۃ اللہ کے دروازے سے تا اسود پاک
ملتزم حد ہے کہ مقبول دعا ہو ہر بار
صحن کعبہ مین دو عالم کی سمائی دیکھی
جمع حجاج ہین ایسے کہ نہین جن کا شمار

کیفیت شہر مکہ معظمہ و نرخ غلہ

کثرت خلق سے معمور ہے شہر مکہ
سات اقلیم کے عالم کا ہے اوس جائے گذار
ہندی و مغربی شامی و باشندۂ مصر
زنگی و طوسی و رومی و حلبی و بلغار
شہر موصوف میں غلہ کی گرانی دیکھی
گھی ہے اک سیر سے کم اور برنج چار آثار
میوے پر ذائقہ ارزان ہین نہایت اوسجا
مول لے لے کے سبھی کھاتے ہین انگور و انار
نان پزکی ہین دکانین بھی بہت سی موجود
کھانا ہر قسم کا رہتا ہے ہمیشہ تیار
ہے صفا مروہ کے دو طرفہ دکانین خوش وضع
ہاتھ آتا ہے وہ اسباب جو ہو گا درکار
حرم کعبہ پر نوسے کے چالیس ہین در
انہین ابواب سے حجاج کا ہوتا ہے گذار

حرم پاک کے ہے گرد مکانات بلند   گرم رہتے ہین شب و روز اودہر کے بازار
ترک کی فوج حراست کے لئے ہے موجود   شہر موصوف کے گو چار طرف ہین کہسار

کیفیت عرفات شریف و منا و مزلفہ

ساتھوین آٹھوین تاریخ سے ذیحجہ کے   عرفات آکے وہ میدان مین کرتے ہین گزار
جمع ہوجاتی ہین تاریخ نہم کو سب خلق   خیمے میدان مین ایسے کہ نہین جنکا شمار
کوہ پر وہان کی بھی مسجد ہے سہانی پرنور   اور میدان ہے وسعت مین بھی چرخ دوار
اوس زمین کو یہہ شرف حضرت حق نے بخشا   کوئی آجائے جو تاریخ نہم کو ایکبار
حج ادا ہوگیا اوس کا وہ ہوا مقبل رب   بن گیا حاجئے درگاہ خدائے غفار
عصر کے وقت پڑہا کرتا ہے خطبہ قاضی   کوہ پر وان کے جو مسجد ہے بصد عز و وقار
حج ادا ہوتے ہی کیا دلکو خوشی ہوتی ہے   اور وہ بادۂ لبیک سے ہر اک سرشار
سر کھلے اور وہ باندہے ہوے احرام تمام   اور وہ سجدۂ شکرانۂ حق سو سو بار
پھر سر شام اوٹھاتے ہیں وہان سے خیمہ   شوق مین کعبہ کے پھر ہوتے ہین اونٹونپہ سوار
مزلفہ راہ میں ہے ایک مقام اقدس   وان ٹھرتے تھے رسول عربی شاہ وقار
سنت پاک ادا کرنے کو حجاج تمام   سب ٹھہر جاتے ہین اک شوق سے گھنٹے دو چار
سنگریزے پڑے ابلیس لعین مردود   اوس جگہہ چنتے ہین اکیس عدد کا ہے شمار
تینون دن رہتے ہین سب آکے منا مین حجاج   تینون شیطانون پہ پھر پڑتی ہے کنکرون کی مار
ہر طرف ہوتی ہے قربانی کی پھر کیا دہوم   بکرے دنبے شتر ایسے کہ نہین جن کا شمار
فک احرام بھی کرتے ہین منہڈا کر سر کو   گرد پھر آئے ہین کعبہ کے جو ہو ہو کے سوار
پھر منا سے طرف کعبہ چلے آتے ہین   تیسرے روز مسرت سے صغار اور کبار
بعد اشواط صفا مروہ کو بھی دوڑتے ہین   فک احرام سے ہر نفس فراغت اظہار

لوگ سب جاتے ہین سر آنکھون سے عمرہ لانے
تین فرسنگ ہے مکہ سے وہ مسجد بوقار
کوئی تو اونٹ کی رکھتا ہے سواری اپنی
شوق کیساتھ کوئی تیز گدہے پہ ہے سوار
جاکے مسجد مین ادا کرتے ہین دو دو رکعت
ہو کے محرم پلٹ آتے ہین ادب سے ایکبار
شوط کے بعد صفا مروہ سے فرصت پاکر
فک احرام پہ ہو جاتے ہین حاجی تیار
چند دن کعبہ اعلی مین شرف پاتے ہین
پھر مدینے کے لئے ہوتے ہین بے صبر و قرار

تعریف اشتران ملک عرب

جانور کوئی نہین اونٹ سا دنیا مین کوئی
صابر و شاکر درگاہ خدائے غفار
پیٹھ پر بوجھ ہے دن رات چلا جاتا ہے
دانے پانی کی بہی خواہش نہین رکھتا بسیار
کم سخن ایسا کہ چلائے نہ کچھ دہوم کرے
کم خوراک ایسا کہ کھاتا ہے تمر دو آثار
گر کہین راہ مین پانی نہ ملے چھ دن تک
کبھی کم طاقت و کم زور نہوگا زنہار
سختیان سہنے مین فولاد کا رکھتا ہے جگر
بار برداری حجاج مین ہے لیل و نہار
شب کو چلنے مین قدم تیز رہا کرتا ہے
ریت کے فرش پہ ہے کبک دری کی رفتار

حالات رحمت آیات منازل شہر مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفا

منزل اول ظاہر المعروف شہدا

مکہ و عمرہ کے مابین ہے میدان وسیع
نام ظاہر ہے عجب شان ہے اوسکی اظہار
پست و بالا ہے زمین ریت کا ہے فرش سفید
غیرت طور پر از نور دو طرفہ کہسار
صاف و شفاف و منور ہے زمین ظاہر
اوس جگہ ہو نہین سکتا ہے درختونکا گزار

ہے کنوان ایک پُر از آب با وسط شیرین خرمہ اور دودھ دہی کا بھی لگا ہے بازار
ڈر سے چورون کی نہ نیند آئی تو یہ بھید کھلا سب رہین یادِ رسولِ عربی مین بیدار
واہ کیا راہِ مدینہ ہے مبارک پُر نور ہر قدم پر نظر آتی ہے حقیقت کی بہار
لوٹتے جائیے اس خاکِ یثرب پر سر کے بل چلیے مٹا لیجیے حسرت ایکبار

منزلِ دوم فاطمہؓ وادی

فاطمہؓ وادی پُرنور ہے منزلِ دوم خاص ظاہر ہے وہان تک ہین نہایت کہسار
ہے کہین نخلِ مغیلان تو کہین کاہ نمود رات شگفتہ دُف پہ ہر کہ رہروِ یثرب بیدار
فاطمہؓ وادی مین اک نہر ہے پانی کی بڑی گوشت اور خرمہ و تربوز کا اک ہے بازار
باغ سرسبز کھجور کے نظر آتے ہین دور و نزدیک سے دل سبکا لُبھاتی ہے بہار
دل یہ کہتا ہے کہ مین خوب لپٹکر رولون راہِ یثرب کی نظر آنے لگے ہین اشجار
جان کہتی ہے کہ یہ وقت نہین ملنے کا دیکھ لو مین بھی اب اس راہ مین ہوتی ہون نثار

منزلِ سوم اسفان

فاطمہؓ وادی سے اسفان مین کرتے ہین مقام راستے مین نظر آتے ہین بہت سے کہسار
سر بلند ایسے کہ تا عرش ہے جن کی چوٹی چرخ دوار کو کیونکر نہ ہے رشک ہزار
یہ درختانِ مغیلان سے پتا ہمکو ملا احمدؐ پاک کے دشمن کو ہین تیز اونکے خار
تربز اور خرمے کا بازار بھی ہے گرم وہان گوشت بھی ملتا ہے گر ہوے کسی کو درکار
دو کنوین ہین پئے ہر قافلۂ اہل وداد آب شیرین سے ہین سیراب صغار اور کبار
بیر تُف ایک کنوان ہے کہ اوسی کا پانی پہلے تھا شور کہ دریا کا بھی پانی ہو نثار
اس طرف سے جو ہوا سرورِ عالم کا گذر رونق افروز ہوئی پاس کنوین کے اکبار

کچہ لعاب دہن پاک جو ڈالا اوس مین
شربت قند بنا آب وہ فوراً اکبار
معجزہ اپنا یہہ کفار پر اظہار کیا
ہے ابھی تک وہی شیرین کہ شکر کیجیے نثار
یاالٰہی یہہ دعا ہو میری اسوقت قبول
از پئے احمد مختار شہ عز و وقار
سب محب میرے ادہر آکے پئین یہہ پانی
اور میرا بہی طفیل اونکے یہان تک ہو گزار

منزل چہارم قدیمہ

قافلہ بڑہتا ہے اسفان سے آگے جدم
ایک فرسنگ کے ہین فاصلے سے دو کہسار
راستہ تنگ ہے ہر جا ہے بلندی پستی
آگے بڑہتے ہے اوسپر وہی دو اونٹونکی قطار
سنگریزون کا زمین پہ ہے سبہ فرش تمام
اور اوس راہ مین پتہرونکی دو طرفہ دیوار
متصل کوہ کے دیوار بہی اک گچ کی ہے
دور سے قلعہ کے ہین نظر سب آثار
گہانس ہے اور درختان مغیلان بہی ہین
جابجا نہر بہی جاری ہے میان کہسار
ہین قدیمہ مین کئے چاہ پُر از آب شور
وہ بہی پاتی ہین بہر مشک جو دین پیسے چار
شور کیونکر ہو اوس جاہئے کا پانی سارا
متصل اوس کے نظر آتا ہے دریا کا کنار
لکڑیان گوشت ہی اور سب ہین پسندیدہ کہجور
ایک میدان مین کہا گرم ہے انکا بازار
پُر مزہ ہین وہ کہجورین کہ خدا کی قدرت
منہ مین آتے ہی اوتر جائین شکم مین اکبار
ہے یہہ ارزانی کہ چہ پیسے کو ایک ہی رطل
اس کے کہانے مین ضرر ہو نہین سکتا زنہار
راہ یثرب مین کہان اہل محبت کو ضرور
ہین نگہبان رسول عربی شاہ وقار
ہم بہی کہائینگے اگر پہر کبہی چمکیگا نصیب
یاالٰہی وہ کہجورین ہون وہی ہو بازار

منزل پنجم رابق

صورت آئینہ ہے راستہ رابق کا صفا
کئی فرسنگ نظر آتا ہے دریا کا کنار

اور میدان ہے اوس راہ میں کچھ ایسا وسیع
وسعتِ خاطر عشاق محبت آثار

ہے کھجورون کی درختون کا بنا فاصلے سے
متصل راہ کے ہے گھاتس ہین اور یسار

خوب آباد ہے رابق بعنایات کریم
ہین مکانات کئی پختہ ہے بستی کی حصار

ترکوں کی فوج حراست کیلئے ہے موجود
اور ہر چیز مہیا ہے میان بازار

اوس جگھہ شور ہے ایک ایک کنوین کا پانی
وہ بھی ملتا ہے بھر مشک جو دین پیسے چار

راستے چار ہین رابق سے مدینہ کیطرف
فرعی و شعبی و شرقی کا کرین پہلے شمار

صاف و بیخوف ہے سلطانی بھی راہ چارم
قافلے سیکڑون جاتے ہین اودہر سے ہر بار

کیفیت اس کی مفصل ہین بیان کرتا ہون
تھا اسی راہ سے مجہ **ہاتف** بے کس کا گزار

یاخدا پھر میری قسمت کا ستارہ چمکے
سر کے بل جاؤن مدینے کو ادہر سے سو بار

منزل ششم مستورہ

راہ میدان کی رابق سے ہے تا مستورہ
ریت کا فرش ہے مفقود ہے نام کہسار

خرمہ و ماہی و تربز بھی لیا کرتے ہین
جبکہ منزل پہ پہونچتے ہین صغار اور کبار

سنگ بستہ ہے کنوان اوس کا ہے میٹھا پانی
کیفیت بخش دل عاشق بے صبر و قرار

ہو گزر میرے احبا کا وہان تک یا رب
دیکھ لین چل کے کہین منزل ششم کی بہار

منزل ہفتم بیر شیخ

ساتوین منزل پر نور کا میدان وسیع
صاف ہے رشک وہ وسعتِ چرخ دوّار

چند جا راہ ہین دو طرفہ بعید و نزدیک
دل لبھاتی ہے درختان مغیلان کی بہار

بیر شیخ آکے پہونچتے ہین جو سب اہل ولا
دل سے ہو جاتے ہین اس منزل ہفتم کی نثار

دو کنوین پختہ ہین پانی ہے باوسط شیرین
مول لیکر اوسی پیتے ہین صغار اور کبار

ایسے میدان مین باز رہین ہے کوئی
سب سے بیخوف ہین عشاق رسولِ عربی

ہیمہ سوختنی تک نہیں ملتی زنہار
سہل ہے ولولۂ شوق مین کار دشوار

منزل ہشتم بیر حُسّانی

بیر حُسّانی کی ہے راہ عجب دل آویز
قافلے جا کے اوترتے ہین اوسے منزل پر
ہیمۂ و خرمہ و تربز ہو کہ ترکاری ہو
طے ہوی آٹھوین منزل تو ہوا شوق فزون

صاف ہے صورت آئینہ کہ روئے دلدار
آب شیرین کی وہان صاف کنوئین ہین دو چار
گرم ہے ایکطرف اس کا نہایت بازار
دل کو عشاق مدینہ کے نہین صبر و قرار

منزل نہم خلص

بیر حُسّان سے تا خلص ہے رستہ ایسا
وہ بلندی کہ فلک گردش حسرت مین رہے
درمیان اوس کے پڑے قافلۂ اہل ولا
راہ مین ملتے ہین دو چار کنوین پانی کے
متصل خلص کے ہے کوہ پہ اونٹون کا گزر
منزل خلص مین ہر چیز کو پایا موجود
اس نوین منزل اقدس مین خوشی ہوتی ہے

صورت زلف ہے پیچیدہ دو طرفہ کہسار
نردمان عرش کی از بہر ملائک ہر بار
راہ پیچیدہ ھی کیا صورتِ زلفِ دلدار
گھانس موجود ہے اونٹون کیلئے بھی بسیار
تنگئ راہ سے وان جاتی ہے ایک ایک قطار
گرم رہتا ہے پڑے قافلہ وان کا بازار
یعنی اب جلد مدینے مین ہمارا ہے گذار

منزل یازدہم مدینہ منورہ

منزل آر سے یثرب ہے مقام مقصود
راہ کہسار کی مابین ہے گو پست و بلند

یہہ وہ گلشن ہے کہ قربان ہے جنت کی بہار
کثرت شوق سے طے ہوتی ہے با لطف ہزار

یہہ وہ ہے راہ کہ سر اپنا جھکاتے چلئے
شوق یہہ کہتا ہے پر ہون تو ابھی اوڑ کے چلین
دل یہہ کہتا ہے کہ گھر ہوگا ہمارا روشن
جان کہتی ہے کہ ایسے تو نہ تھے میرے نصیب
آنکھ کی یہہ ہے اشارت کہ بڑھا میرا نور
ہے زبان کو بھی گفتار کہ چلئے نہ خموش
پانچ چھہ کوس پہ یثرب کے ہے اک کوہ بلند
گنبد روضۂ پر نور رسول عربی
جب نگاہون مین سماتا ہے تو اللہ اللہ
کود پڑتے ہین سبھی چھوڑ کے شکدف اپنے
پھر تو ہر ایک کو آتا ہے خوشی کا رونا
گنبد روضۂ اقدس پہ نظر کرتے ہین
اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من
بیخودی رہتی ہے وہ فرط خوشی سے ہردم
متصل شہر مدینہ کے پہونچتے ہین جو سب
در و دیوار پہ یثرب کے جو پڑتی ہے نظر
پوچھے کوئی دل زائر سے مذاق قربت
چار دیواریٔ گلزار مدینہ کے قریب
شہر اقدس مین پہونچنے کی خوشی کیا کہئے
کاش اوسوقت ملاقات ہو رضوان سے مجھے
پھولتا ہے چمن خلد پہ کیون اے رضوان

کعبۂ مقصد دارین کا ہوگا دیدار
سرحد یثرب و بطحی مین کہیں ہوئے گزار
نور قندیل مدینہ کا یہان ہوگا گزار
مین یہان اور یہہ گلزار مدینہ کی بہار
لو ابھی روضۂ پرنور کا ہوگا دیدار
راہ محمود مین ہو صل علی کی تکرار
قافلہ اوس کے بلندی سے جو کرتا ہے گزار
شافع روز جزا مظہر ذات غفار
دل سے ہے صل علی صل علی سو سو بار
جائے تعظیم و ادب جان کے ہوتی ہین نثار
اشک بن بن کے گہر گرتے ہین دامن مین ہزار
کثرت شوق مین یہہ ہوتے ہی ایکبار پکار
دل من داند و من دانم و داند دل زار
کہ خیال اپنا بھی ہوجاتا ہے سب کو دشوار
سامنے آنکھون کے پھر جاتی ہے جنت کی بہار
عالم اوسوقت کا کیونکر ہو قلم سے اظہار
دیدۂ طالب دیدار سے لطف دیدار
آ پہونچتے ہین سر آنکھون سے صغار اور کبار
یہہ کرم اپنے نبی ص کا ہے تو لطف غفار
باب یثرب پہ کھڑا ہو کے کرون یہہ گفتار
دیکھ پہلے میری آنکھون سے مدینہ کی بہار

خلد کے قصر سے بڑھکر ہین مکانات اس کے
دیکھ پر نور ہے کیا کیا در و بام دیوار
چل خدائی کا دکھاتا ہون تماشہ تجھکو
برسر روضۂ پر نور حبیب غفار
مر بھی جاؤن تو کہین روح کا مسکن ہوگا
میری تسلیم ہے جنت کو نیرے سو سو بار
شہر اقدس ہین ہین رہنے کو مکانات کئی
قافلہ والون کا ہوتا ہے اوسی جائے قرار
زیب تن کرتے ہین سب اپنا نہا دہو کے لباس
ہوتے ہین حاضر دربار حبیب غفار
یا نبی دل سے نکلتا ہے زبانون سے درود
سر سے چلتے ہوی آتے ہین صغار اور کبار
سر جھکا لیتے ہین اسواسطے سب اہل ولا
داخل کعبۂ مقصود ہوے شکر ہزار
مسجد مصطفوی ہین جو قدم رکھتے ہین
فرط شادی سے نہین پہولے سماتے ایکبار
پہلے پڑہتے ہین بڑے شوق سے دو دو رکعت
اور کرتے ہین ادا سجدۂ شکر غفار
باادب سامنے معلم کے برائے تسلیم
ہوتے ہین حاضر دربار شہنشاہ وقار

ناقۂ نبوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاج سر نطق نثار کریں ہم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
دل میں جو وحدت کا مزا خاص ہے
زیب رقم سورۂ اخلاص ہے
سچی عبادت کا وہ مقصود ہے
عبد ہین ہم اور وہ معبود ہے
ہو جو کسی کو نظر آگہی
دیکھئے جس جائے وہی ہو وہی

اوس نے ہمین خاک سے پیدا کیا
خاک سے پھر نور ہویدا کیا
نور وہ کیا احمدؐ مرسل کی ذات
لاکھ درود اور کرورون صلوات
بندہ یہہ کونین مین ممتاز ہے
قدرتِ خلّاق کو بھی ناز ہے
عشق حقیقی کا یہ مطلوب ہے
خالقِ عالم کا یہ محبوب ہے
خلق ہوئی اس کے لئے خلق سب
عالم اسباب کا ہے یہ سبب
مثل سے ہے پاک محمدؐ کی ذات
احمدؐ بے میم ہے احمدؐ کی ذات
چاہیئے ہر بار نبیؐ پر درود
بھیجتا ہے خالق اکبر درود
جزو ہین اسلام کے سب لا کلام
آل پر اصحاب پر اوس کے سلام

مناجات

تجھ سے نہین چاہتا کچھ اے رحیم
ہان شرفِ عشقِ رسولؐ کریم
کچھ نہ ملے عشق کی دولت ملے
خواجۂ عالم کی محبّت ملے
زیست مین ہر سانس سے آئے صدا
جان رسولِ عربی پر فدا
دم بھی جو نکلے تو یہی دم بھرون
نزع مین بھی کلمہ نبیؐ کا پڑھون
سٹکے ہون نقشِ قدم زائران
خاک ہون خاکِ درِ شاہِ زمان
قبر مین احباب رکھین جب مجھے
یاد نہ آئے کوی مطلب مجھے
کہدون یہ بخوف نکیرین سے
عشق ہے مجکو شہؐ کونین سے
اور نہ کچھ اس کے سوا پوچھنا
عاشقون سے غیر کو کیا پوچھنا
حشر مین پوچھے جو گنا ہون کو تو
کہدون گنہگار ہون مین مو بمو
ہوش مگر کچھ نہ سر و پا کا تھا
بندۂ والۂ شہِ والا کا تھا
اس سے زیادہ نہین فرزانگی
عفو کے قابل ہے یہ دیوانگی

تیرا کرم جب یہ سنے میری عرض بخشنا ہو جائے مجھے اوس پہ فرض
پر میں رہوں وہاں بھی محمدؐ کے ساتھ خلد میں داخل ہوں تو احمدؐ کے ساتھ

آغاز احوال

غور سے اب ایک حکایت سنو راوی صادق سے روایت سنو
عشق محمدؐ کی حکایت ہے یہ دل ہو تو دلچسپ روایت ہے یہ
احمدؐ مختار شہ انبیا رکھتے تھے تشریف ایک جا
پاس رسول عربیؐ کے تمام جمع تھے اصحاب ذوی الاحترام
آپ جو تھے شمع وہ پروانہ تھے زلف و خط و خال کے دیوانہ تھے
آئینۂ رخ پہ تھا حیران کوئی زلف پریشان سے پریشان کوئی
خال منور پہ جو غش تھا بلال ابروے پرخم پہ تصدق ہلال
چشم کے پردے سے عیان نور حق بینیٔ پرنور سے دل مہ کا شق
رنگ سے ہوتے تھے شگفتہ چمن کھلتے تھے سو باغ بوقت سخن
تکتے تھے دندان کو جو دُرِّ عدن ہونٹوں پہ خون ہوتے تھے لعل مین
ہاتوں پہ سو جان سے کرم تھا فدا مردمک چشم جہان نقش پا
تھا جو لباس عربی زیب تن جامہ شفاعت کا وہ تھا بے سخن
اتنے مین موجود ہوا اک عرب پیش شہ احمدؐ عالی نسب
لایا تھا اک اونٹ شکیل و جمیل وضع مین انداز مین تھا بے عدیل
شکل و شمایل مین جو وہ تھا پری چال مین رفتار مین کبک دری
قد کی بلندی تھی عجب دلپسند سرو گلستان ارم سے بلند
صندلی رنگت وہ خجل جس سے زر دیکھو تو کافور ہین درد سر

چشم پہ مفتون تھے غزالانِ چین
غنچۂ نشگفتہ تھا اوس کا دہن
جی کو جو وہ جورلقا بھا گیا
ہوگیا ایکبار پسند نبیؐ
حضرتِ فاروقؓ خجستہ اساس
دیکے زرِ نقد خرید اوسے
دیکھ کے خوشنود ہوئے مصطفیٰؐ
کہتے تھے اصحاب یہی بار بار
جاگ اوٹھے اونٹ کی اک شب نصیب
دیکھ کے حضرت کے مبارک قدم
قبلۂ کونین سلامٌ علیک
صاحب معراج سلامٌ علیک
مخزنِ اخلاق سلامٌ علیک
سیّد ابرار سلامٌ علیک
رہبر ہر جن بشر آپ ہین
آپ ہین محبوب خدا یا رسولؐ
آپ ہین زیبایش ہر جزو و کل
سنکے کلام اوس کا رسول خداؐ
پہلے تھا کس شخص کی خدمت مین تو
پایا محمدؐ کو جو پرسان حال
قصہ یہہ نادر ہے مرا یا رسولؐ
چھپتی تھی حسن سے چشم حسین
اس لئے ظاہر مین وہ تھا کم سخن
صاحب لولاکؐ کا دل آ گیا
آپ نے اوس اونٹ کی تعریف کی
آئے پس اوس اونٹ کے مالک کے پاس
لائے حضور شہ والا اوسے
ڈیوڑہی کے سامنے بندہوا دیا
فخر ہے تھامین جو ہم اس کی مہار
آئے کہین سید والا قریب
بھرنے لگا ناقہ عقیدت کے دم
کعبۂ دارین سلامٌ علیک
خلق کے سرتاج سلامٌ علیک
معدنِ اشفاق سلامٌ علیک
احمدؐ مختار سلامٌ علیک
چرخ رسالت کے قمر آپ ہین
آپ ہین شاہ دوسرا یا رسولؐ
آپ ہین گلزار نبوت کے گل
کہنے لگے کیفیت اپنی سنا
رہتا تھا آفت مین کہ راحت مین تو
کھولدئے اشتر نے زبان مقال
آپسے پوشیدہ ہی کیا یا رسولؐ

میرا جو مالک تھا غضب ناک تھا
اوس کے ستم سے مین جگر چاک تھا

رہتا تھا ہر روز غضب ہی سے کام
مشتہر اسواسطے اغضب تھا نام

کافر و بدکیش و ستمگار تھا
فاسق و فاجر تھا زیانکار تھا

جب متحمل نہ ستم کا ہوا
چھوڑ کے گھر عازم صحرا ہوا

پھونچا جو اک دشتِ خطرناک مین
بات یہ آئی دل صد چاک مین

عمر یہین اپنی بسر کیجیے
دامن صحرا مین گذر کیجیے

تھا جو بیابان وہ درندونکا گھر
کانپتا تھا خوف سے میرا جگر

اتنے مین شیر آئے وہان بے شمار
گھیر لیا سب نے مجھے ایک بار

سر میرے قدمونپہ جھکانے لگے
پھر یہی آپس مین جتانے لگے

اس کو خبردار اذیت نہ دو
اپنا یہہ مہمان ہے خاطر کرو

دین کے سردار کا مرکب ہے یہہ
احمد مختار کا مرکب ہے یہہ

سید والا کی سواری ہے یہ
رشک وہ بادِ بہاری ہے یہ

نورِ خدا کا محمل ہے یہ
دل مین رکھو آرزوے دل ہے یہ

سن کے یہ شیرونکی زبانی نوید
ہوگئی تقدیر سے جنگل مین عید

پھر تو ادا سجدۂ شکرانہ تھا
نام محمد کا مین دیوانہ تھا

ہجر مین مشکل سے کٹی زندگی
شکر ہے حاصل ہوی امید گی

لائی یہان میری تمنا مجھے
مل گیا کیا راکب اعلیٰ مجھے

کیجیے للہ مجھے بہرہ مند
آپ کی خدمت مین رہون سربلند

سن کے کلام اُس کے خدا کے حبیب
کہنے لگے ای شتر خوش نصیب

دل تیری تقریر سے خوشنود ہے
خوش ہو کہ دارین مین مسعود ہے

تیرا ہر اک طور پسند آگیا
نام ترا آج سے غضبا رکھا

اور جو ہو دل کی تیرے آرزو
تیری بر آئے گی مراد دلی
سن کے کہا اُس نے کہ یا مصطفیٰ
خلد مین لیجائے جو قسمت مجھے
مجھکو وہان بھول نجائین حضور
عرض ہے اک اور بھی اب یا رسولؐ
کوئی نہ اسوار ہو حضرت کے بعد
مجھکو ہے بے آپکے جینا محال
اُس نے جو اظہار کیا مدعا
ناقہ سے حضرت نے جو وعدہ کیا
وعدہ وفائی کی گھڑی آگئی
کوچ کا جب آیا زمانہ قریب
بڑھنے لگا یاس کی صورت مرض
فاطمہؓ زہرا کو بلا کر کہا
خاص یہ ناقہ ہے مرا ای بتولؓ
ہوگا میرے بعد یہ خستہ جگر
ہونے نہ پائے کوئی اِس پر سوار
کہتے ہین جس روز حبیب خدا
چھوڑ کے یہ عالم ناپائدار
مہر نبوت کا نہان ہوگیا
اہل مدینہ کا ہوا دل ملول
مجھسے گر اسوقت بیان صاف ہو
پائے کا افضالِ خدا سے سبھی
ہے دلِ محزون کا یہی مدعا
وہان بھی ملے آپ کی خدمت مجھے
اپنی سواری ہی مین لائین حضور
قصدِ جنان کیجئے جب یارسولؐ
بار ہے یہ آپ کی رحلت کے بعد
صدمۂ فرقت سے رہونگا نڈھال
خواجہ عالم نے پزیرا کیا
ہائے ستم وقت وہی آگیا
حشر نمائی کی گھڑی آگئی
ہوگئے بیمار خدا کے حبیب
زیست سے امید اُٹھی الغرض
وہیان مین اس بات کو رکھنا ذرا
اس کی اذیت سے مین ہونگا ملول
دانے کی اور چارے کی رکھنا خبر
بعد مرے اس کو سواری ہے بار
جانب فردوس ہوئے رہگرا
آئے سوئے گلشن دار القرار
آنکھون مین تاریک جہان ہوگیا
شور تھا گھر گھر کہ سدہارے رسولؐ

جب نہ رہے احمدؐ عالی مقام ہوگیا سنسان مدینہ تمام
آگ سی بھڑکی ہوی سینے مین تھی ایک قیامت سی مدینے مین تھی
ورد کے دریا مین عجب جوش تھا ہوش جسے تھا وہی بے ہوش تھا
کوئی بنا رنج سے گھٹ کر ہلال کوئی ہوا تیغ الم سے نڈھال
غم سے تھی گھٹ گھٹ یہ حالت تباہ کہتے تھے اللہ نکلتی تھی آہ
کوئی یہ کہتا تھا کہان ہین رسولؐ کوئی غزل پڑھکے یہ ہوتا ملول

غزل

رفت کجا احمدؐ مختارِ من سیدِ من قافلہ سالارِ من
در نظرم ہر دو جہان تیرہ گشت شد چو نہان مہر پر انوارِ من
نالہ و افغان نعمت میکنم آہ ازین گرمئے بازارِ من
داغ بدل گشت چو لالہ مرا ہان نظر جانب گلزارِ من
بے تو دمے جان نگرفتہ قرار دل بر من نیست چو دلدارِ من
نام محمدؐ بزبانم بود ہست شب و روز ہمین کارِ من

قصۂ شبہائے فراقش مپرس
ہاتف ازین دیدۂ بیدارِ من

وہ شتر خستہ و آشفتہ دل صدمۂ جانکاہ سے تھا مضمحل
لب پہ اگر آہ تو دل بے قرار اشک روان چشم سے بے اختیار
آب و علف چھوڑ دیا درد سے آٹھ پہر کام دمِ سرد سے
خاک پہ بسمل سا تپان تھا کبھی اور کبھی وردِ زبان یا نبیؐ
درد فراق نبویؐ تھا فزون بہنے لگا چشم سے دل ہوکے خون

بنت رسولؐ عربی ایک شب
دیکھتی کیا ہین کہ بہت زار ہے
سر کو پٹکتا ہے زمین پر کبھی
آب و علف منہ سے لگاتا نہین
بیٹھنا تو دل کی طرح بیٹھنا
لب پہ جو آہونکا دہوان جمع ہے
مرنے کی امید عیان آنکھ سے
دیکھا جونہی حضرت خاتون کو
عرض کی زہرا سے کہ یا فاطمہؑ
سیدؐ اکرم کی نشانی ہین آپ
میری خوزادی مجھے بتلائے
مجھکو پیمبرؐ نظر آتے نہین
پاؤنگا اب نور خدا کو کہان
دہر سے راکب وہ میرا اوٹھ گیا
ہائے یہ ای فاطمہؑ کیا ہو گیا
رہگئی دل ہی مین تمنا میری
حسرتِ دیدار سے مرجاونگا
زندگی اب مجھکو ہوی ہے وبال
پیش نظر تھا جو جمال بتولؑ
درد جو فرقت کا سوا ہو گیا
قدمونپہ جھکنے کا بہانہ ہوا
اُئین قریب اوس کے برنج و تعب
مرگ سے خوش جینے سے بیزار ہے
جان کو دیتا ہے تڑپکر کبھی
غم کے سوا اور خوشی آتا نہین
اوٹھا تو اک شور قیامت اوٹھا
جلنے مین دل گُھلنے مین تن شمع ہے
یاس بھرے اشک روان آنکھ سے
اور بھی مضطر ہوا وہ نیک خو
میری امیدونکا ہوا خاتمہ
سرورِ عالم کی نشانی ہین آپ
ہائے کہان شاہ ہین فرمائے
آج وہ سرور نظر آتے نہین
خاک کے پردے مین ہوا ہی نہان
جینے کا دنیا سے مزا اوٹھ گیا
چھوڑ گئے مجھکو شہِ انبیا
دیکھا نہ جی بھر کے جمال نبیؐ
ہائے کہان اب وہ قدم پاؤنگا
جلد اوٹھا دل کی طرح ذو الجلال
پھرتے تھے آنکھون مین جناب رسولؐ
پاؤن پہ سر رکھلے فدا ہو گیا
سوئے محمدؐ وہ روانہ ہوا

اشتر محزون کا ہوا انتقال
دل کا جو ارمان تھا حاصل ہوا
عشق جو تھا اونٹ کو حضرت کیساتھ
بنت رسول عربی دیکھکر
کہتی تھین افلاک پہ کرکے نگاہ
یعنی کہ جان دیتے ہین یون جانور
دیکھا جو اصحاب نے یہ ماجرا
راوی یہ کہتا ہے بصد درد و سوز
وان کے کسی شخص نے کھودی زمین
تھی شہ والا سے محبت اوسے
عشق محمد مین جو سرشار تھا
جائے یہ ہے غور کی اے دوستو
ہم تو اوسی شمع کے پروانے ہین
نام محمد پہ رہین بے قرار
بس ہے کہ امت مین محمد کے ہین
پہلے ہی ہم آپ کے کہلا چکے
خلد پہ کچھ اپنا اجارہ نہین
وقت کرے کچھ بھی اگر رہبری
زیست مین سامان جہان چھوڑ کر
گرد چمن روضۂ پرنور کے
سرور والا پہ جھکائین کبھی

وصل میسر ہوا بعد وصال
خدمت محبوب مین داخل ہوا
اوٹھگیا دنیا سے جنت کے ساتھہ
مرگ محبت پہ ہوئین چشم تر
داغ پیمبر کا اثر ہے یہ آہ
اور نہ چھٹے غم سے ہمارا جگر
دفن کیا اوس کو بہ آہ و بکا
گزرے جب اس سانحہ کو چند روز
اوس مین نہ تھا لاشۂ اشتر کہین
حق نے کیا داخل جنت اوسے
گلشن جنت کا سزاوار تھا
اونٹ نے الفت مین دیا جان کو
احمد مختار کے دیوانے ہین
جان کو قربان کرین لاکھ بار
خاک ہین پر کوچۂ احمد کے ہین
اختر تقدیر کو چمکا چکے
جز در مختار سہارا نہین
اور مقدر بھی کرے یاوری
جائین در سید کونین پر
جلوے نگاہون مین ہین طور کے
اپنے کو دیوانہ بنائین کبھی

جوش عقیدت سے سر قبر پاک
جامۂ ہستی کو کرین چاک چاک

حق سے دعا ہے بطفیل نبی
جلد بر آجائے مراد دلی

ہو گئی **ہاتف** یہ روایت تمام
چاہیئے حضرت پہ درود و سلام

مثنوی غم اولاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد حق نعت شہ پیغمبران
ہو سکے انسان سے یہ طاقت کہان

وحدہٗ کوئی شریک اوس کا نہین
عبدہٗ احمد شفیع المذنبین

ہو درود اونپر الٰہی بے شمار
آل اور اصحاب پر بھی بار بار

ہے یہ افسانہ دل ناشاد کا
کیا برا ہوتا ہے غم اولاد کا

باپ کا دل مان کی جان اولاد ہے
باپ کا مانکا نشان اولاد ہے

جان کرتے ہین نثار اولاد پر
ہے زیادہ سب سے پیار اولاد پر

مانگ لیتے ہین مراد اولاد کی
چٹکیان لیتی ہے یاد اولاد کی

مان کی بچون سے محبت اور ہے
باپ کی چشم عنایت اور ہے

نو مہینے رکھ کے مابین شکم
مان اوٹھا لیتی ہے سارا بار غم

پا کے زچگی سے دوبارا زندگی
بھولتی ہے رنج کرتی ہے خوشی

دودھ دیوے اپنا کہ خونِ دل پلائے
جان سے بڑھکر سنبھالے راتدن
ماں کی غمخواری ہے بچے کے لئے
اپنے آنکھونمین بٹھاتی ہے اوسے
نیند مین ہسنے لگے یا مسکرائے
خواب مین چونکے اگر نور نظر
ہے پسر کوئی کہ دختر رشک حور
پہلوئے مادر مین طفل شیرخوار
ہر تماشے مین بہار دلبری
میٹھے لب کے بات مصری کی ڈلی
ہٹ مچانا اور مچل کر بیٹھنا
لطف ہین گفتار کے رفتار کے
سرفراز اللہ نے جس کو کیا
صاحب اولاد ہے صاحب نصیب
جانِ مادر جنکے ہے چشم پدر
اون کی صحت سے ہی انکی زندگی
پرورش کا دھیان ہی خاطر نشین
دیکھتے ہین گر کسلمندی ذرا
باندہین گنڈا کھول کر تعویذ دین
گر کبھی بگڑا ہوا دیکھین مزاج
ہائے جب صورت دکھاتی ہی قضا

پرورش مین اپنے جوبن کو گنوائے
محنتون کے ساتھہ پالے راتدن
شب کو بیداری ہے بچے کیلئے
دل کے جھولیمین جھولاتی ہی اُسے
ماں بلائین لے وہیں قربان جائے
ماں کلیجے سے لگائے دوڑ کر
مانکے آگے دونومین آنکھونکے نور
اک کھلونا ہے عطائے کردگار
برملا ہر کھیل مین جادوگری
ضد بھری تقریر لگتی ہے بھلی
منہ پھرالینا سنبھل کر بیٹھنا
والدہ قربان برخوردار کے
لطف ملتا ہے اُسے اولاد کا
کوئی ہو یا اہل ثروت یا غریب
خاندانی شمع محبوبِ نظر
چاہتے ہین ہر طرح فرخندگی
اپنے جان و مال کی پروا نہین
دمبدم صحت کی خالق سے دعا
منتین صحت کے پیرونسے کرین
خود کرین جاری طبیبونکا علاج
کچھ اثر کرتی نہین کوئی دوا

ہوتے ہین مانباپ کے آنکھونسے دور
شیشۂ دل صدمۂ فرقت سے چور
گود کا پالا نظر آتا نہین
گیسوون والا نظر آتا نہین
کوئی دانتون کی شکایت سے موا
جس کا صدمہ باپ کو مان کو ہوا
کوئی چیچک کی شکایت سے ہلاک
تپ کی شدت سے ہی کوئی زیر خاک
ہائے کیا چیچک مین رہتا ہے بخار
تین دن بیہوش رہتے ہین صغار
یک بیک دانتونکا ہوتا ہے ظہور
جسم پر موجود ہر جانب بثور
چھوڑتے ہین کھانے پینے کا خیال
بند آنکھین غش مین ہر دم خستہ حال
ہائے تکلیفین اُٹھاتے ہین ہزار
ہے دوبار از زندگانی آشکار
سیکڑون ہوتے ہین پامال اجل
قبر مین جنھکو آتا ہے چیچک کا خلل
مان کے دلپر داغ پیدا صد ہزار
باپ اس صدمہ سے آشفتہ نزار
اُمّ صبیان سے کوئی رخصت ہوا
دم کے دم مین چل گیا تیر قضا
اس مرض مین موت کا رہتا ہی بیم
سُو مین دو بچتے ہین بیچارے سقیم
باندھکر مٹھی بھرا لیتے ہین آنکھ
پھر اجل سے یہ ملا لیتے ہین آنکھ
کوئی دستونکی شکایت سے نزار
ہائے کیا موت کا ٹھیرا شکار
کوئی دم مین چل بسا کھانسی ہوئی
ناگہانی موت کی پھانسی ہوئی
باپ ہے بےچین مان ہے مضمحل
ہے جگر فولاد کا پتھر کا دل
رشک ریزان سینہ بریان نوحہ گر
درد دل کس کو کہین جائین کدھر
کیا ہوا امید کی گلشن کا پھول
رو رہی ہے مان طبیعت ہے ملول

غزل

باپ کا دل مان کا پیارا کیا ہوا!
جس کا کرتے تھے نظارا کیا ہوا

جلوہ گر تھی پتلون مین روشنی
وہ میرے آنکھونکا تارا کیا ہوا

کوئی دیتا بھی نہین اس کی خبر
گود کا پالا ہمارا کیا ہوا

چھپ گیا ہے کونسے پردے مین ہائے
چاند میرا میرا پیارا کیا ہوا

کس طرف جاتا رہا آنکھونکا نور
خوبصورت ماہ پارا کیا ہوا

چھپ گیا افسوس وہ نازک بدن
رنج دل کو آشکارا کیا ہوا

آگئی کس طرح گلشن مین خزان
کس طرف وہ گل سدہارا کیا ہوا

تم سدہارے کس طرف اے جانِ من
چھوٹا گہنوارا تمہارا کیا ہوا

جان ہے بیچین دل ہے بیقرار
ہائے وہ آرام سارا کیا ہوا

ہین پراگندہ کھلونے خاک پر
کھیلنے والا ہمارا کیا ہوا

بات کرتے کیون نہین اب ہمسے تم
مسکرانا وہ تمہارا کیا ہوا

ہائے گہوارے کی رونق کیا ہوئی
جھولنے والا ہمارا کیا ہوا

کہتے ہین ماںباپ **ہاتف** روکے یون
وہ سرور دل ہمارا کیا ہوا

ہائے اس صدمہ سے حالت ہے بُری
چل گئی ماں کے کلیجے پر چھُری

مبتلائے رنج ہے جان پدر
اب نظر آتا نہین نور نظر

اقربا کا دل ہے اس غم سے فگار
ہوگئے اہل محبت زار زار

چشم تر ہے والب فریاد ہے
جان گزا سارا غم اولاد ہے

دل بہلنے کی کوئی صورت نہین
ہوگئی خستہ جگر اندوہ گین

یا خدا بہر جناب مصطفٰی
صبر کر ماںباپ کے دل کو عطا

لکھ لے اپنے صابرونمین انکا نام
کر عطا دارین مین اعلی مقام

فضل رب ہی اہل دل کا مدعا
اوس کی رحمت درد پنہان کی دوا

خوش رہو رب کی مشیت پر مدام
ہاتف اوس کی فضل پر ہی سب کا کام

غم شوہر

منہ نہ دکھلائے ذرا تم چل بسے   ہم سے کیون ہو کر خفا تم چل بسے
خلد کی دیکھی فضا تم چل بسے   آگئی کیسی قضا تم چل بسے
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

صبر دل کا لے گئے تم چل بسے   داغ دل پر دیگئے تم چل بسے
واہ جی اچھے گئے تم چل بسے   کونسے رستے گئے تم چل بسے
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

تم سدھارے دل دوپارا ہو گیا   درد کا غم کا گزارا ہو گیا
کوچ جنت مین تمھارا ہو گیا   گھر کا گھر سنسان سارا ہو گیا
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

جی نہین لگتا ہے گھبراتا ہی دل   بے تمھارے ہے طبیعت مضمحل
زندگی سے اپنے رہتے ہین خجل   رنج کی رکھی ہے کیا چھاتی پہ سل
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے

حسرتا واحسرتا تم چل بسے

یک بیک آئی خزاں اُجڑا چمن   خندۂ گل ہے نہ بلبل نغمہ زن
دیکھتی ہیں کثرت رنج و محن   مٹ گیا آرام دل آرام تن
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

روشنی گھر کے تمہارے دم سے تھی   تم سے تھا موجود لطف زندگی
ہر گھڑی ہے اب مصیبت کی گھڑی   تم ادھر آؤ کہ گھبراتا ہے جی
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

پوچھنے والا ہمارا کون ہے   بے سہاروں کا سہارا کون ہے
تم سے بڑھکر ہمکو پیارا کون ہے   ہم سوا آفت کا مارا کون ہے
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

شہر خاموشاں کیا آباد ہائے   وہاں گئے ایسے نہ پھر صورت دکھائے
کوئی اپنا حال دل کیونکر سنائے   دن بہت گذرے ہیں تم ابتک نہ آئے
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

سچ ہے دنیا چھوڑ دینے کی ہے جا   ہے بقا اللہ کو سب کو فنا
ہم کو بھی ہوگا سفر اوس راہ کا   تم گئے آگے اسی کا ہے گلا
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا واحسرتا تم چل بسے

سیر جنت کی چمن کی بھا گئی   اُس طرف ایسے طبیعت آ گئی
سر ہمارے کیا مصیبت چھا گئی   دیکھ لو دل کی کلی مرجھا گئی
ہو گئے ہم سے جُدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے
کس لیے گھر مین نہین رکھتے قدم   کیا ادھر آنیکی کھائی ہے قسم
کیون عنایت آپکی رہتی ہے کم   ہو چکے ہین ہم اسیر درد و غم
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے
لطف جینے کا سدہارا الوداع   کر چکا دل کو دو پارا الوداع
گھر ہوا سنسان ہمارا الوداع   اب کہان ہوگا نظارا الوداع
ہو گئے ہم سے جُدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے
تھی تمنا ہمکو دو گے تم کفن   آپ ہی خود ہو کے بیٹھے بیوطن
کر دیا ہمکو اسیر صد محن   اوس کا بدلا یہ ملا اے جان من
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے
چاند سی صورت کدہر ہے اب بتاؤ   یاد مین روتے ہین تم آ کر مناؤ
تم پہ جو گذری ہے سب ہمکو سناؤ   کیا سبب جنگل بسایا گھر مین آؤ
ہو گئے ہم سے جُدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے
اب تو تنہائی کی جنگل مین بسی   کس طرح گذریگی باقی زندگی

(۲) عمر دو روزہ محبت مین کٹی — تم سدھارے ہم پہ چھائی بے کسی
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے

دُھن تمھاری اتدن ہتی ہے کیا — اب نہین ملتے ہوے ایسے جدا
حشر پہ دیدار ٹھرا آپ کا — رو رہے ہم پر قیامت بر ملا
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے

غم عزیزونکا ہی **ہاتف** جان گزا — جسپہ گذرا ہے وہی ہے جانتا
سُن کے پھٹتا ہے کلیجہ بار ہا — جب کسی نے رو کے چلا کے کہا
ہو گئے ہم سے جدا تم چل بسے
حسرتا و احسرتا تم چل بسے

کہا جبرئیل نے اظہار چلئے صاحب معراج
فرشتون کی زبانپر خیر مقدم خیر مقدم ہے
ادہر مشتاق عیسیٰ ہین ادہر بیچین موسیٰ ہین
کبھی ہی آگ دوزخ کی کھلا ہی باب جنت کا
فلک کو آپکے قدمونسے رفعت عرش کو عزت
گنہگاران اُمت کو خدا سے بخشوا لینا
خدا کو آپ دیکھین آپکا جلوہ خدا دیکھے
کہا رضوان نے کیجے سیر امت کی مکانون کی

خدا ہے طالب دیدار چلئے صاحب معراج
یہ ہی رہوار خوش رفتار چلئے صاحب معراج
کہ دیکھین جلوہ دیدار چلئے صاحب معراج
فزون ہی رحمت غفار چلئے صاحب معراج
تصدق آپکے ہر بار چلئے صاحب معراج
کرم ہے آپکا درکار چلئے صاحب معراج
عجب ہے لطف کا دیدار چلئے صاحب معراج
وہ ہی فردوس کا گلزار چلئے صاحب معراج

عجب وہ رات تھی **ہاتف** فرشتے ملکے کہتے تھے
خدا کا دیکھئے دیدار چلئے صاحب معراج

کنت کنزاً کی ضیا ذات رسولؐ عربی
باغ وحدت کی فضا ذات رسولؐ عربی

مہر میں ماہ میں ہر پھول میں ہر غنچہ میں
سب میں ہے جلوہ نما ذات رسولؐ عربی

ظلمت کفر گھٹی دین کی تنویر بڑھی
بن گئی شمع ہدا ذات رسولؐ عربی

آپکے قامت بیسایہ کی موزوں ہے دلیل
نور ہی نور ہو گیا ذات رسولؐ عربی

دید حق دید رسولؐ عربی ہے بیشک
جلوۂ ذات خدا ذات رسولؐ عربی

یہ نہ ہوتے تو کہاں کن کا تقاضا ہوتا
موجد ہر دو سرا ذات رسولؐ عربی

آپ سے زندگئے دل ہے دو عالم کو نصیب
چشمۂ آب بقا ذات رسولؐ عربی

دمبدم بھیجتا ہے آپ پہ اللہ درود
مرحبا صل علےٰ ذات رسولؐ عربی

طالب ذات رسولؐ عربی رہ ہاتف
خود ہے اللہ کا ذات رسولؐ عربی

تمت

تاریخ ختم باغ مدینہ مع بہار مدینہ

عزیز۔ عالیجناب مرزا عبد العزیز بیگ صاحب منتظم محکمہ تقسیم تنخواہ محلات مبارک حضرت بندگانعالی مد ظلہ العالی

این بہار از باغ نطقی جلوہ داد
سال او ہر دل عزیز آمد چنین

می نماید رنگ عشق اشعار نعت
طبع شد مجموعۂ گلزار نعت
۱۳۲۷ھ

شمشیر۔ جناب خان بہادر محمد عبد الکریم خان بہادر سر گروہ کوتوالی۔

قصاید نور افزورِ جہان شد
ضیائے آفتابِ عشق گفتم
بحمد اللہ۔ سال طبع شمشیر
مکمل شد کتاب عشق گفتم
۱۳۲۷ف

واقف۔ جناب حکیم محمد امتیاز حسین خانصاحب ابو العلائی

این زباغ نبیؐ چو شد موسوم
دل و جانم نثار باغ نبیؐ
ہست ہر بیت و نیک مضمونش
شجرۂ میوہ دار باغ نبیؐ
جانِ خار از سنش چو شد گفتم
باز آمد بہار باغ نبیؐ
۱۳۲۷ھ

مہدوی۔ جناب سید عیسیٰ صاحب۔

بہار باغ مدینہ عیان ہی کیا کہنا
نئے نئے ہین قصاید نیا نیا مضمون
قبول بارگہ حضرت رسول کریم
مذاق جان کو میسر سرور دل کو نصیب
کیا ہی طبع اسی شمس دین تاجر نے
کہا ہے ہمنے یہی مہدوی سن فصلی

دکن مین مجمع قدوسیان ہی کیا کہنا
عجب بہار پہ یہ گلستان ہی کیا کہنا
پسند خاطر ہر انس و جان ہی کیا کہنا
کہ حرز جان و دل عاشقان ہی کیا کہنا
نثارِ یاد شہ دو جہان ہی کیا کہنا
کلام ہاتف روشن بیان ہی کیا کہنا
۱۳۱۸

واصف۔ جناب محمد جہانگیر خانصاحب ابو العلائی

طبع شد باغ مدینہ ہم بہارش جانفزا
نعتیہ دیوان ہاتف بے مثال و دلکشا
در دکن آوازۂ طبعش چو شد ہر سو بلند
از برای سال او بودہ دل ما فکرمند
گشت صوری فصلی و ہم معنوی ہجری چنین
ہست سالش سیزدہ صد نیز ہجدہ بالیقین
۱۳۲۷ھ

ف * ل

شد عیان از کلام ہاتف ما
مصرعہ ذو سنین و اصف گفت

جلوۂ عشق احمد و محمود
نظم معجز طراز = باغ شہود
١٣٢٧ھ ١٣١٨ف

کاشف۔ جناب قاسم شریف احمد صاحب

میرے استاد بوالعلائی نے
ایک انداز سے ہوی تاریخ

ہر قصیدہ نیا لکھا ہے کیا
وصفِ خیر الورا لکھا ہے کیا
١٣٢٧ھ

بقا۔ جناب رزاق شریف احمد صاحب

درود پڑھ کے وہیں ہمنے رکھ لیا سر پر
بقا نے خوب کہا سال طبع خوش ہو کر

ہزار شوق سے دیکھی کتاب نعت رسول
کہ آج چھپ گیی اچھی کتاب نعت رسول
١٣٢٧ھ

نشتر۔ حبیب محمد کاتب رمد بہا بینہ۔ تلمیذ حکیم محمد عاشق حسین خانصاحب ہاتف

دکھاتا ہے باغ مدینہ بہار
نشتر ہی یہی سال فصلی کا رنگ

پئے عاشقانِ رسول کریم
صفاتِ شہ دین بہار نعیم
١٣١٨ف

نور۔ جناب خواجہ نور الدین احمد صاحب

نعتیہ دیوان ہاتف چھپ گیا شکر خدا
سال ہجری خواجہ نور الدین احمد نے کہا

دیکھلو مضمون نئے نعت رسول اللہ ہین
کیا قصیدے ہین لکھے نعت رسول اللہ ہین
١٣٢٧ھ

واحد۔ جناب واحد خان صاحب ابوالعلائی جمعدار

زہے رسالہ نعت شریف طبع ہوا

کہ جسمین عشق و محبت کا رنگ ہے پیدا

شعور سن سر ہر مصرع کیون ہو واحد
غریب و نادر دلکش ہے نعت شاہ ہدا

بشر - جناب حکیم قاسم حسن خانصاحب آغائی ابو العلائی

باغ بطحی ہے بارِ ثانی طبع
اس چمن کی نئی نئی ہے بہار
اے بشر مینے یہہ ہی کہی تاریخ
نعت دلکش ہے مطلع الانوار
۱۳۲۷ھ

یوسف - جناب محمدؐ علیؑ خان صاحب ابو العلائی وکیل

رنگ مدحت ز قصاید پیدا
ہم تولّا ہے شہنشاہ حجاز
گفت یوسف سن طبع اش ہجری
دفتر عشق ہے کلام اعجاز
۱۳۲۷ھ

شمر - جناب حکیم خواجہ شفیع حسن خانصاحب آغائی ابو العلائی

دو بارا جو باغ مدینہ چھپا
مردّف ہوا ہر قصیدہ نیا
شمر ہمنے تاریخ فصلی کہی
سراپائے بطحی ہے نظم ہدا
۱۳۱۸ف

شمس - جناب محمد شمس الدین صاحب تاجر کتب

کیا خوب ہین نعتیہ قصاید
ہر شعر مین درد دل کے مضمون
ای شمس ہے سال طبع روشن
یہہ نسخۂ عشق ہے ہمایون
۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ از جناب مصنف صاحب سلمہ

بھری تھی جو ہر سر مین اس کی ہوا
تو باغ مدینہ دوبارا چھپا
قصاید نئے رہ گئے تھے تمام
بہار مدینہ تھا مشہور نام

دل آرا ہے اوس باغ مین یہ بہار		تسلی دہ عاشق بے قرار
جو تھی فکر تاریخ پیش نظر		تو رضوان نے **ہاتف** مجھی دی خبر

سن طبع مین ہے۔ بہار ابد
۲۱۵
بنی آکے باغ مدینہ کی حد
۱۱۱۲
سنہ ۱۳۲۷ ھ

تمّت

گلدستہ شہید ناز

حصہ اول و دوم و سیوم کو

احقر نے ہی مرتب کر کے طبع کروایا جس کی شائقین از حد قدر دانی فرمائی اور ہاتھوں ہاتھ خرید کیا۔ یہ وہی گلدستہ ہے کہ بار سیوم کی نوبت آئی مگر بار سوم میں اور بھی اضافہ غزلیں شریک کر کے طبع کیا گیا۔ اور فروخت ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالی حصہ سوم بھی عنقریب طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگا۔ اور اُسمیں اعلی درجہ کے عمدہ عمدہ غزلیں اور گائن اور بڑے بڑے مشہور گائکوں کے جو گراما فون اور فونوگراف باجوں میں گائی جاتی ہیں شریک ہوں گے۔ قیمت ....

مختصر فہرست کتب خانہ محمد شمس الدین تاجر

جلوہ احمدی حصہ اول	۶ر	گلدستہ شہید ناز حصہ اول	۶ر	دیوان قابل ثانی جدید	عہ ۱۲
" " حصہ دوم	"	" " حصہ دوم	"	یادگار دستگیر	عار
حافظ الایمان	عہ	گلدستہ محمدی حصہ اول	عہ	جلوہ داؤد۔ حالات حضرت غازی داؤد صاحب قبلہ	۵ر
حافظ الاسلام	"	" " حصہ دوم	"	دیوان ذوق	۸ر
دیوان سنی	عہ	گلزار احمدی	عمہ ۱۲	حسینوں کی ترجیحی نظر مکمل چار حصہ	عہ

المشتہر محمد شمس الدین تاجر کتب بازار پتھر گٹی حیدرآباد دکن

"عاجز کی دوکان"!! واقع پتھر گٹی روبروے ڈپہ خانہ سرکار عالی حیدرآباد دکن میں ہر قسم کی کتب برائے فروخت موجود

جو شایقین کو رعایت سے اور تاجروں کو کفایت سے دیجائینگی آپ حضرات کو جن کتب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں

علاوہ مقامی احباب شایقین کی اضلاع میں بذریعہ ڈپہ سرکار عالی یا انگریزی ویلیو پی ایبل طلب فرماکر آیندہ خدمت

کرنیکے واسطے تیار فرمائینگے۔ تو خود بخود معلوم ہوگا۔ کارڈ جوابی ہر درخواست کا آنا چاہیئے۔

چند کتب جدید کی فہرست برائے اطلاع شایقین درج ذیل ہے۔ جلد طلب فرمالیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا

تریاق السموم

"یہ کتاب ہر مکان میں رکھنا ضروری ہے!! کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کے حکیم حاذق کے لکھی ہوی کتاب ہے۔ ہر قسم کے جانور و سانپ بچھو بھنورے وغیرہ کے۔ اور ہر قسم کے زہروں سنبل نیلا طوطیا افیون وغیرہ اثر کرنیکے متعلق سیکڑوں تجربہ کیے ہوئے نسخہ درج ہیں جو بغیر امداد حکیم کے علاج کر سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر مگر نفع عام کی غرض سے [illegible] کر دی گئی۔

جلوۂ احمدی

"حصہ اول" جدید اور عمدہ عمدہ!! قصاید کا مجموعہ نعتیہ۔ عاجز ہی نے مرتب کر کے ہدیہ ناظرین کیا۔ جس کو مولود خوان نعت خوان و عاشقان رسول مقبول صلعم نے قدر کی نگاہوں سے دیکھا و ہاتھوں ہاتھ خرید فرمایا اور کمترین کا حوصلہ بڑہایا۔ اس لیئے ناچیز نے دوسرا حصہ بھی طبع کیا۔ تیسرا۔ چوتھا حصہ بھی جلوہ احمدی کا [illegible] قصاید و مثلثات و مربعات و مخمس و مسدس درج ہیں۔ باایں ہمہ قیمت [illegible]

المشتہر

ناچیز کمترین نیاز آگین محمد شمس الدین تاجر کتب روبروے ڈپہ خانہ سرکار عالی حیدرآباد دکن